﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 21 | جمعۃ المبارک 24 جنوری 2014ء | شمارہ 04

23 ربیع الاول 1435 ہجری قمری ❁ 24 صلح 1393 ہجری شمسی

نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب دے گا۔ پھر تم دعائیں کروگے مگر وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

(جامع ترمذی کتاب الفتن باب الامر بالمعروف حدیث نمبر 2095)

بے محابا آزادی جو ہے اس کو اسلام نے پسند نہیں کیا۔ پس اگر مسلمان رہنا ہے، اگر احمدی مسلمان رہنا ہے تو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کہاں ہماری آزادی کی حدود ختم ہوتی ہیں۔

قرآنِ کریم میں بے شمار احکامات ہیں اور ہر قدم اور زندگی کے ہر پہلو پر احکامات ہیں، وہ سب ہمارے مدّنظر ہونے چاہئیں۔ قرآنِ کریم کے احکامات پر عمل کرنا ہی تقویٰ پر چلنے کے قابل بناتا ہے۔

ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے اور ترقی کے لئے قرآنی احکامات کی تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہیں تلاش کرے اور اس کے لئے ایک جدوجہد اور کوشش ہو۔ آج جماعت احمدیہ کے افراد ہی ہیں، عورت اور مرد، بچے اور جوان اور بوڑھے جو دنیا کی اصلاح اور رہنمائی کر سکتے ہیں۔

ہر احمدی عورت کو چاہئے اور ہر مرد کو چاہئے، ہر جوان اور ہر بوڑھے کو چاہئے کہ اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے، ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے کے مطابق قومیں تیار ہو رہی ہیں جو جلد اس سلسلہ میں آملیں گی اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی بن جائیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی قرآنِ کریم کے احکامات کو سمجھنے کے لئے بڑا ضروری ہے کیونکہ قرآنِ کریم کی صحیح تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی ملتی ہے۔

بجائے اِدھر اُدھر کے چینل دیکھنے کے ایک وقت کم از کم ایسا ضرور رکھیں جب ایم ٹی اے کے خاص پروگرام بھی دیکھا کریں

جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر سڈنی میں 05 اکتوبر 2013ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس اجلاس کی کارروائی کے شروع میں سورۃ الحشر کی جو آیات [الحشر: 19 تا 22] آپ کے سامنے تلاوت کی گئی تھیں، آپ میں سے بعض جانتی ہوں گی کہ نکاح کے موقع پر پڑھی جانے والی آیات میں سے ایک آیت ان میں شامل ہے، جو اُن میں سے ترتیب کے لحاظ سے آخری آیت ہے اور یہاں تلاوت کردہ آیات میں سے پہلی آیت ہے۔ جیسا کہ اس کا ترجمہ بھی آپ سن چکی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کا حکم دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اپنے کل پر بھی نظر رکھو۔ تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جو دل میں قائم ہو تو نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا۔ ”اگر یہ جڑ رہی، سب کچھ رہا ہے“۔ پہلا مصرع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ترتیب فرمایا کہ

”ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے“

یعنی ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے اس پر فوراً ہی آپ کو اگلا مصرع الہام ہوا کہ:

”اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے“

(درثمین اردو صفحہ 49 مطبوعہ ربوہ)

انسانی زندگی کا ایک بہت اہم حصہ اور موڑ وہ ہے جب وہ ایک نئی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ جس میں مرد اور عورت، دونوں کا ایک اہم کردار ہے۔ یعنی شادی کا بندھن۔ شادی کا بندھن بھی ایک اہم موقع ہے۔ چاہے وہ دنیا دار کی شادی ہے، کسی بھی مذہب رکھنے والے کی شادی ہو یا لا مذہب کی شادی ہو، یا خدا تعالیٰ پر ایمان نہ لانے والے کی شادی ہو۔ ہر ایک کے لئے یہ موقع ایک اہم موقع ہوتا ہے۔ اور خاص طور پر اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے کی شادی کی اہمیت جو ہے، وہ تو دنیا داروں سے بہت مختلف ہے۔ دنیا دار تو شادی کے لئے دنیاوی باتوں کو مدّنظر رکھتا ہے۔ آجکل کے اس مغربی اثر کے معاشرے میں یا نام نہاد آزاد معاشرے میں، گوکہ آسٹریلیا مغرب میں نہیں مگر پھر بھی مغرب کا اثر ہے۔ اُنہی قوموں میں سے یہ لوگ آئے ہوئے ہیں اور ایک آزاد معاشرہ ہے۔ آزادی کے نام پر عجیب عجیب قوانین بنا لئے گئے ہیں۔ شادی سے پہلے ہی آزادی سے ایک میل جول ہوتا ہے، جو آزادی کے نام پر بے حیائی تک پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ اسلام اس چیز سے منع فرماتا ہے۔ کسی قسم کی دوستیاں، کسی قسم کے تعلقات اور یہ جو یہاں رسم ہے اس کا اثر بعض دفعہ ہماری بچیوں اور لڑکیوں پر بھی ہوتا ہے کہ understanding نہیں ہو رہی۔ یہ ساری غلط چیزیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جو نئی زندگی کا آغاز کرنا چاہتے ہو تو مردوں کو فرمایا نہ تم دولت دیکھو، نہ تم لڑکی کا خاندان دیکھو، نہ تم اُس کی شکل اور خوبصورتی دیکھو۔ ہاں اگر دیکھنا ہے تو دینداری دیکھو کہ لڑکی یا عورت دیندار ہے کہ نہیں۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث 5090)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہم موقعوں کے لئے جن آیات کا انتخاب فرمایا جیسا کہ میں نے کہا اُس میں نکاح انسانی زندگی کا ایک بہت اہم موقع ہوتا ہے۔ اس کے بندھن کے اعلان میں بھی یہ آیات مسنون ہیں، جن کی تلاوت کروائی جاتی ہے اور جن میں پانچ مرتبہ تقویٰ کا

ذکر ہے۔ گویا انسانی زندگی میں مرد اور عورت کا بندھن دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے نہیں بلکہ نیک نسل چلانے کے لئے اور نیک خاندانوں کے قائم کرنے کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔

دنیا والے تو دنیاوی باتوں کی خواہش کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو دولت نہیں دیکھتے، جو خاندان نہیں دیکھتے، خوبصورتی دیکھتے ہیں۔ بعض خوبصورتی نہیں دیکھتے، بعض اور باتیں اُن کے مدّنظر ہوتی ہیں۔ لیکن دین بہرحال اکثر کسی دنیادار کے کے مدّنظر نہیں ہوتا۔ لیکن ایک دیندار کے لئے جو حکم ہے کہ تم دین مدّنظر رکھو۔ بے شک ہم کفو ہونے کا بھی ذکر ہے، جس میں بہت سارے پہلو دیکھے جاتے ہیں لیکن ہم کفو میں بھی تقویٰ اور دین پہلی شرط ہونی چاہئے۔

پس یہ چیزیں ہیں تو لڑکیوں کو بھی اور لڑکوں کو بھی اپنے دینی پہلو کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جو تعلیم دی ہے اور بے تحاشا احکامات دیئے ہیں، وہ ہم سے کیا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم سے اللہ تعالیٰ کس طرح اُن احکامات پر عمل کروانا چاہتا ہے۔ یہ چیز دین ہے اور اگر اس پر قائم ہوں گے تو رشتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر دیرپا ہوتے ہیں۔ اور نہ صرف رشتے دیرپا ہوتے ہیں بلکہ آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر قائم ہونے والی ہوتی ہیں۔ جماعت میں بھی ہر جگہ دنیا میں جو رشتوں میں دراڑیں پڑنے کی تعداد بڑھ رہی ہے، یہاں بھی ہے، یہ اس وجہ سے ہے کہ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو مذہب سے دُور ہٹے ہوئے لوگوں کی نقل کرتے ہیں۔ آزادی کے نام پر سمجھتے ہیں کہ لوگ بہت آزاد ہیں اور جو چاہے کریں، یہ آزادی ان کا حق ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بعض حدود رکھی ہیں۔ قرآنِ کریم ایک ایسی مکمل کتاب ہے اور ایسا ضابطہ حیات ہے جس میں ہر پہلو کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرمایا ہے اور اگر اُس پر عمل کیا جائے تو ایک انسانی زندگی گھر کے معاشرے سے لے کر بین الاقوامی سطح تک ایسی امن پسند اور محبت اور پیار سے بھری ہوئی زندگی ہے کہ انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔

بہرحال تقویٰ سے دُور ہٹنے کی وجہ سے یہ لوگوں کی نقل بھی شروع ہوئی ہے۔ اگر تقویٰ دل میں ہو تو کبھی یہ دل میں خیال نہ پیدا ہو کہ ان لوگوں کی آزادی جو ہے یہ بہت اعلیٰ چیز ہے اور اس کو ہمیں اپنانا چاہئے۔ آزادیاں ایک حد تک آزادی ہے۔ لیکن آزادی کی حدود ہیں، بے محابا آزادی جو ہے اس کو اسلام نے پسند نہیں کیا۔ پس اگر مسلمان رہنا ہے، اگر احمدی مسلمان رہنا ہے تو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کہاں ہماری آزادی کی حدود ختم ہوتی ہیں۔ اگر ہمارے لڑکے اور لڑکیاں تقویٰ کو معیار بنالیں، نیکی اور تقویٰ کی شادی کو معیار بنالیں تو نہ صرف یہ کہ ذاتی اختلافات ختم ہو جائیں گے، ذاتی طور پر خاندانوں میں بھی اور اپنی ذات میں بھی ایک انقلاب پیدا ہو جائے گا، بلکہ جماعتی انقلاب بھی پیدا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بے شمار احکامات میں یہی فرمایا ہے کہ اِس دنیا کی خواہشات کو اپنی ترجیح نہ سمجھو بلکہ اُس دنیا کی فکر کرو۔

اس آیت میں بھی جو تلاوت کی گئی ہے یہی ذکر ہے کہ اپنے کل کو دیکھو جو ہمیشہ کی دنیا ہے، جس سے تمہاری عاقبت بھی سنورے گی اور تمہاری نسل کی عاقبت بھی سنورے گی۔ اس بات پر غور کرو کہ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر:19) کہ ہر جان یہ دیکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے؟ اب اس کل کے بھی دو مطلب لئے جاسکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس شادی کے بندھن کو احسن رنگ میں قائم کر کے اور اپنے آپ کو تقویٰ کی راہوں پر چلاتے ہوئے تمہارے سے جو نسل پیدا ہونی ہے، اُس کی تربیت کس حد تک اچھی کر رہے ہو؟ تم دنیا کے وارث تو نہیں بنا رہے۔ یہ دیکھو کہ تمہارا مقصد تو دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔ پس ایسی نسل پیدا کرو جو دین کی وارث بننے والی ہو۔ ایسی نسل پیدا کرو جو ماں باپ کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ اُن کے مرنے کے بعد بھی اُن کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرنے والی ہو۔ ایسی نسل پیدا کرو، ایسی مائیں بنو جن کے پاؤں کے نیچے جنت ہوتی ہے، جن کے بچے نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوتے ہیں اور پھر یہ بھی کہ اپنے عمل بھی اس طرح رکھو کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی بہترین جزا دے۔ قرآن کے احکامات کو سامنے رکھو اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔

جو پہلی آیت یہاں تلاوت کی گئی ہے اس ایک آیت میں ہی دو مرتبہ تقویٰ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اگر تقویٰ ہو تو کبھی مسائل اتنے نہ بڑھیں جتنے اب بڑھ رہے ہیں۔ لڑکے بھی ماحول کے بداثر سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ جب نیک لڑکی کی تلاش میں ہوں گے تو پھر لڑکوں کو خود بھی نیکی کی طرف مائل ہونا ہوگا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ لڑکے تو آوارہ گردی میں مبتلا ہوں اور نیک لڑکیوں کی تلاش ہو۔ جب نیک لڑکی کی تلاش ہوگی تو خود بھی تقویٰ پر چلنا ہوگا۔ لڑکیاں بھی جب یہ دیکھیں گی کہ ہمارے رشتوں کی بنیاد نیکیوں پر ہے تو پھر وہ اپنی دنیاوی خواہشات کی بجائے اپنے غیر ضروری فیشنوں کی بجائے، اپنی نیکیوں کی طرف توجہ دیں گی۔ ایک حد تک فیشن بھی جائز ہے، لباس کی خوبصورتی بھی جائز ہے، سنگھار بھی جائز ہے، لیکن جب یہ حد سے زیادہ بڑھ جائے تو یہ پھر تقویٰ سے دُور ہٹا کے لے جاتا ہے۔ تو جب لڑکیوں کو بھی پتہ ہوگا کہ ہمارے رشتوں کے معیار کیا ہیں تو ظاہر ہے وہ نیکیوں پر قائم ہوں گی۔ تو یہ دو طرفہ عمل ہے۔ لڑکیوں کو بھی نیکیوں کی طرف قدم مارنے ہوں گے اور لڑکوں کو بھی۔ اور ان کے ماں باپ کو بھی اس طرف توجہ دینی ہوگی کہ ہمارے بچے ایسے نیک ماحول میں پلیں بڑھیں جہاں تقویٰ سب سے مقدم ہو۔ صرف اجلاسوں اور جلسوں پر یہ عہد دہرا دینا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کافی نہیں ہوگا، بلکہ اپنی عملی زندگی اس طرح بنانی ہوگی کہ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہو۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ پر یقین بھی ہو اور اُس کے احکامات پر نظر بھی نہ ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ پر یقین ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ کل پر نظر رکھو، ورنہ تمہارے عمل جو ہیں بے فائدہ ہیں تو پھر کل پر نظر رکھنے کی کوشش بھی کرنی ہوگی۔ مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے نیک اعمال ہی بچائیں گے۔ ایسے نیک اعمال جو خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کئے گئے ہوں۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہے؟ یا صرف دنیا کے دکھاوے کے لئے۔

کچھ عرصہ ہوا مَیں نے خطبہ میں ایک لمبی حدیث سنائی تھی۔ اُس میں ہر عمل جو ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے دیکھا، کہیں فرشتوں نے اُس کو روک دیا کہ اللہ کی رضا کی خاطر نہیں تھا اور کہیں خدا تعالیٰ نے روک دیا۔ پس ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بنانے کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور پھر یہ دعا کرنی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں بچا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسانوں کو تو تم دھوکہ دے سکتے ہو، جھگڑوں کی صورت میں اپنے حق میں فیصلے کروا سکتے ہو، لڑکی بھی اپنے ناجائز حقوق چرب زبانی کے ذریعہ سے لے سکتی ہے، لڑکے بھی اپنے ناجائز حقوق چرب زبانی کے ذریعہ سے لے سکتے ہیں، لیکن اگر تقویٰ ہو تو اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ اس کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ کبھی یہ نہیں ہوگا کہ ناجائز طور پر حقوق لینے کی کوشش ہو۔ ہاں کسی غلط فہمی کی وجہ سے ہو تو ہو، ناجائز نہیں ہوسکتا۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے، اُس شخص کو مانا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمانے کا مامور کر کے بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع میں نبی کا درجہ دے کر اس زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے۔ بندے اور خدا میں جو دُوری واقع ہوگئی ہے، اُسے ختم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ تقویٰ کے راستوں کی نشاندہی کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اگر ہم نے اپنی ذمہ داری نہ سمجھی اور دنیا کو اور اس کی جاہ وحشمت کو اور اس کی چکا چوند کو سب کچھ سمجھ لیا تو پھر احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ مخالفینِ احمدیت سے بھی ہم ماریں کھائیں۔ کیا فائدہ ہے اس کا؟ احمدی ہوئے، احمدیت پر عمل بھی نہ کیا، مخالفین سے ماریں بھی کھائیں، گالیاں بھی سنیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی نیکیوں سے ہٹے ہوؤں میں شمار ہوئے۔ آپ میں سے بہت ساری ایسی ہیں جو پاکستان سے اس وجہ سے ہجرت کر کے آئی ہیں کہ وہاں حالات اجازت نہیں دیتے، آج حالات احمدیوں کے حق میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ یہاں اس ملک میں آ کر یہاں کی حکومتیں آپ کو رہنے کی اجازت دیتی ہیں۔ اس فضل کا شکرانہ یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے تقویٰ میں قدم آگے بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ دنیا کی جو جاہ وحشمت ہے اس سے متاثر ہو کر اس میں ڈوب جائیں۔

کل بھی مَیں نے بتایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں، کس درد سے ہم میں پاک انقلاب پیدا کرنے کے لئے آپ نے ہمیں نصائح فرمائی ہیں؟ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے لوگ میرے مرید ہو کر مجھے بدنام نہ کریں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 145۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 455۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس دیکھیں کیسا درد ہے۔ ہمیں اپنی حالتوں کے جائزے لینے ہوں گے۔ یہ باتیں جو میں آپ عورتوں کے سامنے کر رہا ہوں، یہ مَردوں کے لئے بھی ہیں، وہ بھی سن رہے ہیں، بلکہ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ساری دنیا میں جو بھی سننے کی خواہش رکھتا ہے، وہ سنتا ہے۔

بعض مرد یہ سمجھتے ہیں کہ شاید عورتوں میں ذکر ہو رہا ہے تو ہم بہت نیک ہیں اور ہماری بیویاں ہی خراب ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا تکبر ہے۔ کیونکہ تکبر جو ہے، یہ بھی تقویٰ سے دوری پیدا کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن میں بھی تقویٰ نہیں ہے۔ ہر ایک کو عاجزی اپنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں مردوں پر الزام لگا دیتی ہیں تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا دونوں طرف تقویٰ ہوگا تو کبھی یہ الزام تراشیاں نہیں ہوں گی اور گھریلو زندگیاں پیار اور محبت سے گزرنے والی ہوں گی۔ اور یہی ایک خوبصورت گھرانے کی ایک اچھی نشانی ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں، مردوں اور عورتوں میں بھی اور بعض دفعہ دو تین بچے بھی ہو جاتے ہیں، پھر بھی اختلافات بڑھ جاتے ہیں اور طلاقوں تک نوبت آ جاتی ہے یا عورتیں بعض مجبوریوں کی وجہ سے خلع لیتی ہیں۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ ناجائز خلع لیتی ہیں۔ بعض مَردوں کے ظلم ایسے ہیں کہ خلع بالکل جائز ہوتے ہیں، لیکن بچوں کی خاطر پھر قربانیاں عورتوں کو بھی دینی چاہئیں اور مردوں کو بھی دینی چاہئیں۔ معمولی اختلافات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح نوجوان جوڑے ہیں، وہ بعض دفعہ ابتدا میں ہی رشتے ختم کر دیتے ہیں کہ ہماری understanding نہیں ہوئی۔ یہ بھی غلط طریقہ کار ہے جو یہاں کے ماحول میں مذہب کی دوری کی وجہ سے پیدا ہوگیا ہے۔ لیکن ایک احمدی کو، ایک احمدی مسلمان کو جو اپنے آپ کو اس زمانے میں سب سے زیادہ دین سے قریب سمجھتا ہے، اُس میں یہ باتیں پیدا نہیں ہونی چاہئیں۔

اب یہ رشتہ کی ایک مثال میں نے دی ہے، تقویٰ صرف یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ قرآنِ کریم میں جیسا کہ میں نے کہا تھا بے شمار احکامات ہیں اور ہر قدم اور زندگی کے ہر پہلو پر احکامات ہیں۔ وہ سب ہمارے مدّنظر ہونے چاہئیں۔ قرآنِ کریم کے احکامات پر عمل کرنا ہی تقویٰ پر چلنے کے قابل بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم ایسا نہیں کہ جسے کم سمجھا جائے۔ جو احکام قرآنِ کریم میں بیان ہو گئے انسان کو سمجھنا چاہئے کہ اُن پر عمل کرنا اور اُن کو بجالانا ایک مومن اور ایک مومنہ پر فرض ہے۔ مثلاً نماز کا ایک حکم ہے، عبادت کا حکم ہے تو یہ جس طرح فرض کیا گیا ہے اور جس عمر میں بھی فرض کیا گیا ہے، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس میں کسی قسم کی سستی نہیں ہونی چاہئے۔

عورت گھر کی نگران ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عورت گھر کی نگران ہے۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا حدیث 5200)

اگر خود عبادت اور نمازوں کی پابندی ہوگی، خود قرآنِ کریم کی تلاوت کی پابندی ہوگی، خود دین سیکھنے کی طرف توجہ کی پابندی ہوگی تو بچے بھی اس طرف توجہ دیں گے۔ بعض دفعہ بعض عورتیں شکایت کرتی ہیں کہ ہمارے خاوند اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ اگر نہیں دیتے تو اُن کو بھی توجہ دلائیں، یہ بھی آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے اور اگر کچھ نہ کچھ کسی نہ کسی ذریعہ سے موقع دیکھ کے اُن کو توجہ دلائیں کہ دیکھو کہ تمہارا عمل صرف تمہارے تک محدود نہیں بلکہ تم اگلی نسلوں کو بھی بگاڑ رہے ہو۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہر موقع پر عورت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اُس نے نہ صرف اپنی ذات کے لئے بلکہ اپنی نسل کے لئے بھی قربانی دے کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے، اپنی عبادتوں کے معیار حاصل کرنے ہیں۔

پھر عورتوں کے احکامات میں سے ایک حکم پردہ کا ہے۔ یہ کوئی چودہ سو سال پہلے کا حکم نہیں تھا۔ قرآنِ کریم کا حکم ہے جو ایک زندہ کتاب ہے اور آج بھی اسی طرح یہ جاری حکم ہے جس طرح چودہ سو سال پہلے جاری تھا۔ پردہ کا مقصد حیا، عورت اور مرد کا بے جا ملنے جلنے سے بچنا، بدخیالات سے دوری اور تقویٰ پر چلنا ہے۔ پس ہر عورت کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا اُس کا حیا کا معیار وہ ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ کیا بلا وجہ نامحرموں سے ملنا جلنا تو نہیں ہے۔ پھر بدخیالات ہیں۔ نوجوانوں میں بدخیالات میں خاص طور پر آجکل کی فلمیں بہت کردار ادا کر رہی ہیں۔ گو کہ بعض بڑوں کے بارے میں بھی خاص طور پر مردوں کے بارے میں شکایتیں آتی ہیں، اور گھر اسی لئے ٹوٹ رہے ہوتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر یا ٹی وی پر بیٹھ کر بیہودہ اور لغو فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ اس وجہ سے بھی آزادی کے نام پر یہاں بے حیائی عام ہے۔ ایسی فلموں سے کبھی پاک

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر282

مکرم عطیہ بنداری صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم عطیہ بنداری صاحب آف مصر کے احمدیت سے تعارف اور بعد از تحقیق اس کی صداقت کے قائل ہونے تک کے واقعات کا ذکر کیا تھا۔ اس قسط میں ان کی بعض مولویوں کے ساتھ گفتگو کا کچھ احوال پیش کیا جائے گا۔

مولویوں کے ساتھ گفتگو

مکرم عطیہ بنداری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک داماد ڈاکٹر ہے لیکن کئی سال سعودی عرب میں کام کرنے کی وجہ سے وہ وہابی طرزفکر سے کافی متاثر ہے۔اس کے توسط سے میں نے 2010ء کے اواخر میں کئی ایک مولوی حضرات سے احمدیت کے بارہ میں گفتگو کی۔جس کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ ان سب کی معلومات کا منبع احسان الٰہی ظہیر، ابوالاعلیٰ مودودی اور ابوالحسن ندوی جیسے مولویوں کی جماعت احمدیہ کے خلاف لکھی ہوئی کتب ہیں۔قارئینِ کرام کی دلچسپی کے لئے میں بعض ایسی ملاقاتوں کی تفصیل یہاں درج کردیتا ہوں۔

کلیۃ الدعوۃ کے پرنسپل سے ملاقات

4دسمبر 2010ءکومیرے داماد نے جامعۃ الأزھر کے زیرانتظام جاری کلیۃ الدعوۃ الإسلامیۃ کے پرنسپل سے میری ملاقات کا انتظام کروایا جنہوں نے مختلف ادیان ومذاہب کی تعلیمات کے بارہ میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔ملاقات کی ابتدا میں میرے داماد نے پرنسپل صاحب کو میرے بارہ میں بتایا کہ یہ احمدیت میں دلچسپی لے رہے ہیں۔پرنسپل صاحب نے یہ سنتے ہی بلا سوچے سمجھے فرمایا: وہی جو''الاقدس''نامی کتاب کے ماننے والے ہیں؟

عطیہ بنداری: الاقدس تو بہائیوں کی کتاب ہے۔

پرنسپل: بہائیت اوراحمدیت ایک چیز کے دونام ہیں۔

عطیہ بنداری: میں کسی عمومی فتویٰ کی خاطرنہیں بلکہ چندمعین موضوعات کے بارہ میں آنجناب کی رائے لینا چاہتا ہوں۔ اور وہ ہیں: قرآن کریم میں ناسخ ومنسوخ کا تصور، وفات مسیح علیہ السلام اورختم نبوت۔

یہ کہہ کرمیں نے اس بارہ میں بعض کتب اورفوٹو کاپی کئے ہوئے کچھ کاغذات ان کے سامنے رکھ دیئے۔انہوں نے کوئی جواب دینے کی بجائے میری اجازت کے بغیر کتب اوراوراق کواپنی تحویل میں لے لیااور کہا کہ میں ان کا مطالعہ کروں گا اور آج سے ٹھیک ایک ماہ بعدآپ کوتمام سوالوں کا جواب دوں گااور یہ کتب وکاغذات آپ کی امانت ہیں جومطالعہ کے بعدواپس کردیئے جائیں گے۔

رؤیا وبیعت

پرنسپل صاحب سے اگلی ملاقات سے قبل میں نے رؤیا میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کوایک ڈاکٹر کی شکل میں دیکھا۔آپ اپنے کلینک میں تشریف فرما تھے۔ میں نے نرس سے کہا کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ ڈاکٹر صاحب سے علاج کروانے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ جب تک آپ کے پاس علاج کروانے والا کارڈ نہ ہوآپ یہاں سے علاج نہیں کرواسکتے۔

جب میں نے بعض احباب سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی تواکثر نے یہی کہا کہ اس سے مرادروحانی علاج ہے اوراس کے لئے استعمال ہونے والا کارڈ بیعت فارم ہے۔یہ تعبیر میرے دل کی آوازتھی لہذا میں نے فوراً بیعت فارم پُر کر کے مکرم فتحی عبدالسلام صاحب کودے دیا۔میری بیعت کی تاریخ یکم جنوری 2011ءہے۔

پرنسپل صاحب سے دوسری ملاقات

پرنسپل صاحب حسب وعدہ پورے ایک ماہ بعد 5 جنوری 2011ءکو میرے غریب خانہ پرتشریف لائے اورمیری اہلیہ وبڑے بیٹے اوردودامادوں کے سامنے ہماری ملاقات ہوئی۔لیکن خلافِ وعدہ وہ میری کتب وکاغذات ساتھ نہ لائے۔ان کی بجائے وہ ایک لیپ ٹاپ لائے تھے۔قبل اس کے کہ وہ کچھ پیش فرماتے میں نے انہیں بتادیا کہ میں نے بیعت کر لی ہے۔اس بات نے انہیں مزید پریشان کر دیااور انہوں نے اپنے لیپ ٹاپ سے مختلف موضوعات کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے ایسی باتیں ذکرکرنا شروع کردیں جو جماعت کے مخالفین کی کتب سے ماخوذ تھیں۔اسی طرح انہوں نے بعض الہامات کوبھی سیاق سے کاٹ کرپیش کیا۔ الغرض ان کا یہ فعل حکمت سے بالکل عاری، نہایت سطحی اورجاہلانہ سا تھا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے پیش کردہ مواد کا مجھ پرکوئی اثرنہیں ہوا تو مولویانہ روش کے مطابق جاتے جاتے یہ فرما گئے کہ میرے دلائل کے باوجود اگرتمہیں احمدیت پراصرار ہے تو پھراس حالت میں تمہاری مسلمان بیوی تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔چونکہ اس نے یہ بات میری بیوی اور دیگراہل خانہ کے روبروکی تھی لہذا اس روز سے میرے اہل خانہ نے اپنے اورمیرے مابین ایک دیوارکھڑی کرلی ہے جوآج تک قائم ہے۔

گناہگارکون؟

جیسا کہ میں نے ذکرکیا کہ پرنسپل صاحب نے خلافِ وعدہ میری کتب اور کاغذات واپس نہ کئے۔میں نے اپنے داماد سے کہا کہ تمہارے سامنے پرنسپل صاحب نے کہا تھا کہ یہ سب مواد ان کے پاس امانت ہے،لہذا آپ میری امانت مجھے واپس لادیں۔جب میرا داماد یہ امانت لینے کے لئے گیا توپرنسپل صاحب نے کہا کہ ان کتب وکاغذات کو اٹھانے والا بھی گناہگار شمار ہوگا۔ افسوس کہ میرے داماد نے اسکی بات مان لی اور واپس آگیا۔لیکن میں سوچنے لگا کہ ایک ماہ قبل پرنسپل صاحب بھی توان کتب وکاغذات کواٹھا کر لے گئے تھے، پھروہ گناہگارکیوں نہ ہوئے؟ اس روز سے یہ موادان کے پاس ہے۔اس کے اٹھانے والا اگرگناہگار ہےتو ان کواپنے پاس رکھنے والا کیونکر پارسا ہوسکتا ہے؟ پھراس سے بڑھ کر یہ کہ جووعدہ کے مطابق کسی کی امانت اس کوواپس نہیں کرتا اسے تو دنیا کی ہرشریعت وقانون گناہگار کہتا ہے۔پھرنہ جانے کس شریعت اورکس قانون کے تحت پرنسپل صاحب نے اپنے ضمیرکومطمئن کیا ہوگا؟

''قادیانی''عقائدان کی اپنی کتب سے!!

پرنسپل صاحب نے اپنے فتویٰ کے ایک سال بعد 6جنوری 2012ءکومیرے داماد کے ذریعہ مجھے فوٹو کاپی کئے ہوئے اوراق کا ایک مجموعہ ارسال کیا جس کاعنوان تھا: ''قادیانی عقائدان کی اپنی کتب سے''لیکن اس کی ابتدا میں جماعت احمدیہ کے تعارف میں لکھا تھا کہ یہ ایک باطنی فرقہ ہے جوظاہری طور پرتو خودکواسلام سے منسوب کرتا ہے لیکن حقیقت میں اسلام کا منکر ہے اوراسے برطانوی سامراج نے اپنے مقاصدکی تکمیل کے لئے کھڑا کیا تھاوغیرہ وغیرہ۔اوراس کے نیچے حوالہ کے طور پرلکھا تھا: الموسوعۃ المیسرۃ، 1974ءمیں حکومتِ پاکستان کی طرف سے جاری کردہ آرڈیننس۔ان میں سےتو کوئی بھی کتاب احمدیوں کی نہ تھی۔یوں پہلے صفحہ سے ہی ان اوراق کے بقیہ موادکی کیفیت کا اندازہ ہوگیا۔ایک نظردیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان اوراق میں مروجہ اعتراضات اورافتراءات کویکجا کر دیا گیا ہے۔لیکن سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ یہ کام کس نے اور کیوں کیا ہے؟ یہ عُقدہ بھی کچھ عرصہ کے بعدحل ہوگیا۔ہوا یوں کہ ایک روزمکرم ڈاکٹر حاتم صاحب کے گھر پرمیری ملاقات ایک نومبائع دوست سے ہوئی جس نے اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت کے بارہ میں تحقیق کرنے اور مطمئن ہونے کے بعد میں نے اپنی قریبی مسجد کے امام سے جماعت کے بارہ میں گفتگوکی جس کے جواب میں امام صاحب نے مجھے کاغذات کا ایک بنڈل تھمادیا جس کاعنوان تھا''قادیانی عقائدان کی اپنی کتب سے''۔ پھراس نومبائع سے مجھے پتہ چلا کہ یہ کاپی تمام آئمہ مساجد کودرسًا پڑھائی جاتی ہےاس لئے ہرامام مسجد کے پاس اس کی کئی کاپیاں موجودہوتی ہیں۔

ان اوراق میں دیگرافتراءات کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ احمدیوں نےقرآن کریم کے بالمقابل''کتاب مبین'' نامی ایک علیحدہ کتاب بنائی ہوئی ہے۔یہ پڑھتے ہی نومبائع دوست نے امام مسجد کے پاس جا کرکہا کہ اگرآپ یہ کتاب مجھے لا دیں تو میں آپ کودس ہزارمصری پونڈز انعام دوں گا۔جب بار بار کے اصرار کے باوجودامام مسجد ایسا کرنے سے قاصررہےتواس دوست نے بیعت کرلی۔

اس نومبائع کی طرح مَیں نے بھی اپنے داماد سے یہی مطالبہ کیا لیکن نہ وہ اورنہ ہی پرنسپل صاحب میرے اس مطالبہ کا کوئی جواب دے سکے۔

وزارتِ اوقاف کے مولوی سے ملاقات

میرے اہل خانہ مولویوں کے فتاویٰ کے پیچھے چل نکلے تھے اور پرنسپل صاحب کے مذکورہ بالافتویٰ سے میری عائلی زندگی بہت زیادہ متاثر ہوئی۔جس کے بعد میں نے ایک اورمولوی سے اس امید پررجوع کیا کہ شایدان کافتویٰ مختلف ہواورمیری عائلی زندگی دوبارہ پرانی ڈگر پرچل نکلے۔ ان مولوی صاحب نے علومِ دینیہ میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہےاوروزارتِ اوقاف میں اعلیٰ عہدہ پرفائز ہیں۔نیزٹی وی پرکئی ایک دینی پروگراموں کی میزبانی کرتے ہیں۔میری ملاقات ان کے گھرپرہوئی اورمیرے ہمراہ میری اہلیہ اوربڑا بیٹا تھا۔

میں نے ان سے عرض کیا کہ ایک مولوی صاحب نے بعض مفاہیم کی تفسیر میں اختلاف کی بناپرمیرے اورمیری بیوی کے مابین علیحدگی کافتویٰ دیاہے۔پھرمیں نے وہ امور بھی پیش کردیئے۔پہلے امرناسخ ومنسوخ کے بارہ میں انہوں نے فرمایا کہ اس بارہ میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔

دوسرے امر وفات وحیات عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں فرمایا کہ اکثریت کے نزدیک توعیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پرچلے گئے ہیں۔لیکن بعض کی رائے یہ بھی ہے کہ ان کی وفات ہوگئی ہے۔اسی طرح بعض کے نزدیک انہوں نے واپس نہیں آنا۔اوربعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص قدرت سے انہیں دوبارہ آخری زمانے میں مبعوث فرمائے گا۔

تیسرے امر مفہومِ خاتم النبیین کے بارہ میں انہوں نے فرمایا کہ قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت نہیں ہے جس سے ثابت ہوتا ہو کہ خاتم النبیین کے بعدکسی نئے نبی کی آمدممکن ہے۔اس ضمن میں مَیں نے سورۃ الجمعہ کی آیات اور بخاری شریف میں آنے والی حدیثیں پیش کیں تو انہوں نے فرمایا کہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ سے مراد وہ صحابہ ہیں جو بعد کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پرایمان لائے اوراوائل صحابہ سے آملے۔

گزشتہ علماء کےختم نبوت کے بارہ میں اقوال کوبھی انہوں نے تنقید کانشانہ بنایااور کہا کہ میں ان کونہیں مانتا کیونکہ یہ امت کے اجماع کے خلاف ہیں۔نیز خاتم النبیین کے بارہ میں حضرت عائشہؓ کے وضاحتی قول کوبھی ضعیف قرار دیا۔مولوی صاحب کی گفتگوکا خلاصہ یہ تھا کہ نبی کریمؐ کے بعد جوکسی نبی کے آنے کا قائل ہے وہ امت کے اجماع کا مخالف ہےاور دین کی بدیہی تعلیمات کا منکر ہے۔ایسا شخص توبہ نہ کرےتواس کی بیوی کواس سےعلیحدہ کردیا جائے گا۔

{وضاحت کے لئے عرض ہے کہ ہمارا دیگرمسلمانوں کے ساتھ اس بات پرکلّی اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔اوراس بات پربھی مکمل اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودخاتم النبیین ہونے کے یہ بشارت دی ہے کہ 'عِیْسیٰ نَبِیُّ اللّٰہ' اس امت میں مبعوث ہوں گے۔اختلاف صرف اتنا ہے کہ ساری امّت اس عیسیٰ نبی اللہ کی آمد کی منتظر ہے جوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں مبعوث ہوئے۔جبکہ جماعت احمدیہ کہتی ہے کہ وہ دیگرانبیاء کی طرح فوت ہوگئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سے مرادآپ کے ایک مثیل مسیح کی بعثت ہے جوامت محمدیہ میں سے ہوگا۔اب اگرعیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوجاتی ہےتو ہمارا موقف درست ہےاوراگران کی حیات ثابت ہوتی ہے تو ہمارے مخالفین کا موقف صحیح ہوگا۔ اورچونکہ قرآنی آیات اوراحادیث سے وفات مسیح ثابت ہے بلکہ اب تورفتہ رفتہ کئی علماء بھی اس کے قائل ہورہے ہیں۔ اور یہ ہمارے موقف کی صحت پربیّن دلیل ہے۔

یوں یہ مسئلہ درحقیقت حیات ووفاتِ مسیح کا ہے،نہ کہ آنے والے موعود کی نبوت یا عدمِ نبوت کا،کیونکہ آنے والےمسیح کے بارہ میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باربار'نبی اللّٰہ' کہہ کےشایداسی طرف توجہ دلائی ہے کہ کہیں اس کی نبوت کاانکارنہ کردینا۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ مولوی جس بات کو چاہیں اورجب چاہیں دین کی بدیہی اورمعروف تعلیمات میں سے قراردے کراس کے مخالف پرکفر کافتویٰ لگادیتے ہیں،جس کے بعد پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ اس کی بیوی کواس سےعلیحدہ کردیتے ہیں۔کیاعیسیٰ علیہ السلام کی آمد دین کی ان بدیہی تعلیمات میں سےنہیں ہےجس پرصدیوں سے امّت کا اجماع چلا آرہا ہے؟ پھرکیا وہ ان بدیہی تعلیمات کا منکر نہیں کہلائے گا جووفات مسیح کے دلائل سے لاجواب ہوکر یہ کہتا ہے کہ نہ عیسیٰ علیہ السلام نے واپس آنا ہےاورنہ ہی ان کے کسی مثیل نے اس امت سے مبعوث ہونا ہے؟ یہ تکفیر بازی کے خوگر مذکورہ بالا رائے رکھنے والے علماء کے کفراوران کی بیویاں علیحدہ کرنے کافتوی کیوں نہیں دیتے؟!(ندیم)}

(باقی آئندہ)

پیدائش جسمانی اور تکوین روحانی کے مدارجِ ستّہ اور کامیابی کے گُر

(تقریر فرمودہ حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ
برموقع جلسہ سالانہ بتاریخ 28؍دسمبر 1913ء بمقام مسجد نور قادیان)

دوسری قسط

دوسرا ذریعہ یا گُر

اس لئے جیسے نطفہ کو اس سے ترقی کے لئے لغویات سے الگ رہنا ضروری ہے اسی طرح ایک مومن روحانی پیدائش اور نشوونما کے لئے خشوع کی حالت سے گزر کر آئندہ لغویات سے پرہیز کرے۔ چنانچہ فرمایا:۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ مومن ہر چند نماز بھی پڑھتا ہو۔ لیکن ترقی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس کی نماز میں خشوع ہو۔ اپنے آپ کو وہ بالکل ایک مردہ زمین تصور کر کے فضل الٰہی کی بارش کا امیدوار ہو۔ تب اس کے اندر خوبیوں کے بیج نشوونما پائیں گے اور ان تخموں کے نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ مضر اور لغو حصوں سے الگ رہے۔ لغویات کو دور کرنے کا نظارہ بھی عجیب ہے۔ کسان کس طرح لغو چیزوں کو کھیتوں سے الگ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ لغویات کو ترک کرے۔ اسی کا نام روحانی اصطلاح میں ترک شر بھی ہے اور نواہی سے بچنا بھی ہے۔

پس کامیابی اور مظفر و منصور ہونے کا دوسرا گُر یہ ہے کہ لغویات سے بچ کر جنابِ الٰہی سے تعلق رکھے۔ یہی تعلق ہے جو جسمانی پیدائش میں خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً (المؤمنون: 15) کہلاتا ہے۔ جنابِ الٰہی سے ایسا تعلق ہو کہ ہر حالت میں وہ جنابِ الٰہی کا سچا فرمانبردار ہو۔ کسی کی دوستی، دشمنی، غریبی، امیری، مقدمات غرض کوئی بھی حالت ہو جنابِ الٰہی کا فرمانبردار ہو اور ہر قسم کی نافرمانیوں سے بچنے والا ہو۔ ایک جگہ اس کی تصریح بھی فرمائی ہے۔ وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ (البقرۃ:178) گویا مومن وہی ہوتے ہیں جو ہر قسم کے دکھوں تکلیفوں اور مقدمات میں اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کرتے۔ اب تم اپنی عمر کو دیکھو اور غور کرو کہ تمہاری زندگی میں جب اس قسم کی حالتیں تم پر آئیں تو تم نے کیا کیا؟

اور بھی سوچو کہ اپنے لحافوں میں گھستے ہوئے جب تک تم جاگتے ہو تم کیا کرتے ہو۔ کیا اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہو یا منصوبے بازیوں میں وقت گزار دیتے ہو۔ **مَیں تمہیں ایک مثال سناتا ہوں جس سے تم کو معلوم ہوگا کہ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ پر کہاں تک عمل ہوتا ہے۔**

ایک جگہ میری چارپائی تھی اس سے نیچے ایک مکان میں انگریزی خوان احداث تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد میں جب اپنی چارپائی پر لیٹا تو ان میں سے ایک نے بڑی لمبی تقریر کی۔ جب وہ ختم کر چکا تو دوسرے نے کہا او میری تو سنو! یہ کہہ کر وہ ایک بکواس کرتا رہا۔ پھر تیسرے نے شروع کر دی۔ مَیں تنگ آ گیا اور اپنی بیوی کو کہا کہ چارپائی یہاں سے دوسری جگہ لے چلو۔ اس نے کہا کہ ابھی تو یہ لوگ گرم ہوئے ہیں۔ خیر میں تو وہاں سے اٹھا اور سو گیا۔ مجھے دوسرے دن رپورٹ پہنچی کہ تین بجے سوئے تھے۔ **یہ سب کچھ لغو تھا۔** ایسی باتوں سے اعراض کرنا چاہئے۔

ایسا ہی ایک شخص کو میں نے کہا کہ ملازمت کر لو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اس نے خیالی منصوبے بنائے ہوئے تھے۔ کہنے لگا اس ملازمت سے کیا ہوتا ہے مَیں تجارت کروں گا۔ تین برس کے بعد وہ مجھے ملا۔ مَیں نے اس کو کہا کہ کیا کمایا؟ کہنے لگا ابھی ایک دوست کا پانچ سو روپیہ تباہ کر کے آیا ہوں مگر اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ تجارت اس طرح پر کرنی چاہئے۔ مَیں نے کہا کہ اگر تم ملازمت کرتے تو اس وقت تک دس روپیہ کے حساب سے تم کو تین سو ساٹھ روپیہ تو مل چکے ہوتے۔ اب ایک ہزار کسی اور دوست سے لے کر غرق کرو۔

غرض لوگ صحیح اور درد دِل سے دیئے ہوئے مشورہ کو تو مانتے نہیں اور اپنی خیالی تجویزوں پر اَڑے رہ کر نقصان اٹھاتے ہیں۔ یہ **اٹکل بازیاں بھی لغو ہیں** اور کامیابی کی راہ میں روک ہیں۔ ان کو چھوڑ دو کیونکہ مومن لغو سے بچتا ہے۔

اسی طرح مَیں نے ایک دوست کو کہا کہ یہ کام کر لو۔ مجھے کہنے لگا کہ اعلیٰ پیمانہ پر تجارت کروں گا۔ میں نے کہا کہ تجارت تو ایک علم ہے تم اس سے ناواقف ہو۔ مگر پرواہ نہ کی۔ تجارت فی الحقیقت ایک علم ہے۔ میں نے عربی میں ایک کتاب پڑھی جو کسی ماہر ایم اے نے لکھی ہے وہ کہتا ہے کہ پانچ برس تک میں ایک کوٹھی میں تجارت کرتا رہا۔ تب سمجھ آئی کہ تجارت کیا چیز ہے؟ یہ ایک بڑا کارخانہ ہے۔ اب میں دنیا کے ہر جگہ سے مال منگوا سکتا ہوں اور میں بھلے مانس اور بدمعاش، دیانتدار اور بدمعاملہ تاجروں کو جانتا ہوں۔ پس جب تک اس علم سے انسان واقف نہ ہو تجارت کے اعلیٰ پیمانہ پر کرنے کی تجویزیں اور منصوبے لغویات ہوں گے۔

اس لئے تم یاد رکھو کہ کامیابی اور مظفر و منصور ہونے کے لئے دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ مومن لغویات سے بچتا رہے۔ ایسا ہی **ایک قسم لغو کی یہ بھی ہے** کہ جب کوئی بات کہی جاوے تو اس پر بدظنی کر کے عمل نہ کیا اور اپنی ہوا و ہوس کے ماتحت ہو کر ایک بات کر لی اور جب کہا گیا تو ہنس کر کہہ دیا کہ غلط فہمی ہو گئی۔ اس قسم کی باتوں سے پرہیز کرو۔ **جب تک لغویات سے نہیں بچتے ہو کامیابی اور فتح مندی تمہیں حاصل نہیں ہوسکتی۔**

خلاصہ یہ ہوا کہ مومن کی دوسری شان یہ ہے کہ لغویات سے بچے۔ جیسے نطفہ مضر اشیاء سے بچتا ہے۔ مومن نمازیں پڑھتا ہے اور نمازوں میں خشوع سے کام لیتا ہے اور پھر لغویات سے بچتا ہے کیونکہ اگر وہ لغویات سے نہ بچے تو جنابِ الٰہی سے تعلق نہیں ہوتا۔

ایک بات اور یاد رکھو۔ دنیا کا ایک عام نظارہ ہے کوئی پھل، پتّا، درخت، ٹہنی اللہ تعالیٰ نے لغو پیدا نہیں کی۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا (آلِ عمران:192) بلکہ حق و حکمت سے بھرپور ہے۔ جن لوگوں نے حق و حکمت کی اس مخلوق سے کام لیا انہوں نے مالی اور مادی فائدہ اٹھایا۔ یہ مضمون بھی وسیع ہے اور تمام علوم پر حاوی ہے۔ دیکھو ایک قوم نے ان تمام اشیاء کو جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں حقائق کے رنگ میں دیکھا اور ان کے خواص و صفات معلوم کر کے کس قدر فوائد ان سے حاصل کئے۔ آئے دن کی ایجادات اور مادی ترقیاں اسی کا نتیجہ ہے اور وہ تمام دنیا پر حکومت کر رہی ہے۔ لیکن جنہوں نے اناڑی سمجھ کر چھوڑ دیا وہ مفلس اور محکوم ہے۔

پس جہاں تم لغو سے اعراض کرو وہاں حقائق الاشیاء کو ترک نہ کرو۔ اس واسطے جنابِ الٰہی کے حضور جب کہا جاتا ہے لغو سے بچو تو اس کی بڑی بڑی شاخیں یہ سمجھی جاتی ہیں۔ خیالات بیجا، بیہودہ ارادے، دوست بیہودہ، اسی میں بیہودہ کتابیں بھی داخل ہیں۔ بیہودہ دوست اسی طور پر دوست بنتے ہیں کہ انسان سمجھتا ہے کہ ان کا وجود ہمارے دین دنیا کے لئے مفید ہے لیکن دراصل وہ سخت مضر ہوتے ہیں اور وہ دین و دنیا دونوں کو غرق کر دیتے ہیں۔ مَیں پھر یاد دلاتا ہوں کہ تم میں ایمان ہو۔ یہ حالت نطفہ سے مشابہ ہے کیونکہ نطفہ تھوڑی سی چیز ہی کو کہتے ہیں پھر جیسے **نطفہ رحم سے تعلق رکھتا ہے اور اسے آئندہ ترقی اور نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ رِحم سے تعلق رکھے۔ اسی طرح مومن کو جنابِ الٰہی سے تعلق رکھنا چاہیے اور وہ تعلق نماز سے قائم رہتا ہے۔ اور نماز میں خشوع ہو تو ترقی کے راستے کھل جاتے ہیں۔ پھر جیسے نطفہ کو اپنے اس تعلق میں (برنگِ علقہ) لغویات سے الگ رہنا چاہیے ورنہ وہ گر جاتا ہے۔ اسی طرح اس مومن کو لغویات سے بچنا ضروری ہے وَاِلّا وہ اس ترقی سے رہ جاتا ہے جس کی طرف وہ ایمانی حالت کے بعد جا رہا تھا۔**

تیسرا ذریعہ یا گُر

نطفہ رِحم میں قرار پکڑنے کے بعد علقہ کی صورت اختیار کر چکنے کے بعد ایک وقت تک بڑھتا رہتا ہے۔ اسی طرح انسان روحانی پیدائش میں ترقی کرتے کرتے آگے چلتا ہے۔ مال بھی انسان کے لئے ایک عجیب چیز ہے اور اس کے معاملات عجائبات سے بھرے ہوئے ہیں۔ صرف مال کے متعلق ایک الگ پہلو کی ضرورت ہے۔ جب کسی قوم کے پاس مال آتا ہے تو اس کی حالت بدل جاتی ہے۔ حضرت موسیٰ، حضرت مسیح علیہما السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوموں نے کہا افلاس ہے۔ لیکن جب انہیں کثرت اموال ہوئی تو پھر دیکھ لو کیا حال ہوا۔ دنیا کی رغبت جب انسان کو پیدا ہوتی ہے تو پھر عجیب و غریب کرشمے دیکھنے میں آتے ہیں۔ مَیں نے تو دنیا کما کر دیکھی ہے مگر اس میں مجھے کبھی مزہ نہیں آیا۔ ہر قسم کی سواریاں، صحبتیں، لباس، کھانے، مکانات اور مخلوقات دیکھی۔ گویا یہ شعر میرے ہی حق میں ہے ؎

من بہر جمعیتے نالاں شدم!
جفت خوشحالاں و بد حالاں شدم
ہر کسے از ظن خود شد یار من
وز دروں من نجست اسرار من

مال کی وجہ سے عجیب عجیب واقعات دنیا میں آتے ہیں اور جبکہ قرآن مجید کامیابی اور فتح مندی کے اصول بتا رہا ہے تو قدرتی طور پر کامیابی کے ساتھ اموال کی ترقی ہونی ضروری تھی۔ اس لئے اس کے مناسب حال یہ اصل اس سے آگے ترقی کا بتایا۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فٰعِلُوْنَ۔ مَیں نے بتایا ہے کہ لوگ لغو سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے اور اس کے بالمقابل حقائق الاشیاء کو ترک کر دیتے ہیں تو ہر چیز کو لغو سمجھ کر چھوڑ دیتے اور اس کے مفاد سے بے بہرہ رہ جاتے ہیں اور یا تو بیہودہ خیالات سوچتے رہتے یا بیہودہ مجلسوں میں بیٹھے ٹریں مارتے رہتے ہیں۔

سب سے بڑا درد مجھے ایک دفعہ ایک عالِم کو دیکھ کر ہوا جو ایک جگہ بکواس کر رہا تھا۔ میں نے اس کو کہا کم عقل تو کیا کرتا ہے۔ مجھے نہایت ہی افسوس ہوا جب اس نے کہا اَلْگپُّ وَالشَّپُ طَرَاوَتُ الْمَغز۔ مَیں حیران ہو گیا کہ یہ عربی کہاں سے بنا لی۔ ایک بیہودگی سے منع کرنے پر بجائے باز رہنے کے ایک اور لغو حرکت کر دی۔ میں نے کہا کہ تمہارا یہ بکواس کتّے خصّی سے بھی بدتر ہوا جاتا ہے۔

غرض لغویات سے بچ کر جب انسان ترقی کرتا ہے تو پھر تیسرا مرحلہ اس کے مال کے متعلق آتا ہے۔ یہ حالت گویا جسمانی پیدائش میں مُضغہ سے ملتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے تصرف کے نیچے آتا ہے۔

اسلام کے دو ہی عظیم الشان شعبے ہیں اور ایمان کی تکمیل انہیں دو سے ہوتی ہے **تعظیم لامر اللّٰہ** اور **شفقت علیٰ خلق اللّٰہ**۔ پہلے **تعظیم لامر اللّٰہ** کے متعلق بتایا ایمان ہو اور اس کے بعد نمازوں میں خشوع ہو اور اس خشوع کے پیدا کرنے کے لئے لغویات سے احتراز ہو۔ اب بتایا کہ **شفقت علیٰ خلق اللّٰہ** کے لئے زکوٰۃ دو۔ جس بدبخت میں مخلوق پر شفقت نہیں وہ کسی بھی کام کا نہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ کی حقیقت اور اس کے اسرار قرآن مجید اور احادیث میں اور آثار میں بہت ملتے ہیں۔ ایک موقع پر فرمایا ہے اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (البقرۃ:196)۔ فرمایا اپنے اموال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اگر نہیں کرو گے تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دو گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا انسان کو ہلاکت سے بچاتا ہے۔

مخلوق الٰہی سے احسان کرنے کے نتائج و ثمرات کے قصے میں تمہیں کیا سناؤں اور کہاں تک سناؤں ان سے تو ایک کتاب بنتی ہے تاہم میں تمہیں دو گواہیاں سناتا ہوں اور اگر اپنی شہادتیں سناؤں تو کہو گے باتیں بناتا ہے (**نعوذ باللّٰہ من ذالک**۔ ایڈیٹر)

رابعہ بصری کے پاس ایک مرتبہ بیس مہمان آ گئے۔ ان کے گھر میں اس وقت صرف دو روٹیاں تھیں۔ انہوں نے سوچا کہ ان دو روٹیوں سے ان مہمانوں کو تو کچھ بھی نہ ہو گا بہتر ہے کہ اللہ سے سودا کر لوں۔ اتنے میں کوئی سائل آیا اور انہوں نے وہ دو روٹیاں اپنے نوکر کی معرفت اس کو دے دیں۔ نوکر حیران ہوا کہ دو بھی ہاتھ سے دے دیں۔ مگر رابعہ جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے عَشْرُ اَمْثَالِھَا (الانعام: 161) کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک خادمہ کھانا لے کر آئی۔ کسی بیوی نے ان کے گھر میں بھیجا تھا۔ رابعہ نے اس خادمہ سے پوچھا کہ کتنی روٹیاں ہیں؟ اس نے کہا: 18۔ تب رابعہ نے کہا لے جاؤ۔ یہ میری نہیں ہیں۔ انہیں تو اللہ تعالیٰ پر ایمان تھا کہ دو کی بجائے بیس آنی چاہئیں۔ غرض وہ خادمہ جب لوٹ کر گئی تو اس کی مالکہ نے اسے ڈانٹا کہ تو اتنی دیر کہاں رہی مَیں نے رابعہ کے گھر کھانا بھجوانا تھا۔ اس لونڈی نے وہ قصہ سنایا تو مالکہ نے کہا کہ وہ حصہ تو رابعہ کا نہ تھا۔ پھر وہ بیس روٹیاں لے کر گئی تو رابعہ نے لے لیں اور ان مہمانوں کو کھلا دیں جس سے وہ سیر ہو گئے۔ بعض جگہ ایک روٹی اتنی بڑی ہوتی ہے کہ ایک آدمی مشکل سے کھا سکتا ہے۔ میری خالہ اتنی بڑی روٹی پکاتی تھیں کہ محلّہ میں بانٹ دیتے۔ غرض رابعہ جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا (الانعام: 161) وہ لونڈی اس راز سے آگاہ نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ کرشمہ دکھا دیا۔

ایسا ہی ایک شخص کو پھانسی کا حکم ہوا۔ اسے ایک آدمی راستہ میں ملا تو اس نے اس کو دو پیسے کا سوال کر دیا۔ اس نے اس کو دو پیسے دے دیئے۔ سپاہیوں نے بھی تعرض نہ کیا۔ وہ جانتے تھے کہ اب تو اس کو پھانسی کی سزا ہو گئی ہے۔ آگے نان بائی کی دوکان تھی وہاں سے اس نے دو پیسہ کی روٹی خرید لی۔ جب اور آگے گئے تو اس کے کان میں ایک سوالی کی آواز آئی۔ تیرا دو ہیں جہانیں بھلا ہو کچھ کھلا دے؟ اس نے اس کو دونوں روٹیاں دے دیں۔ ادھر یہ واقعہ پیش آیا کہ جب یہ شخص پھانسی کے مقام پر پہنچا اور اس کے تختہ پر قدم رکھا بادشاہ کو کسی نے کہا کہ اس مقدمہ کی اصلیت تو یہ ہے۔ بادشاہ نے یہ سن کر فوراً سوار بھیجا کہ اس کو پھانسی نہ دی

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

سب سے پہلے تو میں آج آپ کو اور دنیا میں پھیلے ہوئے تمام احمدیوں کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اس دعا کے ساتھ یہ مبارکباد ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے پہلے سے بڑھ کر اس سال کو اپنے رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کا سال بنادے۔

جب ہم گزشتہ سال کا جائزہ لیتے ہیں تو جماعتی لحاظ سے 2013ء کا سال ہمیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل دکھاتا ہوا نظر آتا ہے۔ پس اگر ہم نے یہ فضل جاری رکھنے ہیں تو عاجزی، محنت اور دعا کے ساتھ ان فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

2013ء کے سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 158 مساجد بنائی گئیں اور 258 نئی مساجد ملیں۔ افریقہ میں اس وقت 41 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ اسی طرح 121 مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے۔

اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں غیر معمولی طور پر حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے رستے کھول رہا ہے۔ حضور انور کے دورہ جات کی میڈیا میں کوریج کے ذریعہ کروڑوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔

وقف جدید کے ستاونویں (57) سال کے آغاز کا اعلان

گزشتہ سال وقف جدید میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 54 لاکھ 84 ہزار پونڈز کی مالی قربانی جماعت نے پیش کی۔

مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

وقف جدید کی مالی قربانی میں برطانیہ پہلے، پاکستان دوسرے اور امریکہ تیسرے نمبر پر رہا

مختلف پہلوؤں سے نمایاں مالی قربانی کرنے والے ممالک اور جماعتوں کا جائزہ

مکرم یوسف لطیف صاحب آف بوسٹن امریکہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 03 جنوری 2014ء بمطابق 03 صلح 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

سب سے پہلے تو میں آج آپ کو اور دنیا میں پھیلے ہوئے تمام احمدیوں کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ مجھے اداروں کی طرف سے بھی، جماعتوں کی طرف سے بھی، افراد کی طرف سے بھی مبارکباد کے پیغام آ رہے ہیں۔ ان سب کو مبارک ہو اور جماعت کو مبارک ہو اور اس دعا کے ساتھ یہ مبارکباد ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے پہلے سے بڑھ کر اس سال کو اپنی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کا سال بنا دے۔ اور یہ دعا ہر احمدی کی یقیناً ہے اور ہونی چاہئے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کی خواہش اور دعا کئے بغیر یہ مبارکباد دیتے ہیں تو صرف رسماً مبارکباد دینا تو بے فائدہ ہے اور دنیا داروں کی باتیں ہیں۔ لیکن یہ خواہش بھی بے کار ہوگی اور دعا بھی لا حاصل ہوگی اگر ہم اپنی اُن صلاحیتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے بروئے کار نہ لائیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں ودیعت فرمائی ہوئی ہیں۔ اُن باتوں پر عمل کرنے کی کوشش نہ کریں جن پر عمل کرنے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے۔

ہمارا صرف نئے سال کی رات کو اجتماعی نفل پڑھ لینا کافی نہیں ہے، اگر ہمیں ان نوافل کی ادائیگی کے ساتھ یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ اب ہم نے حتی الوسع یہ کوشش کرنی ہے کہ نوافل کی ادائیگی کرتے رہیں۔ اپنی عبادت کے معیار کو بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بہتر بنانا ہے اور اپنی عملی زندگی میں ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ ہم نے دو دن پہلے اپنے نئے سال کا آغاز کیا ہے اور ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی کوشش کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو۔ اگر نہیں ہے تو خدا کرے کہ ہماری یہ سوچ ہو جائے۔ یہی سوچ ہے جو اللہ تعالیٰ کے گزشتہ فضلوں کا بھی شکر گزار بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے ہم پر جو احسانات اور انعامات کئے ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بناتی ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور ہمارا خالص ہو کر جھکنا ہی ہماری زندگی کا مقصد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے۔ پس یہ روح ہے جو ہماری ان مبارکبادوں کے پیچھے کارفرما ہونی چاہئے۔

جب ہم گزشتہ سال کا جائزہ لیتے ہیں تو جماعتی لحاظ سے جہاں بعض مشکلات بھی ہیں لیکن پھر بھی 2013ء کا سال ہمیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل دکھاتا ہوا نظر آتا ہے۔ پس اگر ہم نے یہ فضل جاری رکھنے ہیں تو عاجزی، محنت اور دعا کے ساتھ ان فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر اُن لوگوں کو جن کے سپرد بعض جماعتی خدمات ہوئی ہوئی ہیں۔ وہ خاص طور پر اس بات کو مدّنظر رکھیں کہ یہ فضل جذب کرنے کے لئے ہمیں عاجزی، انکساری اور دعا اور محنت کی ضرورت ہے۔

بعض لوگ اس بات پر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہمیں جماعت میں اتنے عہدوں پر کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ بے شک یہ فقرہ اُن کے منہ سے نکلتا ہے کہ کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے لیکن اس کام کی توفیق کا حق تب ادا ہوگا جب ذہن کے کسی گوشے میں بھی عہدہ کا تصور پیدا نہ ہو بلکہ خدمتِ دین کا تصور پیدا ہو۔ خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی سمجھیں۔ یہ خیال دل میں رہے۔ اپنی اَنا، فخر اور رعونت اور اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھنے کا خیال بھی دل میں پیدا نہ ہو۔ جو لوگ اس سوچ کے ساتھ کام کرتے ہیں اور عاجزی

کو ہر وقت اپنے سامنے رکھتے ہیں، اُن کے کاموں میں اللہ تعالیٰ پھر بے انتہا برکت بھی ڈالتا ہے۔ اُن کے ساتھ کام کرنے والے بھی بھرپور طریق سے اُن کے مددگار بن کر جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور افرادِ جماعت بھی اُن کی ہر بات کو دل کی خوشی سے قبول کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے تمام عہدیدار یا خدمت سرانجام دینے والے بھی اپنے آپ میں یہ عاجزی، انکساری، اخلاص، محنت اور دعا کی حالت پیدا کرنے والے ہوں اور پہلے سے بڑھ کر پیدا کرنے والے ہوں۔ اور جب یہ ہوگا تو تبھی وہ یقیناً خلیفۂ وقت کے بھی سلطانِ نصیر بننے والے ہوں گے۔ اور افرادِ جماعت بھی وفا کے ساتھ سلسلہ کے کاموں کو ہر دوسرے کام پر مقدم کرنے والے ہوں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہمیشہ دیکھتے چلے جانے والے ہوں۔

جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ اُس کام کو آگے بڑھانا ہے جو اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کا آپ کے سپرد ہوا ہے۔ بکھرے ہوئے مسلمانوں کو اکٹھا کرنا ہے۔ دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام جماعت سرانجام دے رہی ہے۔ مشنز کی تعمیر، مساجد کی تعمیر، تبلیغ کا کام، لٹریچر کی تیاری اور اشاعت، مبلغین اور مربیان کو تیار کرنا اور میدانِ عمل میں بھیجنا، یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کر رہی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا، اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہماری زندگی کا مقصد عبادت کرنا ہے۔ اور ایک مسلمان مرد پر نماز باجماعت فرض ہے اور باجماعت نماز کے لئے مساجد اور مناسب جگہوں کی تعمیر اور انتظام بھی بڑا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو بے شمار فضل گزشتہ سال جماعت پر فرمائے، اُن میں سے یہ بھی ایک بہت بڑا فضل ہے کہ دنیا میں ہمیں مساجد بنانے کی توفیق ملی اور مساجد کو آباد کرنے کی توفیق ملی۔ گو کہ یورپ میں بھی اور آسٹریلیا میں بھی، فار ایسٹ (Far East) میں بھی اور باقی علاقوں میں بھی لیکن افریقہ اور انڈیا میں خاص طور پر اس سلسلے میں بہت کام ہوا ہے۔ اس کا مختصر جائزہ بھی میں پیش کر دیتا ہوں۔

2013ء کے سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 136 باقاعدہ مساجد اور انڈیا میں بعض چھوٹے چھوٹے گاؤں میں فوری طور پر لکڑی اور ٹین سے عارضی مسجدیں یا شیڈ (Shed) بنائے گئے ہیں ان کی تعداد 22 تھی۔ اور 258 نئی مساجد ملیں۔ یہ مساجد اس طرح ملیں کہ تبلیغ کا جو کام جماعت کر رہی ہے، اُس کے ذریعہ سے جو ائمہ جماعت میں شامل ہوئے اُن کے ساتھ اُن کی مساجد بھی آئیں اور لوگ بھی شامل ہوئے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا زیادہ کام افریقہ اور انڈیا میں ہوا ہے۔ 158 مساجد کی جو میں نے بات کی ہے ان میں سے 102 باقاعدہ مساجد افریقہ میں بنی ہیں اور انڈیا میں مسجد کے لئے 22 شیڈ (Shed) اس لئے بنائے گئے ہیں تا کہ فوری ضرورت پوری ہو۔ اور افریقہ میں اس وقت 41 مساجد زیرِ تعمیر ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس سال باقی ممالک میں بھی مسجدیں تعمیر ہوئیں اور ہو بھی رہی ہیں۔

اسی طرح مشن ہاؤسز ہیں۔ 121 مشن ہاؤسز، مرکز تعمیر ہوئے جن میں سے 77 افریقہ میں اور پانچ انڈیا میں۔ انڈیا بھی کافی وسیع ملک ہے اور افریقہ تو براعظم ہے۔ اُس میں بھی ایسٹ اور ویسٹ میں زیادہ تر ہمارے چھ، سات، آٹھ ممالک ہیں، جہاں جماعت پھیل رہی ہے اور بڑی تیزی سے وہاں کام ہو رہا ہے۔

پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ہمارا کام اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کا پرچار کرنا ہے تا کہ دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پتہ چلے اور ہمارے مبلغین اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ جب مختلف ممالک میں میرے دورے ہوتے ہیں تو اُن کے ذریعہ سے بھی ایک حد تک جماعت کا تعارف ہوتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کا دنیا کو پتہ چلتا ہے اور پھر اس تعارف کو بڑھاتے ہوئے جو مبلغین ہیں، ان میں بعض تو ایسے ہیں جو مستقل ملکی اخباروں میں کالم لکھتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو میرے خطبات کے حوالے سے اخباروں میں اسلام کی تعلیم کے بارے میں مستقل کالم لکھ رہے ہیں۔ تو یہ پیغام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہا ہے اور گزشتہ سال میں اس کو بہت زیادہ وسعت ملی ہے۔

دورے کی میں نے بات کی ہے۔ پہلے دوروں کے بعد مَیں بتا بھی چکا ہوں کہ امریکہ میں جو مَیں نے پچھلے سال دورے کئے اُس میں مجموعی طور پر بارہ ملین سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ کینیڈا کے دورے میں دو شہروں کے دورے کئے اور ساڑھے آٹھ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ان دونوں ممالک میں اس طرح مجموعی طور پر تقریباً دو کروڑ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس لحاظ سے بھی بے شمار فضل ہیں کہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کے نئے سے نئے راستے کھل رہے ہیں۔

میرے دوروں کے ذریعہ جیسا کہ میں نے کہا کہ پیغام پہنچانے کے نئے راستے کھلے ہیں اور اُنہیں پھر مبلغین نے مزید وسعت دی ہے۔ جو active مبلغ ہیں اُن کو ایک لگن ہے، وہ پھر اس کام کو آگے بڑھاتے ہیں اور اس میں پھر اُن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابیاں بھی مل رہی ہیں۔ اسی طرح جرمنی کے دوروں کے دوران، گزشتہ سال میں نے شاید دو دورے کئے تھے، مساجد کے سنگِ بنیاد رکھے اور جلسے میں شامل ہوا تھا تو وہاں اخباروں اور ریڈیو سٹیشنز اور ٹی وی چینلز نے جو کوریج دی ہے وہ صرف جرمنی تک ہی نہیں، بلکہ اُس میں آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کے مشترکہ ٹی وی چینل بھی تھے۔ اور اس طرح مجموعی طور پر جو جرمنی کے سفر ہوئے ان میں چار ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ پھر سنگاپور ہے، آسٹریلیا ہے، نیوزی لینڈ ہے، جاپان ہے۔ ان کے دورے کے دوران وسیع پیمانے پر میڈیا نے کوریج دی اور جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ تین کروڑ افراد تک پیغام پہنچا۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ انسانی کوشش سے یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ انسانی کوشش کا تو یہ حال ہے کہ آسٹریلیا میں جو ہمارے سیکرٹری خارجہ تھے یا پریس کے ساتھ ان کا تعلق تھا، انہوں نے وہاں کا جو صوبائی اخبار تھا اُس کے نمائندے کو ایک انٹرویو لینے کے لئے کہا۔ اُس نے کہا مَیں انٹرویو کے لئے آ جاؤں گا اور عین وقت پر اُس نے معذرت کر لی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ اُس نے معذرت کی اور پندرہ منٹ کے بعد جو وہاں کا نیشنل اخبار ہے اُس سے رابطہ ہوا اور اس طرح لگتا تھا کہ وہ نمائندہ اس انتظار میں بیٹھا ہے کہ کب مجھے پتہ لگے کہ آسٹریلیا کا میرا دورہ ہے اور کب میں آؤں، اور پندرہ منٹ کے نوٹس کے بعد وہ پہنچ گیا۔ تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی تائیدات اور نصرت کے نظارے ہمیں دکھاتا ہے۔ ورنہ اُن کو امید نہیں تھی کہ اتنے شارٹ نوٹس پر کوئی نمائندہ آئے گا اور انٹرویو لے گا اور وہ بھی نیشنل اخبار کا نمائندہ اور پھر نیشنل اخبار میں اس کی اشاعت بھی ہو جائے گی۔

جرمنی کی تاریخ میں بھی پہلی مرتبہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی۔ آسٹریلیا کے ٹی وی کے نیشنل اور انٹرنیشنل چینل جو ہیں اُن پر خبریں نشر ہوئیں اور جیسا کہ پہلے بھی میں نے بتایا تھا چھیالیس ممالک میں یہ خبر گئی۔ نیوزی لینڈ کے نیشنل ٹیلیویژن نے خبر دی۔ اُن کا ماؤری جو قبیلہ ہے اُن کے ٹی وی چینل نے خبریں دیں۔ جاپان کا ایک اخبار ہے جس کی سرکولیشن بیس ملین یا دو کروڑ ہے، انہوں نے میرا انٹرویو لیا اور خبر دی، پھر یہی نہیں بلکہ انہوں نے بعد میں وہاں کے مشنری انچارج کا بھی انٹرویو لیا اور دوبارہ پھر خبر شائع کی اور اسلام کے متعلق سوالات کئے۔ اور وہاں جو ہماری مسجد بن رہی ہے، پہلی مسجد ہے، اُس کے بارے میں بھی خبریں شائع کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی جگہ مل گئی ہے جو بڑی اچھی وسیع جگہ ہے اور ایک ہال بھی اُس میں تعمیر ہوا ہوا ہے۔ اور اتفاق یہ ہے کہ ہال کا رُخ جو ہے وہ بالکل قبلہ رُخ ہے۔ اس لئے وہاں اُس کو بدلنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بہرحال اس مسجد کے بننے سے جاپان میں بھی اسلام کا تعارف احمدیت کے حوالے سے بڑھ رہا ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مسجد اور دورے کی وجہ سے صرف یہ نہیں کہ وقتی طور پر توجہ پیدا ہوئی اور قصہ ختم ہو گیا، بلکہ بعد میں بھی وہاں انہوں نے مشنری کا انٹرویو لیا اور اُس سے جو پہلے خبریں لگی تھیں یا دی گئی تھیں اُن میں مزید وسعت پیدا ہوئی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل بے شمار ہیں۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے دنیا میں میرے دوروں کی وجہ سے اٹھارہ کروڑ چھبیس لاکھ تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اسی طرح اس سال میں دس سو اٹھاسی اخبارات کے ذریعہ سولہ کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اُس نے اتنے وسیع پیمانے پر احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کا انتظام فرمایا۔

افریقہ کے ممالک میں جو کام ہو رہا ہے اس کے علاوہ ہے۔ وہاں بھی بڑے وسیع پیمانے پر کام ہو رہا ہے۔ میڈیا کے ذریعہ سے وہاں کروڑوں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ گھانا میں وہاں کے سرکاری ٹی وی نے جو گھانا براڈکاسٹنگ کارپوریشن کا ٹی وی ہے، ہمارے ایم ٹی اے کے پروگرام دینے شروع کئے ہیں۔ جب 2013ء کا جلسہ ہوا ہے تو اُس کے پروگرام انہوں نے دکھائے اور یہ جو پروگرام ہیں یہ سیٹلائٹ کے ذریعہ گھانا کے علاوہ ہمسایہ ملکوں میں بھی جا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے راستے کھول رہا ہے۔

اس سال میں جو میری مختلف ریسپشنز ہوئی ہیں اُن میں شامل ہونے والے بھی بڑے متاثر ہوئے۔ پڑھا لکھا طبقہ جو سیاستدان اور پالیسی بنانے والے تھے اُن کو جب اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتہ چلا تو اُن کے لئے یہ تصور بالکل نیا تھا۔ جبکہ یہ تصور نہیں، تعلیم ہے اور حقیقت ہے۔ اُن کے لئے بڑی حیرت والی بات تھی

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

کہ اسلام کی اس طرح کی تعلیم بھی ہے۔ پس کن کن فضلوں کو انسان گنے۔

بعض منافق طبع لوگ اس بارے میں یہ بھی باتیں کر دیتے ہیں کہ یہ فلاں کے ذریعہ سے ہوا یا اتنا خرچ کیا گیا تو ہوا۔ بہرحال جماعت میں چند ایک لوگ ہی ایسے ہیں۔ نہ تو اس جماعت کے پیغام پہنچانے کے لئے کسی شخص کی ضرورت ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور نہ خرچ کیا جاتا ہے جس طرح لوگوں میں بلاوجہ کی افواہیں پھیلانے والے بعض پھیلا دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے بھی جماعت کے افراد کو ہشیار ہونا چاہئے۔ یہ منافق لوگ بڑے طریقے سے باتیں کرتے ہیں۔ اتنے وسیع پیمانے پر جیسا کہ میں نے بتایا ہے کسی شخص کی کوشش سے یہ کام نہیں ہوسکتا۔ یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو ہم جتنی بھی کوشش کر لیتے یہ کبھی نہ ہوتا۔ بلکہ اب تو میں نے مختلف سفروں میں یہ دیکھا ہے کہ بعض بڑے لوگ ہیں جن سے ملنے کی لوگ بڑی خواہش کرتے ہیں، انہوں نے ملنے کا کہا لیکن میں نے کسی وجہ سے انکار کر دیا تو اُس کے بعد انہوں نے بڑی لجاجت سے بار بار ملنے کی خواہش کی اور ہماری جماعت کے افراد اس بات کے گواہ ہیں۔ اس لئے یہ وہم کسی کے دل میں آنا کہ کسی کے ملنے سے ہماری جماعت کا پیغام دنیا میں پہنچتا ہے یا کسی شخص کے ذریعہ سے پیغام پہنچتا ہے، یہ انتہائی غلط تصور ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہیں کہ ’’مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘۔ کسی شخص نے نہیں پہنچانا۔

پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ نہ ہم نے کسی دنیاوی آدمی اور لیڈر سے کچھ لینا ہے، نہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے وہی ہمارا مولیٰ ہے اور وہی ہمارا مددگار ہے جو جماعت کی ترقی کے غیر معمولی نظارے ہمیں دکھا رہا ہے۔

افریقہ میں اس ترقی نے نام نہاد علماء اور بعض لیڈروں کو بہت سخت پریشان کیا ہوا ہے۔ وہ اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ دنیا خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو رہی ہے بلکہ اُن کو یہ فکر ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے یہ لوگ حقیقی مسلمان بن رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں وہاں افریقہ میں بڑی کوشش ہوتی رہی کہ یہ کیا ہو رہا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے مسلمان بن رہے ہیں۔ ہم تو جو اسلام پھیلانا چاہتے ہیں وہ تو سختی اور دہشت گردی کا اسلام ہے۔ یہ لوگ تو مسلمان ہو کے فتنہ وفساد سے دُور ہو رہے ہیں۔ نام نہاد جہاد سے کنارہ کشی اختیار کر رہے ہیں۔ اور یہی بات ہے جو ان دنیاوی لیڈروں کو بہت زیادہ چُبھتی ہے یا علماء کو چُبھتی ہے۔

ہمارے ٹوگو کے مبلغ بیان کرتے ہیں کہ وہاں آیاکوپے (Ayakope) ایک جگہ ہے اُس کے دورے پر گئے تو وہاں کے نومبائعین نے بتایا کہ یہاں کچھ دن پہلے مسلمانوں کا ایک گروہ آیا تھا اور ہمیں کچھ کھانے پینے کی چیزیں دیں اور کہنے لگے کہ ہم آپ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ تو ہم نے کہا آپ ہمیں دعوت دے رہے ہیں یا لالچ دے رہے ہیں۔ ہمیں چیزیں دے کر آپ چاہتے ہیں کہ ہم اسلام قبول کر لیں۔ ہم ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیونکہ ہمارے پاس جماعت احمدیہ والے آئے تھے اور انہوں نے ہمیں اسلام کی تبلیغ کی اور ہم نے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا ہے اور ہمیں کسی قسم کا لالچ بھی نہیں دیا اور وہ اب ہمیں یہ خوبصورت تعلیم سکھا بھی رہے ہیں۔ ہمارے بچوں کو نمازیں بھی پڑھنا سکھا رہے ہیں، قرآنِ کریم پڑھنا بھی سکھا رہے ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے یہ چیزیں نہیں لیں گے۔ آپ یہ چیزیں واپس لے جائیں۔ آپ جو اسلام پیش کر رہے ہیں ہم اس کو قبول کرنے کو تیار نہیں۔ ہم تو اُس حقیقی اسلام کو قبول کریں گے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور جس کی تبلیغ آج جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ اور اس کے بعد پھر وہ ایمان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھے ہیں۔ اب اُن نومبائعین نے وہاں اپنی ایک مسجد بھی بنالی ہے۔

اسی طرح مبلغ نائیجر لکھتے ہیں۔ برنی کونی شہر میں ایک چھوٹا سا گاؤں بٹورو (Botoro) ہے، وہاں جب تبلیغ کی گئی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گاؤں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔ فوری طور پر بچوں کے لئے یسرنا القرآن کلاسز جاری کر دی گئیں۔ امام صاحب کا ریفریشر کورس جاری کر دیا گیا اور تربیتی پروگرام بنائے گئے۔ جب یہ اطلاع وہاں وہابی مولوی، امام تک پہنچی تو فوری طور پر وہ مولویوں کا ایک گروپ لے کر اس گاؤں میں پہنچ گیا اور تقریر شروع کر دی کہ یہ کافر ہیں۔ آپ جماعت کا انکار کر دیں۔ ہم آپ کو مسجد بھی بنا کے دے دیں گے۔ گاؤں کے چیف نے اُسے کہا کہ میں پیدائشی مسلمان ہوں اور اب عمر کے آخری حصہ میں ہوں۔ میں نے کبھی اپنے گاؤں کی بچی کو قرآنِ کریم پڑھتے اور اسلامی باتیں کرتے نہیں دیکھا۔ مگر یہ جماعت احمدیہ کی برکت ہے کہ میری چھوٹی بچیاں مجھے دعائیں اور حدیثیں سناتی ہیں۔ اس لئے اس پہلی دفعہ کی تو میں تمہیں معافی دیتا ہوں جو تم شور مچا رہے ہو۔ اگر آئندہ اِدھر کا رُخ کیا تو گاؤں کے لڑکوں سے تمہاری پٹائی کروا دوں گا۔ مولویوں نے یہ بات سنی تو فوراً (ہوتے تو ڈرپوک اور بزدل ہیں) گاڑی میں بیٹھے اور وہاں سے بھاگ گئے۔

بورکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ بنفورا ریجن کی ایک جماعت نیاکارا (Niankara) ہے۔ وہاں کے گاؤں میں دو سو دس افراد ہیں جو اس سال بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ اس گاؤں کے دو خاندان ایسے ہیں جن کا تعلق انصارِ دین فرقہ سے ہے۔ انہوں نے خوب زور لگایا اور انفرادی ملاقاتیں کر کے احمدی افراد کو مجبور کیا کہ جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں اور انصارِ دین فرقے سے اپنا تعلق جوڑیں۔ لیکن احمدی افراد نے ان باتوں پر کان نہیں دھرے بلکہ ہمیں بتایا کہ ہم پر بڑا دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کو چھوڑ دیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ جس قدر احمدیوں کی تبلیغ و تربیت نے ہمیں مطمئن کیا ہے، ہم احمدیت سے الگ ہو کر پھر اندھیروں میں واپس نہیں جانا چاہتے۔ اور انہوں نے باقاعدہ چندے بھی دینے شروع کر دیئے ہیں۔

اسی طرح بینن کی ایک جماعت کوجرومیدے ہے، چھوٹا سا گاؤں ہے کوجرومیدے (Kodjromede)۔ وہاں کے ایک شخص کریم نامی نے بیعت کی تھی۔ دو تین ماہ گزرنے کے بعد اس نے مولویوں کے زیرِ اثر آ کر مخالفت شروع کر دی تو ایک دن معلم نے امیر جماعت کو بتایا کہ اس شخص نے جماعت کے خلاف سخت بدزبانی کی ہے تو انہوں نے اُسے کہا کہ کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر ایک مرتد ہوگا تو وہ اپنے فضل سے ایک جماعت عطا فرمائے گا۔ کہتے ہیں کہ اُسی دن یہ معلم صاحب اور امیر صاحب اکونوپے (Akonopey) گاؤں ہے، اُس کا جو بادشاہ ہے، جو چیف ہے وہ مقامی بادشاہ کہلاتے ہیں، اُن کو تبلیغ کرنے گئے تو وہ اللہ کے فضل سے احمدی ہو گیا۔ پھر ایک واگا (Waga) گاؤں ہے، اُس گاؤں کے بھی دو آدمی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کہا آپ ہمارے گاؤں میں بھی آئیں اور تبلیغ کریں تو مغرب کی نماز اُن کے گاؤں میں ادا کی اور تبلیغ کی تو بتیس افراد نے احمدیت قبول کر لی۔ اس طرح گاؤں میں ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اور وہی شخص جو بدزبانی کیا کرتا تھا وہ پولیس کو کسی مقدمے میں مطلوب تھا، اس کی وجہ سے وہ گاؤں چھوڑ کے چلا گیا۔

پھر نائیجیریا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ کیمرون کا علاقہ وومبا (Foumban) کٹّر مسلمانوں کی اکثریت کا علاقہ ہے۔ پہلی بار وہاں جلسہ یومِ خلافت منعقد کیا گیا۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی وہاں کیمرون میں پاکستان سے آنے والے تبلیغی گروپ نے احباب جماعتِ احمدیہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کی۔ جلسہ یومِ خلافت کی خبریں چونکہ ٹی وی اور ریڈیو پر گاہے بگاہے نشر ہو رہی تھیں اس لئے اُن تک بھی اس کی خبر پہنچ گئی۔ چنانچہ تبلیغی جماعت کا چوبیس افراد پر مشتمل ایک گروپ جس میں دس افراد براستہ کینیا اور پندرہ افراد کیمرون اور چاڈ کے بارڈر کے ذریعہ وہاں آئے۔ اس شہر میں خدا کے فضل سے اب جماعت کی اکثریت ہے۔ یہاں کے چیف امام اور اُن کے نائبین امام مع اپنے احباب کے تین سال قبل احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ تو یہ گروپ جو آیا انہوں نے ہمارے معلم کے ذریعہ رابطہ پیدا کیا۔ یہ وہی معلم صاحب ہیں جن کے ذریعہ سے یہاں جماعت کا پودا لگا تھا، گھر گھر پیغام پہنچا تھا۔ اُس معلم کی بابت اس تبلیغی جماعتی گروپ نے دریافت کیا۔ جس پر معلم صاحب کی اہلیہ نے ان کو بتایا کہ معلم صاحب شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس پر یہ لوگ وہاں سے شہر کی سینٹرل مسجد میں پہنچے اور یہ جو مسجد ہے یہ اللہ کے فضل سے بڑی مسجد ہے اور جماعت احمدیہ کی مسجد ہے۔ یہاں انہوں نے چیف امام سے کہا کہ ہم یہاں تبلیغ کرنا چاہتے ہیں اور آپ سب احباب کو جماعت احمدیہ کے متعلق حقائق بتانا چاہتے ہیں۔ اس پر ہمارے چیف امام نے ان سے کہا کہ اگر آپ نے جماعت احمدیہ کے خلاف بات کرنی ہے تو میں یہ آپ کو بتا دوں کہ یہ مسجد جہاں آپ کھڑے ہیں یہ جماعت احمدیہ کی مسجد ہے اور ہم سب خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مسلمان ہیں۔ اس لئے آپ کو ایسا کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے اور آپ سب احباب یہاں سے جا سکتے ہیں۔ بہرحال پولیس کو بھی اطلاع کر دی گئی اور انہوں نے اُن کو شہر سے نکال دیا۔

اسی طرح آج کل ساؤتھ افریقہ میں پاکستانی مولوی اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں۔ پاکستان سے بیس مولویوں کا ایک گروپ ہے۔ دہلی انڈیا سے بھی آئے ہوئے ہیں، سعودی عرب سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ ایک گروہ میں وہاں کے مقامی لوگ بھی ہیں۔ جو مسلم جوڈیشل کونسل کے زیرِ اہتمام کانفرنس میں جماعت کی مخالفت میں پروگرام بنا رہے ہیں۔

سیرالیون کی بھی یہی رپورٹ ہے۔ سیرالیون میں پاکستان سے تبلیغی مُلّاں اور مصر سے الازہر یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے مُلّاں اور سیرالیون سے سعودی عرب جا کر تعلیم حاصل کرنے والے، سعودیہ کے خرچ پر

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سینکڑوں کی تعداد میں لوگ یہاں پر پہنچے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ تقریباً ہر فلائٹ پر کافی تعداد میں لوگ آ رہے ہیں اور شہروں اور دیہاتوں میں جا کر جماعت احمدیہ اور شیعہ احباب کے خلاف لوگوں کو اکساتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ تبلیغ کریں، صرف فتنہ وفساد پیدا کرنا (مقصد) ہے۔ بلکہ اب وہاں ایک افریقہ عرب summit میں بہت بڑی رقمیں افریقہ کے لئے بھی اور خاص طور پر سیرالیون کے لئے بھی، اُن کی ترقی کے نام پر اور سکول کھولنے کے نام پر مخصوص کی گئی ہیں، اور یہ باتیں اخباروں میں وہاں آ رہی ہیں کہ یہ بنا کے دیں گے، وہ بنا کے دیں گے۔ لیکن ہمیشہ کی طرح، پہلے بھی کئی دفعہ اس طرح ہو چکا ہے کہ جاتے ہیں، پیسوں کا اعلان کرتے ہیں، اُس کے بعد یا امداد آتی نہیں، یا آپس میں کھا پی جاتے ہیں اور قصہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہی انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بھی انجام ہو گا۔

بہر حال جوں جوں جماعت ترقی کر رہی ہے، جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں، یہ مخالفتیں بھی تیز ہو رہی ہیں اور ہوں گی۔ ان کی ہمیں کوئی فکر نہیں ہے، نہ ہونی چاہئے۔ آخر کار ان کی تقدیر میں ناکامی اور نامرادی لکھی ہوئی ہے۔ لیکن ہمیں جس بات کی فکر کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے، ان مخالفتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم اپنے ایمانوں میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا کریں۔ پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کی کوشش کریں۔ پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ دعاؤں کے ساتھ اس سال کو بھر دیں، درود و استغفار پر اس قدر توجہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر رحمت کی نظر ڈالتے ہوئے اپنے فضلوں کو ہم پر وسیع تر کرتا چلا جائے۔ دشمن کے مکروں کو اُن پر الٹا دے۔ ہر مخالف کو اور ہر مخالفت کو ہوا میں اُڑا دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پہلے سے بڑھ کر ہم پر نازل ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا، دعا ہی کے ذریعہ سے ہو گا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں‘‘۔ (سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صاحب صفحہ 519-518)

پس یہی ہتھیار ہے جو ہم نے بھی استعمال کرنا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اس کو صحیح طور پر استعمال کرنے والے ہوں۔

آج جنوری کا پہلا جمعہ ہے اور روایت کے مطابق وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان بھی اس جمعہ کو ہوتا ہے اور گزشتہ سال میں اللہ تعالیٰ کے جو فضل ہوئے ہیں، جو وقفِ جدید کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے کئے اور کر رہا ہے، اُن کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ کچھ کا تو میں نے ذکر کیا ہے۔ افریقہ میں وقفِ جدید کے چندے کا بہت سا استعمال ہوتا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس چندے کی رقم بھی وہاں تبلیغی میدان میں آگے بڑھنے کا، مسجدیں بنانے کا اور دوسری چیزیں کرنے کا ایک ذریعہ بن رہی ہے۔

پس اب مَیں اس ضمن میں مزید میں کچھ کہوں گا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ وقفِ جدید کی تحریک پہلے صرف پاکستان میں ہوتی تھی اور خلافتِ رابعہ کے وقت میں پاکستان سے باہر کی جماعتوں میں یہ تحریک کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے کی تا کہ افریقہ اور بھارت میں جماعت کے کاموں کو مزید وسعت دی جائے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ گزشتہ ایک سال میں افریقہ اور بھارت میں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر ہوئی اور کچھ خریدے بھی گئے ہیں، اس کے علاوہ تبلیغی سرگرمیاں ہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ بیشک ان ممالک میں رہنے والے احمدی بھی اپنی اپنی بساط کے مطابق غیر معمولی طور پر مالی قربانیاں کر رہے ہیں لیکن اُن کی غربت کی وجہ سے وہ اتنی زیادہ قربانی نہیں کر سکتے کہ تمام اخراجات پورے کر سکیں۔ اس لئے امیر ملکوں کا جو چندہ وقفِ جدید ہے، یہ خاص طور پر افریقہ اور بھارت میں خرچ کیا جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ ان ملکوں کے لوگ بھی ایک جذبے کے تحت چندے دیتے ہیں۔

ہمارے گنی کناکری کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی نوجوان محمد ساکو نے بتایا کہ میری شادی کی تاریخ طے ہو گئی تھی اور گھر میں اتنی رقم نہیں تھی کہ شادی کی تیاریاں کی جا سکیں اور جہاں سے رقم آنے کی امید تھی، وہاں سے مسلسل مایوسی ہو رہی تھی۔ اس دوران چندوں کا مطالبہ ہوا تو جو رقم گھر میں موجود تھی وہ چندے میں ادا کر دی۔ اس پر اس کی منگیتر نے بڑا شور مچایا کہ یہ تم نے کیا کیا۔ جو معمولی رقم تھی وہ چندے میں دے دی۔ تو یہ نوجوان کہتے ہیں کہ میں نے اُسے کہا کہ خدا کے فضل سے مَیں ایک ایماندار شخص ہوں اور خدا پر یقین رکھنے والا شخص ہوں اس لئے گھبراؤ نہیں، اللہ تعالیٰ خود ہماری مدد فرما دے گا اور خدا کی راہ میں دیا ہوا کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ اگلے روز ہی جب وہ کام پر گئے تو اُن کو وہ ساری رقم مل گئی جو ایک لمبے عرصے سے رُکی ہوئی تھی۔ اور جب شام کو گھر لا کر انہوں نے دی تو لوگ حیران رہ گئے کہ کس طرح (اتنی) جلدی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔

پھر قربانی کے بھی یہ لوگ کیسے کیسے ذریعہ اختیار کرتے ہیں۔ بینن سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ سال کے شروع میں ان کے ریجن کوتونو کے اٹلانٹک ایریا میں اس قدر بارشیں ہوئیں کہ لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئیں اور وہاں قحط سالی کا سال بن گیا۔ سب کچھ ڈوب گیا۔ افراد کے پاس چندہ تو کیا کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں بچا۔ اس صورت حال میں تبدیلی کے لئے انہوں نے مجھے بھی دعا کے لئے لکھا، اور پھر وہاں کی ایک جماعت نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر ہماری فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، دیہاتی جماعتیں تو چندہ اُسی پر دیتی ہیں، تو اس بار ہم یوں کریں گے کہ جو فصلیں ہم لگائیں گے اُس میں ایک پلاٹ یا کھیت یا جو کچھ فصل ہے اس میں وہ جماعتی فصل بھی لگائیں گے تا کہ وہ ساری کی ساری چندے پر چلی جائے۔ اس کے بعد انہوں نے وہ فصل لگائی اور خدا تعالیٰ نے اُس میں اتنی برکت ڈالی کہ اُس میں سے تقریباً گیارہ ہزار آٹھ سو فرانک اُن کو آمد ہوئی جو انہوں نے چندے میں دے دی۔

اسی طرح گیمبیا کی ایک خاتون کہتی ہیں کہ جب محصّل ان سے چندہ لینے ان کے گھر آیا تو وہ بار بار گھر کے اندر جاتیں اور اپنے ہر بچے کی طرف سے بھی کچھ نہ کچھ چندے کی رقم لے آتیں۔ مبلغ نے بتایا کہ یہ دیکھ کر اُن کے بچے بھی اندر گئے اور اپنے گلّوں سے جو بھی معمولی رقم نکلی وہ پیش کر دی اور کہتے تھے کہ ہم کیوں ثواب سے پیچھے رہیں۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ بچوں کے دلوں میں بھی چندوں کی اہمیت ڈالتا ہے۔

اسی طرح گیمبیا کی ایک نومبائعہ ہیں، وہ کپڑا دھونے کا صابن لینے جا رہی تھی تو رستے میں اُسے معلوم ہوا کہ اس طرح چندوں کی تحریک ہوئی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ ہر شخص چندہ دے چاہے وہ تھوڑا سا ہی دے۔ اس پر انہوں نے وہ جو پیسے تھے وہ (چندہ میں) دے دیئے اور کہہ دیا کہ صابن کا انتظام اللہ تعالیٰ آپ ہی کر دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایسا انتظام کیا کہ دو دن کے بعد اُن کے ہاں ایک مہمان آیا اور صابن کا پورا کارٹن اُن کو تحفہ دے گیا۔

اسی طرح بینن کی ایک خاتون جو بڑی چُھپ کے نیکیاں بجا لانے والی ہیں اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اُن کا چندہ بھی خاصا معیاری تھا مگر پھر بھی سال کے اختتام پر اُن سے جب رابطہ کیا گیا تو وہ سنتے ہی اپنے اوپر خدا کے فضلوں کو گننے لگیں اور اپنی طرف سے مزید ایک لاکھ فرانک سیفا چندہ دے دیا۔ اس دوران جب اُنہیں بتایا گیا کہ ان کے فلاں بیٹے کی طرف سے بھی چندے کا انتظار ہے تو فوراً اُس کی طرف سے بھی تیس ہزار ادا کر دیئے۔ بیٹی کا علم ہوا تو اُن کی طرف سے بھی خود ہی دینے لگیں۔ اسی طرح جب اُن کو بتایا گیا کہ آپ کی ایک بیٹی کا معمولی چندہ باقی ہے تو وہ بھی اُنہوں نے ادا کر دیا۔ تو اس طرح کے لوگ بھی ہیں جو اپنی تمام خواہشات کو ختم کر کے چندوں کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اُس کی ادائیگی کرتے ہیں۔

اسی طرح تنزانیہ کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ جو نادہند تھے، اُن کو جب کہا گیا تو انہوں نے فوراً اپنے چندے دینے شروع کر دیئے۔ اُن کی ضروریات زیادہ تھیں لیکن بعضوں نے ضروریات کو پسِ پشت ڈالا اور چندوں کی طرف توجہ دی۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ ہمارے معلم عبدالقادر نے چندے کی تحریک کی اور اس کی اہمیت میں بتایا کہ چندہ دینے میں بڑی برکت ہوتی ہے۔ وہاں کے امام صاحب بڑے غریب آدمی تھے۔ سائیکل خریدنے کی بھی اُن میں استطاعت نہیں تھی، اُس نے پوچھا کتنا چندہ چاہئے۔ معلم صاحب نے بتایا کہ جو اللہ نے توفیق دی ہے۔ اُس کے مطابق دے دیں۔ لیکن یہ بتایا کہ جو بھی آپ نے دینا ہے کوشش کریں کہ پھر اُس میں کمی نہ آئے۔ امام صاحب نے ایک ہزار فرانک ادا کر دیا۔ اور کہتے ہیں ساتھ ہی دل میں یہ سوچا کہ اگر چندے سے برکت والی بات درست ہے تو خدا تعالیٰ اب اس کو سائیکل کے بجائے موٹر سائیکل دے گا۔ چنانچہ ابھی چھ ماہ ہی گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں موٹر سائیکل خریدنے کی توفیق عطا فرمائی اور ایک ہزار چندے کی بجائے انہوں نے پینسٹھ ہزار فرانک چندہ ادا کیا۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

اسی طرح ہریانہ میں ایک احمدی جن کا بجٹ بارہ ہزار روپیہ تھا۔ اُنہیں چندے کی اہمیت کا بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میری تنخواہ تو پچاس ہزار روپیہ ماہانہ ہے۔ اس لئے اس کے مطابق بجٹ تیار کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس کے مطابق ادائیگی شروع کر دی۔

پھر انڈیا کے ایک انسپکٹر وقفِ جدید لکھتے ہیں کہ جموں کشمیر کی ایک خاتون سکول ٹیچر ہیں۔ پورے علاقے میں ان کا چندہ وقفِ جدید سب سے زیادہ ہے۔ اپنی آمد کے لحاظ سے ان کا یہ طریق ہے کہ جب بھی نیا بجٹ بنتا ہے تو پوچھتی ہیں کہ خلیفہ وقت کی طرف سے کیا بجٹ مقرر کیا گیا ہے۔ جب بتایا جاتا ہے تو پہلے سے بڑھ کر وعدہ لکھواتی ہیں اور اپنی اولین فرصت میں اُس کو ادا بھی کر دیتی ہیں۔ اس سال بھی انہوں نے اپنا وعدہ لکھوایا اور اپنے خاوند مرحوم کی جانب سے بیس ہزار روپے مزید بھی ادا کئے۔

پھر وہاں کے انسپکٹر وقفِ جدید لکھتے ہیں کہ آسنور جماعت کے ایک شخص خواجہ صاحب ہیں۔ جب بھی ان کے پاس چندہ لینے کے لئے گئے تو وہ کوئی نہ کوئی واقعہ اپنی ترقی کا سناتے۔ اس مرتبہ اُن کے پاس گئے تو انہوں نے بتایا کہ اُنہوں نے بہت سے غریب دوستوں کو کاروبار سکھایا اور اب وہ لوگ مجھ سے کاروبار میں بہت مقابلہ کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ کاروبار کے مقابلے میں تو میرے سامنے آ گئے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے کاروبار میں ترقی دے، لیکن کاش کہ وہ چندہ دینے میں مجھ سے مقابلہ کریں۔ کہتے ہیں میرا مال تو جب منڈی میں پہنچتا ہے، اگر ریٹ کم بھی ہو تو اللہ تعالیٰ خود بخود اُس کا اچھا ریٹ مہیا کر دیتا ہے۔

تو عورتوں اور مردوں کے بے شمار واقعات ہیں جو مالی قربانیوں کے ہیں اور جس سے چندے کی اہمیت اُن پر واضح ہوتی ہے۔ یہ صرف باہر کے لوگوں کی امداد پر گزارہ نہیں کر رہے بلکہ خود بھی بہت قربانیاں دے رہے ہیں۔ اور حتی الوسع یہ لوگ بھی اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہے ہیں، جیسا کہ ان واقعات سے بھی ظاہر ہے اور یہ سب کچھ ایک احمدی کی اُس روح کے تحت ہے جس کی قرآنِ کریم نے مالی قربانی کے ضمن میں ہمیں تعلیم دی ہے۔ اور جس کی اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس زمانے میں بیان فرمائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مُراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لیے فرمایا: لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) کہ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دُوسرا جزو ہے جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دُوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دُوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 368-367۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں اور اس روح کو سمجھنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

اب گزشتہ سال کا جو جائزہ ہے وہ پیش کرتا ہوں جو چھپن واں سال تھا اور 2014ء کا ستاون واں سال شروع ہو رہا ہے اس کا بھی اعلان کرتا ہوں۔

گزشتہ سال میں جو چھپن واں سال تھا اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید میں چوّن لاکھ چوراسی ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی جماعت نے پیش کی اور یہ گزشتہ سال کے مقابلے پر چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار پاؤنڈ زیادہ تھی۔ اور اس سال برطانیہ کی پوزیشن نمبر ایک ہے۔ اس دفعہ برطانیہ کی پوزیشن نمبر ایک سے مراد یہ ہے کہ پہلے میں پاکستان کی بات کیا کرتا تھا اور پاکستان کو نکال کے پوزیشنیں بتایا کرتا تھا۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ کی پوزیشن پاکستان سے اوپر ہے اور پاکستان کو نکال کے جو یہ مقابلہ ہوتا تھا اب اس لحاظ سے برطانیہ نمبر ایک آ گیا۔ پھر پاکستان نمبر دو، پھر امریکہ پھر جرمنی پھر کینیڈا پھر ہندوستان پھر آسٹریلیا پھر انڈونیشیا پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے اور پھر بیلجیم۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ نے اس سال جو وصولی کی ہے وہ نمایاں اضافے کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام چندہ دینے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ امریکہ اور جرمنی تو اس سے اب بہت پیچھے ہیں۔ ان کو بہت کوشش کرنی پڑے گی اگر انہوں نے آگے نکلنا ہے۔ اور اِن کو بھی اس کو maintain رکھنے کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑے گی کیونکہ جو چھلانگ لگائی ہے، لگتا ہے بہت اونچی چھلانگ لگا دی ہے۔ بعض لوگ شاید مجھے مشورہ دیں کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانے میں بھی پاکستان شاید چندہ تحریکِ جدید میں نمبر دو پر آیا تھا تو انہوں نے باہر والوں کو تحریک کی تھی کہ آپ نے جو عزیز رشتہ دار ہیں آپ اُن کو جو رقم بھیجتے ہیں وہ زائد دے دیں اور چندے کے لئے بھی بھیج دیا کریں۔ اس لئے شاید مجھے یہ مشورہ آئے کہ آپ بھی اس طرح کریں تا کہ پاکستان کا نمبر قائم رہے۔ مَیں یہ نہیں کہوں گا۔ جو نمبر جس کو اللہ تعالیٰ نے دے دیا وہی قائم رہے۔ اب کوشش ہے اپنی کہ کون کون کس طرح کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس لحاظ سے پاکستان کا یہ نمبر بھی بہرحال اُن کا ایک مقام ہے کہ ایک تو وہاں کی کرنسی وہاں کے حالات کی وجہ سے انتہائی devalue ہو چکی ہے اور اُس کے باوجود انہوں نے بڑی قربانی دی ہے۔ اس کے علاوہ عمومی طور پر جو پاکستان کے حالات ہیں کہ کاروبار ختم ہو چکے ہیں۔ پھر پاکستان میں جو احمدی ہیں، اُن کو خاص طور پر نشانہ بنایا جاتا ہے، اُن کے کاروبار متاثر ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود قربانیوں میں ان کا بڑا نمایاں کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔ اُن کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اُن کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔ ذرا سی بھی آسانیاں پیدا ہو گئیں تو جس جذبے کے تحت پاکستان کے احمدی چندہ دیتے ہیں کوئی بعید نہیں کہ وہ خود ہی اگلے سال بغیر کسی بیرونی امداد کے آگے نکل جائیں۔ لیکن بہرحال برطانیہ نے بھی جو چھلانگ لگائی ہے اللہ تعالیٰ اس کو یہ اعزاز مبارک کرے اور سیکرٹری صاحب وقفِ جدید اور امیر صاحب کو اب زیادہ دعاؤں اور کوشش کرنے کی ضرورت ہو گی۔

اُس کے بعد بڑی جماعتوں میں فی کس ادائیگی کے مطابق پہلے تو مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر امریکہ ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ ہے۔ امریکہ کا چندہ 83 پاؤنڈ فی کس ہے۔ نمبر ایک کا 93 پاؤنڈ فی کس ہے۔ سوئٹزرلینڈ کا 61 پاؤنڈ ہے۔ بیلجیم کا 47 پاؤنڈ۔ یو۔کے کا 45 پاؤنڈ۔ تعداد کے لحاظ سے لگتا ہے ان میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی لئے ان کا یہ چندہ بڑھ گیا۔ آسٹریلیا 39 پاؤنڈ۔ فرانس 38 پاؤنڈ۔ کینیڈا 32 پاؤنڈ۔ جاپان 30 پاؤنڈ۔ سنگاپور، جرمنی اور ناروے 29 پاؤنڈ۔

شاملین کی تعداد بھی دس لاکھ چوالیس ہزار سات سو بیس ہے۔ اس تعداد میں زیادہ تر افریقہ کے نومبائعین اور بچے شامل ہوئے ہیں۔ لیکن آئندہ سے افریقہ والے بھی یہ نوٹ کریں کہ جنہوں نے چندے دیئے ہیں، چاہے کوئی دس پینس دینے والا ہی ہو وہ اپنی فہرستیں بھجوایا کریں تا کہ ایک دفعہ پتہ لگے کہ تعداد کے لحاظ سے کس کس جماعت کا کتنا ہے۔

شاملین کی تعداد میں اضافے کے اعتبار سے بورکینا فاسو، بینن، سیرالیون، گیمبیا، نائیجر، آئیوری کوسٹ، تنزانیہ کی جماعتیں زیادہ آگے ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے نائیجریا سب سے آگے ہے، پھر گھانا ہے، پھر ماریشس ہے۔

پاکستان میں پوزیشن کے لحاظ سے جو پہلی تین جماعتیں جو ہیں ان میں اوّل لاہور ہے۔ پھر دوئم ربوہ ہے۔ سوم کراچی ہے۔ چندہ بالغان میں اضلاع کی پوزیشن جو ہے اُس میں سیالکوٹ نمبر ایک ہے، پھر راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، سرگودھا، گوجرانوالہ، گجرات، ملتان، نارووال اور حیدر آباد۔

دفتر اطفال میں تین بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں اوّل لاہور ہے، دوم کراچی ہے، سوم ربوہ ہے اور اطفال میں اضلاع کی پوزیشن کے لحاظ سے سیالکوٹ نمبر ایک ہے، پھر راولپنڈی ہے، مردوں میں بھی اور بچوں میں بھی مطلب بالغان میں بھی اور بچوں میں بھی سیالکوٹ نمبر ایک ہی ہے۔ اور پھر راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سرگودھا، گجرات، نارووال، ملتان، ننکانہ صاحب۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں برمنگھم ویسٹ ہے، جلنگھم ہے، رینز پارک ہے، مسجد فضل ہے، ووسٹر پارک ہے، ہونسلو نارتھ، پھر ومبلڈن ہے، بریڈفورڈ ساؤتھ ہے، بالہم ہے، پھر نیومولڈن ہے۔ اور ریجن کے لحاظ سے پہلا نمبر مڈل سیکس۔ پھر ساؤتھ لندن، پھر مڈلینڈ اور نارتھ ایسٹ ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے چھوٹی جماعتیں سپن ویلی، براملے اینڈ ایملوشم، ڈیون اینڈ کارنوال اور نارتھ ہیمپٹن ہیں۔

(وصولی کے لحاظ سے) امریکہ کی دس جماعتیں۔ لاس اینجلس اِن لینڈ امپائر، سلیکون ویلی، ڈیٹرائٹ، سیاٹل، لاس اینجلس ایسٹ، سینٹرل جرسی، سلورسپرنگ، سینٹرل ورجینیا، ڈیلس اور بوسٹن ہیں۔

(وصولی کے لحاظ سے) جرمنی کی پانچ لوکل امارات میں ہمبرگ نمبر ایک پھر فرینکفرٹ، گراس گراؤ، ڈامسٹڈ اور ویزبادن۔

وصولی کے لحاظ سے جرمنی کی دس جماعتیں روئڈرمارک پہلی، پھر نیدا، پھر فیڈبرگ، مائنز، فولڈا، نوئس، راؤن ہیم سیوڈ، کوبلنز، ہنوفر اور کولون ہیں۔

(وصولی کے لحاظ سے) کینیڈا کی بڑی جماعتیں کیلگری، پیس ویلیج، وان اور وینکوور جبکہ کینیڈا کی چھوٹی جماعتیں۔ ایڈمنٹن۔ ڈرہم۔ آٹوا۔ سسکاٹون ساؤتھ اور مِلٹن ہیں۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات میں نمبر ایک کیرالہ۔ پھر جموں کشمیر پھر آندھرا پردیش، تامل ناڈو، ویسٹ بنگال، اڑیسہ، کرناٹک، قادیان پنجاب، مہاراشٹرا، دہلی، اُتر پردیش۔

وصولی کے لحاظ سے انڈیا کی پہلی جماعتیں کیرولائی، کالی کٹ، کینانور ٹاؤن، حیدرآباد، قادیان، کولکتہ، چنائی، پینگاڈی، بنگلور، رشی نگر، پرتھاپریم، میتھوتم اور کیرنگ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کو بے انتہا نوازے۔

نمازوں کے بعد ایک جنازہ بھی مَیں پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم یوسف اللطیف صاحب بوسٹن امریکہ کا ہے۔ 23/ستمبر 2013ء کو یہ 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ 1920ء میں پیدا ہوئے تھے۔ 9 اکتوبر 1920ء کو ٹینیسی کی اسٹیٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب پڑھنے کے بعد 1948ء میں بیعت کی توفیق ملی۔ افریقن امریکن احمدی تھے۔ ان کا شمار ابتدائی افریقن امریکن احمدیوں میں ہوتا ہے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ اس وقت میرا فرض بنتا تھا کہ میں بیعت کروں۔ اگر نہ کرتا تو میں خدا تعالیٰ اور سچائی سے اپنا منہ موڑنے والا ہوتا۔ آپ نے ایجوکیشن میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ مختلف یونیورسٹیوں میں بطور پروفیسر پڑھاتے رہے۔ مختلف کتب کے مصنف بھی تھے جن میں آپ کی اپنی سوانح بھی شامل ہے۔ ان کی قد آور شخصیت کی وجہ سے ان کی وفات کی خبر یکدم امریکہ اور ساری دنیا میں پھیل گئی اور امریکہ کے تمام بڑے بڑے اخبارات میں شائع ہوئی۔ صدر کلنٹن نے جب اُنہیں وائٹ ہاؤس میں دعوت پر بلایا تھا تو وہاں اگرچہ یہ پاکستانی نہیں تھے اور افریقن امریکن تھے لیکن شلوار قمیض پہن کر گئے تھے۔ انہوں نے اپنے پیشے میں سب سے اونچا ایوارڈ حاصل کیا جو نوبل پرائز کے برابر تھا۔ چونکہ احمدی تھے اس لئے دین پر کبھی کمپرومائز (compromise) نہیں کیا۔ موسیقی کے اوپر انہوں نے بہت کچھ لکھا لیکن کبھی ایسی جگہوں پر، ایسے فنکشنوں میں کبھی شامل نہیں ہوتے تھے جہاں شراب وغیرہ ہو۔ آپ کو حج اور عمرے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ مالی قربانی اور چندہ جات میں غیر معمولی قربانی پیش کرتے۔ لوکل سیکرٹری مال کہتے ہیں کہ ان کی عادت تھی کہ مہینے کے دوران جب بھی ان کو تنخواہ کا چیک ملتا تو سب سے پہلے اپنے لازمی چندہ جات ادا کرتے تھے اور آپ کہا کرتے تھے کہ مجھے آج بھی اتنا ہی یقین ہے جتنا اُس وقت تھا جب میں نے بیعت کی کہ احمدیت کا راستہ سچائی کا راستہ ہے اور یہ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس راستہ پر چلنے والا کوئی شخص تباہ نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے یقین ہے کہ اس راستے پر چلنے سے میں اور میرا خاندان نجات پا جائیں گے۔ اور میرا ایمان ہے کہ احمدیت تمام انسانوں میں بھائی چارہ پیدا کرنے کی تعلیم پیش کرتی ہے۔

آپ کو قادیان اور ربوہ کی زیارت کا بھی موقع ملا۔ لندن بھی گزشتہ سال جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ خلافت سے ان کو والہانہ محبت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھی ملے ہوئے ہیں۔ حضرت خلیفہ رابع کو بھی اور مجھے بھی ملے تھے۔ جلسہ پر جب آئے ہیں تو بیمار تھے۔ ویل چیئر پر ہی تھے۔ بہت نیک اور نمازوں کے پابند تھے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ نہایت شفیق اور ہر ایک سے پیار و محبت کا سلوک کرنے والے مخلص انسان تھے۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں سے بھی بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ لمبا عرصہ ان کو مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمتوں کی توفیق ملی۔ دعوتِ الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ جماعتی لٹریچر اپنے ہمسایوں اور رشتے داروں اور دوستوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔ جیب میں ہمہ وقت کچھ فلائرز وغیرہ رکھتے اور جہاز میں اپنے ہم سفروں میں تقسیم کرتے اپنے خرچ پر نابینا افراد کے لئے ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ اور بچوں کی تربیت کے متعلق کتب انہوں نے شائع کیں۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ عائشہ لطیف صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم یوسف لطیف صاحب بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل

از صفحہ 4

جاوے تحقیقات ہوں گی۔ اور اس طرح پر اس صدقہ نے اس کو بچا دیا۔ یہ واقعات ہیں مگر ان کے ماننے کے لئے ایمان کی ضرورت ہے۔

مَیں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے ایک ہمارا محسن اور آشنا تھا وہ مارا گیا۔ جس روز وہ مارا گیا اس کے ایک ملازم نے مجھے کہا کہ آج نہیں جانا۔ میں نے انکار کر دیا۔ راستہ میں اس کو دشمن نے مار ڈالا۔ ہمارے ساتھ اس کے بڑے بڑے سلوک تھے۔ اس کے مقدمہ کی تحقیقات ہونے لگی۔ مجھے اس جج سے ملنے کا موقع ملا جس نے تحقیقات کی تھی۔ اس نے بتایا کہ اس مقدمہ کی اصلیت ہم نے معلوم کر لی ہے اور کل اتنے آدمیوں کو پھانسی لگ جاوے گی۔ میں اس کے پاس سے اُٹھا تو ایک غلبہ نیند کا ہوا۔ میں لیٹ گیا تو مَیں نے دیکھا کہ جن کے متعلق پھانسی کا حکم دیا گیا تھا وہ چارپائی پر بیٹھے ہیں اور کچھ سکھ مجھ کو دکھائے گئے جو زمین پر بیٹھے تھے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ یہ سب چھوٹ جاویں گے اور اس کے قاتل وہ سکھ ہیں جو سزا پائیں گے۔ میں نے اس جج سے جا کر کہا کہ آپ کا فتویٰ جھوٹ ہے۔ اس نے کہا کہ کل 9 بجے دیکھ لینا۔ میں نے اس کو کہا کہ ہم کو بھی کسی نے بتا دیا ہے۔ اس نے کہا تمہیں خبر نہیں، میرے فیصلہ کی اپیل بھی نہیں وہ اب چھوٹ نہیں سکتے۔ میں نے کہا کچھ ہو وہ مجرم نہیں۔ قاتل اَور ہیں اور یہ چھوٹ جاویں گے اور مرتے نہیں۔ ان گرفتاروں میں بعض میرے بھی آشنا تھے۔ ٹھیک 9 بجے جب کہ ان کی پھانسی کا مقررہ وقت تھا۔ سیالکوٹ سے تار آگیا کہ اصل مجرم پکڑے گئے ہیں ان کو یہاں بھیج دو۔ مقدمہ یہاں منتقل کر دو۔ میں نے اس جج کو کہا کہ اب تو چھوٹ گئے۔ اس نے کہا کچھ پرواہ نہیں مقدمہ وہاں چلا جاوے۔ میں نے ایسے وجوہات لکھے ہیں کہ یہ بچ سکتے ہی نہیں۔ مگر وہاں تحقیقات پر مقدمہ نئی طرز کا ہو گیا اور وہ رہا ہو گئے۔ تب وہ جج کہنے لگا بڑا آشچرج ہے۔ تب اس نے پوچھا کہ اب کون سزا پائے گا۔ میں نے کہا دو سکھ ہیں۔ ان مجرموں میں ایک سرکاری گواہ وعدہ معافی پر بن گیا۔ وہ بچ گیا اور باقی پھانسی پا گئے۔ اس پر اس جج نے کہا کہ ایک تو بچ گیا۔ میں نے کہا کہ مجھے تو یہ نہیں دکھایا گیا کہ یہ بچے۔ چنانچہ اس نے وہاں سے نکل کر خوشی میں شراب پی اور شراب پی کر ایک لڑکی کو چھیڑا۔ اس کے رشتہ داروں نے وہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اس قسم کے عجائبات بہت ہوتے ہیں۔

صدقات اور خیرات واقعی انسان کو بہت سے عذابوں سے بچالیتے ہیں اور یہ انسانی فطرت اور عام اقوام کے طرزِ عمل میں داخل ہے۔ جو لوگ اپنے اموال میں سے خیرات کا حصہ نہیں نکالتے وہ ہلاکت کی طرف چلے جاتے ہیں۔ **اس لئے قرآن مجید نے کامیابی کا یہ اصل تعلیم کیا کہ مومن، کامیاب ہونے والے مومن اپنے اموال سے زکوٰۃ دیتے ہیں۔** اس لئے مومن کا یہ کام ہونا چاہئے۔

رابعہ بصری کے قصہ کا مَیں آپ بھی تجربہ کار ہوں۔ طالب علمی کے زمانہ مَیں ایک مرتبہ میں نے نہایت عمدہ صوف لے کر دو صدریاں بنوائیں اور انہیں الگنی پر رکھ دیا۔ مگر ایک کسی نے چرا لی۔ مَیں نے اس کے چوری جانے پر خدا کے فضل سے اپنے دل میں کوئی تکلیف محسوس نہ کی بلکہ میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر بنا دینا چاہتا ہے۔ تب میں نے شرح صدر سے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور اس صبر کے شکریہ میں دوسری کسی حاجتمند کو دے دی۔ چند روز ہی اس واقعہ پر گزرے تھے کہ شہر کے ایک امیر زادہ کو سوزاک ہوا اور اس نے ایک شخص سے جو میرا بھی آشنا تھا کہا کہ کوئی ایسا شخص لاؤ جو طبیب مشہور نہ ہو اور کوئی ایسی دوا بتا وے جس کو میں خود بنا لوں۔ وہ میرے پاس آیا اور مجھے اس کے پاس لے گیا۔ میں نے سن کر کہا کہ یہ کچھ بھی نہیں، صدری ہے۔ میں جب وہاں پہنچا تو وہ اپنے باغ میں بیٹھا تھا میں اس کے پاس کرسی پر جا بیٹھا تو اس نے اپنی حالت کو بیان کر کے کہا کہ ایسا نسخہ تجویز کر دیں جو میں خود ہی بنا لوں۔ میں نے کہا ہاں ہو سکتا ہے۔ جہاں ہم بیٹھے تھے وہاں کیلے کے درخت تھے۔ میں نے اس کو کہا کہ کیلے کا پانی 5 تولہ لے کر اس میں ایک ماشہ شورہ قلمی ملا کر پی لو۔ اس نے جھٹ اس کی تعمیل کر لی کیونکہ شورہ بھی موجود تھا، اپنے ہاتھ سے دوائی بنا کر پی لی۔ میں چلا آیا۔ دوسرے دن پھر مَیں گیا تو اس نے کہا کہ مجھے تو ایک ہی مرتبہ پینے سے آرام ہو گیا ہے۔ اب حاجت ہی نہیں رہی۔ میں تو جانتا تھا کہ یہ موقع محض اللہ تعالیٰ کے فضل نے پیدا کر دیا ہے اور آپ ہی میری توجہ اس علاج کی طرف پھیر دی۔ مَیں تو پھر چلا آیا مگر اس نے میرے دوست کو بلا کر زربفت، کمخواب وغیرہ کے قیمتی لباس اور بہت سے روپے میرے پاس بھیجے۔ جب وہ میرے پاس لایا تو میں نے اس کو کہا کہ یہ وہی صدری ہے۔ وہ حیران تھا کہ صدری کا کیا معاملہ ہے؟ آخر سارا قصہ اس کو بتایا اور اس کو میں نے کہا کہ زربفت وغیرہ تو ہم پہنتے نہیں اس کو بازار میں بیچ لاؤ۔ چنانچہ وہ بہت قیمت پر بیچ لایا۔ اب میرے پاس اتنا روپیہ ہو گیا کہ حج فرض ہو گیا۔ اس لئے میں نے اس کو کہا کہ اب حج کو جاتے ہیں کیونکہ حج فرض ہو گیا ہے۔

غرض **اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کو کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا ہاں اس میں دنیا کی ملونی نہیں چاہئے۔** بلکہ خالصاً لِوَجْہِ اللّٰہ ہو اللہ کی رضا مقصود ہو۔ اور اس کی مخلوق پر شفقت ملحوظ ہو۔

پس **تم مظفر و منصور ہونے کے لئے نمازوں میں خشوع پیدا کرو۔ لغویات سے بچو اور پھر اپنے اموال سے زکوٰۃ دو۔**

(باقی آئندہ)

جماعتِ احمدیہ فِن لینڈ کی تبلیغی و تربیتی مساعی

رپورٹ: عطاء الغالب، نیشنل صدر جماعت احمدیہ فِن لینڈ

جماعت احمدیہ فِن لینڈ کو 8، 9 اور 10 نومبر 2013ء کو ایک تبلیغی پروگرام کے کامیاب انعقاد کا موقعہ ملا۔ اِس پروگرام کے ذریعے 10 غیر از جماعت لوگوں سے تبلیغی رابطے قائم ہوئے، نیز چار لوگوں نے قرآنِ مجید کے تراجم حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

8 نومبر کو شعبہ تربیت اور تبلیغ کے باہمی تعاون سے ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا جس میں مبلغ انچارج سویڈن محترم آغا یحییٰ خان صاحب نے سوالوں کے جواب دیے۔ یہ دلچسپ مجلس قریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔

9 اور 10 نومبر کو ہیلسنکی (Helsinki) شہر کی لائبریری میں مختلف زبانوں میں قرآنِ مجید کے تراجم کی نمائش لگائی گئی۔ اِس نمائش میں قرآنِ مجید کے 42 زبانوں میں تراجم رکھے گئے۔ اِس میں لوگوں نے بہت دلچسپی لی، اور کچھ نے اپنے تبلیغی رابطے بھی دیے۔

جماعت احمدیہ فِن لینڈ کو 22 تا 29 نومبر 2013ء ہفتہ تربیت منانے کا موقع ملا۔ اس ہفتہ میں احباب جماعت کی تربیت کی غرض سے مندرجہ ذیل ٹارگٹس مقرر کئے گئے: نمازِ تہجد کا اہتمام کرنا۔ تربیتی نصاب (تیار کردہ جماعت احمدیہ فن لینڈ) کا قرآنی حصہ زبانی یاد کرنا۔ روزانہ نماز باجماعت کا اہتمام کرنا اور روزانہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا۔ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ رکھنا۔ کتاب 'ہماری تعلیم' کے کم از کم دس صفحات کا مطالعہ کرنا۔ حضورِ انور کو خط لکھنا۔

22 نومبر کو نمازِ جمعہ کے بعد جلسہ تربیت کا انعقاد کیا گیا جس میں حاضرین کے علاوہ فن لینڈ کے تمام شہروں میں موجود احمدی احباب آن لائن (Online) بذریعہ پال ٹاک میسنجر (Pal Talk Messenger) شامل ہوئے۔ اِس جلسہ کی کل حاضری 45 رہی۔ جن میں 24 خدام، 14 ممبرات لجنہ، 5 اطفال اور 3 انصار شامل تھے۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید عبدالصمد صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت نے بعنوان 'خلیفہ خدا بناتا ہے' اور خاکسار نے بعنوان 'خلافت اور ہماری ذمہ داریاں' تقاریر کیں۔ دونوں تقاریر کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔ قارئین سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ کوششوں میں برکت عطا فرمائے اور ان کے نیک ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

بقیہ: خطاب حضور انور۔ از صفحہ نمبر 2

خیالات نہیں ہو سکتے۔ یہ فلمیں بنانے والوں کو یا ٹیلیویژن وغیرہ پر چلانے والوں کو خود بھی یہ خیال ہے کہ یہ گندی چیزیں ہیں۔ اس لئے علاوہ ڈراؤنی فلموں کے ایسی گندی فلموں کے بارے میں بھی یہ لکھا ہوا آتا ہے کہ بچوں کے سامنے نہ دیکھی جائیں۔ یا بعض سائٹس ہیں، اُن پر لکھا ہوا آتا ہے کہ اُن کو بچوں کے لئے لاک (lock) کر دو۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کے نقصانات کا اندازہ ان کو بھی ہے لیکن ایک ظاہری آزادی کے نام پر بے حیائی پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ پھر جس معاشرے میں یہ گند دکھانے کی حالت ہو وہاں تقویٰ کہاں رہ سکتا ہے۔ اس لئے اس معاشرے میں رہ کر ایک احمدی عورت کو، ایک احمدی بچی کو، ایک احمدی مرد کو اور ایک احمدی جوان کو بہت پھونک پھونک کر قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

پھر لباس کے فیشن ہیں۔ ہر احمدی عورت اور لڑکی کو یاد رکھنا چاہئے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، فیشن کریں، ایک حد تک جائز فیشن کریں لیکن بعض ٹائٹ جینز اور بلاؤز پہنتی ہیں یا، اُن کے ساتھ ٹی شرٹ یا پہن لیں گی، تو عورت کے تقدس کو پامال کر رہی ہوتی ہیں۔ ایسا لباس تو گھروں میں مردوں کے سامنے بھی جن سے پردہ نہیں، اُن کے سامنے بھی نہیں پہننا چاہئے، کجا یہ کہ غیر مردوں کے سامنے ایسا لباس پہن کے آیا جائے۔ خاص طور پر نوجوان نسل کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ لباس اور ماحول خیالات پر بد اثر ڈالتے ہیں اور اچھا بھی اثر ڈالتے ہیں۔ جینز پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے، کبھی میں نے نہیں روکا، لیکن اس کے ساتھ لمبی قمیص ہونی چاہئے، کم از کم گھٹنوں تک۔ کچھ عرصہ پہلے مجھے یہاں سے کسی نے لکھا تھا کہ آپ یہاں آرہے ہیں تو آپ کے سامنے بعض ایسی عورتیں بھی آئیں گی جنہوں نے باہر نکلتے ہوئے کبھی سر پر دوپٹہ بھی نہیں رکھا، لیکن بڑے نقاب اور برقعے انہوں نے پہننے کے لئے سلوا لئے ہیں۔ تو اگر صرف اس لئے ہے کہ مجھے دکھانا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری تمہارے پر نظر ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (الحشر:19)۔ جو تم عمل کرتے ہو اُس سے مجھے خبر ہے۔ دلوں کو میں جانتا ہوں۔ ہاں اگر یہ خیال ہے کہ اس وجہ سے ہمارا شرم اور حجاب جو ہے وہ ذرا ختم ہو جائے اور ہم برقع پہن کے ایک دفعہ جائیں گے، دو دفعہ جائیں گے، تین دن جائیں گے، دس سامنے دن جائیں گے، تو ہمیں عادت پڑ جائے گی اور ہماری زندگی کا مستقل حصہ بن جائے گا، تو پھر یہ بڑی اچھی بات ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ آپ کا ہر عمل خدا تعالیٰ کے لئے ہونا چاہئے، کسی بندے کے لئے نہیں۔

اگر ایک احمدی لڑکی اور عورت تقویٰ پر چلنا چاہتی ہے تو اپنے لباس کا خیال رکھنا ہوگا، اس کو حیادار بنانا ہوگا، باپردہ بنانا ہوگا۔ ورنہ کوئی بعید نہیں کہ ماحول کا جو اثر ہے، اسے بھی گندگیوں میں کھینچ کے لے جائے۔ اس وقت اتنا وقت نہیں کہ میں قرآنِ کریم کے تمام احکامات کیا، اُن کے کچھ حصوں کا بھی کھول کر بیان کر سکوں۔ بہر حال ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرے اور ترقی کے لئے قرآنی احکامات کی تلاش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہیں تلاش کرے اور اس کے لئے ایک جدوجہد اور کوشش ہو۔ آج جماعت احمدیہ کے افراد ہی ہیں، عورت اور مرد، بچے اور جوان اور بوڑھے جو دنیا کی اصلاح اور رہنمائی کر سکتے ہیں۔ آج احمدی ہی ہیں جو خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق پیدا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احمدی ہیں۔ اگر یہ میں نے چند مثالیں دی ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اکثریت ایسی ہے جو نعوذ باللہ دین سے دُور ہٹی ہوئی ہے۔ اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن ہمارے اندر معمولی تعداد بھی ایسی ہو جو دین پر نہ چلنے والی ہو تو باقیوں کو بگاڑ سکتی ہے۔ اور پھر فکر اُس وقت بڑھتی ہے جب یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھ بھی رہی ہو۔

پس اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کہاں تک دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج ہر احمدی کا، ہر اُس احمدی کا فرض ہے جو تقویٰ پر قدم مارنے والا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی پناہ کی راہیں تلاش کرنے والا ہے کہ اُن تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرے، اُن کو پڑھے اور اُن کو تلاش کرے، جو قرآنِ کریم میں بیان کی گئیں اور جن کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہو جاتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 279۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر اللہ تعالیٰ کو اپنا ولی بنانا ہے تو تقویٰ پر چلنا ہوگا، دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت احمدیہ میں بڑے لوگوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نظارے دکھاتا ہے کہ اُن کی دعاؤں کو سنتا بھی ہے اور اُن کی ضرورتیں پوری بھی فرماتا ہے، اُن پر فضل بھی فرماتا ہے۔

پس ہر احمدی مرد اور عورت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنا بتایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا کرنا قرار دیا ہے تو ہر احمدی کی ذمہ داری ہے، بلا استثناء، ہر مرد اور عورت کی ذمہ داری ہے کہ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے جوڑے اور اپنے بچوں کا تعلق بھی اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کی کوشش کرے۔ جس معاشرے میں رہ رہی ہیں، اس معاشرے کو بھی ہم نے بدلنا ہے۔ اس میں بھی انقلاب لانا ہے۔ صرف پاکستانی احمدیوں کی یا چند فجین احمدیوں کی جماعت، جماعت احمدیہ نہیں ہے، بلکہ ہمارا مقصد بہت بلند ہے۔ ہم نے اس ملک کو تبلیغ کر کے احمدیت اور حقیقی اسلام میں لانا ہے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہوگی۔ نہ کہ ان کی جو تعلیم ہے اور ان کی جو روایات ہیں اُن میں بہ جائیں۔ اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق نہ بنائیں۔ تقویٰ پر قدم مارنے والا نہ بنائیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ نے ترقی کرنی ہے، یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اگر ہم نے اس الٰہی تقدیر کا حصہ بننا ہے تو پھر ہر احمدی عورت کو چاہئے اور ہر مرد کو چاہئے، ہر جوان اور ہر بوڑھے کو چاہئے کہ اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرے، ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے کے مطابق قومیں تیار ہو رہی ہیں جو جلد اس سلسلہ میں آملیں گی اور پھر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی بن جائیں گی۔ آپ میں سے اکثریت جو پرانے احمدیوں کی ہے، بلکہ اکثریت کے باپ دادا احمدی ہوئے تھے۔ اگر آپ نے اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق نہ ڈھالا تو دوسرے آکر آگے نکل جائیں گے۔ پس بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو بڑھانے کے لئے اپنے طور پر بھی لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے۔ میں چند مثالیں آپ کو پیش کر دیتا ہوں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ رہنمائی فرما کر عورتوں اور لڑکیوں کو جماعت احمدیہ میں شامل فرما رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اُن پر ظاہر کر رہا ہے۔ پس یہ جماعت احمدیہ کوئی معمولی جماعت نہیں، اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس نے بڑھنا ہے اور اس کا بڑھنا اُسی وقت صحیح ہوگا جب اس کا ہر فرد نیکیوں میں آگے بڑھنے والا ہو۔ آج ہر اُس شخص کی جس کی فطرت نیک ہے اللہ تعالیٰ کس طرح رہنمائی فرماتا ہے، چند مثالیں میں نے آپ کے سامنے رکھنے کے لئے نکالی ہیں۔

تیونس کی ایک راضیہ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ مَیں نے ایک عرصہ صوفی مذہب کے ساتھ گزارا۔ دین سے تعلق اُن کو پہلے بھی تھا، دنیا داری سے متاثر نہیں تھیں۔ نیک فطرت تھیں۔ پھر اچانک ایک روز آپ کا چینل یعنی ایم۔ٹی۔اے مل گیا۔ بعض قابلِ اعتماد لوگوں سے آپ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے جماعت کی تکفیر کی۔ اب یہ چینل ایم ٹی اے ہدایت کے لئے ملا۔ غیر تو ہمارا چینل ہدایت کے لئے تلاش کریں اور ہم جو گندے چینل ہیں، اُن پر بیٹھ کے اپنی بے حیائی کے سامان کریں۔ ایسے لوگوں کی کس قدر بدقسمتی ہوگی۔ کہتی ہیں پھر ایک روز میرے کمسن بیٹے نے خواب دیکھی کہ ہم ایک کار میں بیٹھے ہیں جسے مصطفیٰ ثابت صاحب چلا رہے ہیں۔ مجھے سمجھ آ گئی کہ مَیں سیدھے راستے پر ہوں۔ چنانچہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئی۔

پھر مصر کی ایک عزیزہ صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ میری بیعت کی تفصیل یہ ہے کہ 2011ء میں ایک روز ٹی وی کے مختلف چینلز بدل رہی تھی کہ اچانک ایم۔ٹی۔اے پر مصطفیٰ ثابت صاحب کا پروگرام ’’اَجْوِبَہ عَنِ الْاِیْمَان‘‘ چل رہا تھا۔ اس کے بعد ایم ٹی اے دیکھتی رہی اور ’’الحوار المباشر‘‘ بھی پسند آیا جس میں مختلف ادیان کے لوگوں سے گفتگو ہو رہی تھی۔ مَیں بھی باقی لوگوں کی طرح عیسیٰ کے نزول کی منتظر تھی۔ احمدیوں کی اس بارہ میں باتیں تو بہت معقول تھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے کی بات سمجھنا مشکل تھا اور ایک روز ایم ٹی اے پر ذکر ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام بھی کرتا ہے اور اس پر مجھے ایک پرانی خواب یاد آ گئی۔ 2003ء میں رمضان میں ایک روز نماز پڑھنے مسجد گئی تو وہاں عورتوں کے رویّہ سے بیزار ہو کر فیصلہ کیا کہ آئندہ گھر پر ہی نماز پڑھا کروں گی۔

یہاں مَیں ایک وضاحت بھی کر دوں کہ بعض ہماری نئی احمدی جو نَو احمدی ہوتی ہیں، بلکہ بعض فجین بھی مجھے شکایت کرتی ہیں کہ جب وہ مسجد میں آتی ہیں، تو اُن کی جو پاکستانی تعداد زیادہ ہے، وہ اردو میں زیادہ باتیں کرتی ہیں۔ حالانکہ آج کل کی نوجوان لڑکیوں کو انگلش بھی آتی ہے اور اُن کی زبان میں بات کرنی چاہئے۔ جب کوئی غیر بیٹھا ہو تو پھر کوشش یہی کرنی چاہئے کہ اُنہیں کی زبان میں بات ہو۔

بہر حال کہتی ہیں چنانچہ نماز اور دعا کے بعد سو گئی تو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں ایک روشن کھڑکی کھلی ہے جس کا رنگ سفید اور شکل بیضوی ہے اور ایک منادی کہہ رہا ہے کہ میں تیرا رب ہوں۔ میں نے سجدہ کیا اور تین دفعہ کہا۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ بیدار ہوئی تو بہت خوش اور حیران تھی۔ اللہ کی شفقت اور مہربانی دیکھ کر یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے بہت قریب ہے اور دعا کرنے والوں کی دعا کا جواب دیتا ہے۔ اس خواب کے ایک دن بعد خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آسمان پر اڑتا ہوا آیا جس کے بال اور داڑھی سیاہ تھے۔ اُس کے سر سے میزائل نکل رہے تھے اور اوپر جا کر آسمان کو منور کر رہے تھے۔ میں نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ کہنے لگا کہ میں مسیح ہوں۔ میں نے خیال کیا کہ وہ مسیح ناصری ہے اور یہ قربِ قیامت کی نشانی ہے۔ پھر دل میں سوچا کہ عیسیٰ مسیح میرے پاس کیوں آئے ہیں۔ تعبیر الرؤیا کی کتب میں تعبیر دیکھی۔ مگر مجھے خدا کے کسی کے ساتھ کلام کرنے کی تعبیر کہیں نہ ملی۔ لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا۔ خدا کسی سے کلام نہیں کرتا اور یہ عقیدہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ صفتِ کلام جو ہے، وہی جب آجکل کے مسلمانوں نے بند کر دی ہے تو انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا کرنا ہے؟ بہر حال کہتی ہیں تاہم مسیح علیہ السلام کو دیکھنے کی یہ تعبیر معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ایسی خواب دیکھنے والے کو حکمت اور نیک اولاد عطا فرمائے گا۔ پھر مجھے ایم ٹی اے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جس کو میں نے خواب میں دیکھا تھا وہ مسیح موعود علیہ السلام تھے، اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی۔

پھر الجزائر کی بشکیط صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں بیعت سے قبل میرے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام سے قبل بہت سے انبیاء اور رسول مبعوث فرمائے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آج جو انسانیت کی حالت اور جو فساد برپا ہے، وہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔ کیونکہ نہ تو اب اخلاق باقی رہے ہیں اور نہ ہی کوئی اسلام کی صحیح طور پر پیروی کرتا ہے۔ میرے دل میں یہ تمنا ہوئی کہ کاش اللہ تعالیٰ کسی رسول کو امت کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمائے۔ اب یہ دیکھیں ایک طرف بعض ہم میں سے کس طرف جا رہے ہیں اور دوسری طرف غیروں میں سے بعضوں کو دین کی کتنی فکر ہے اور اللہ تعالیٰ پھر اُن کی رہنمائی فرماتا ہے کہتی ہیں کہ ایک دن میرے بھائی عبدالعالی بشکیط نے نزولِ عیسیٰ، جنّ اور نملۃ کی حقیقت کے بارے میں تفصیل سے مجھے آگاہ کیا۔ ان کے یہ خیالات مجھے بہت بھائے اور ان میں ایک کشش محسوس ہوئی۔ پھر میں نے اپنے بھائی کے ٹیبل پر کچھ فائلیں دیکھیں، اُنہیں پڑھ کر تو میں جیسے ایک نہایت خوبصورت دنیا، بلکہ کسی جنت میں پہنچ گئی۔ جیسے جیسے میں ان باتوں کا مطالعہ کرتی گئی، میرا نفس دُھلتا چلا گیا۔ دن کو میں کام پر جاتی لیکن میرا دھیان ان کتب میں اٹکا رہتا۔ پھر میرے بھائی نے مجھے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بتایا اور سمجھایا کہ آپ ہی مسیح موعود بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ دیگر اسلامی جماعتیں جو صرف قتل و فساد کی تعلیم دیتی ہیں، اُن کے طرزِ عمل کے بارے میں مجھے کبھی اطمینان حاصل نہ ہوا تھا۔ اس طرح مولویوں کے چینل بھی مجھے بالکل نہیں بھاتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ ایسا نورانی ہے کہ جسے دیکھ کر انسان پہلی نظر میں گرویدہ ہو جاتا ہے۔ آپ سب سے اتنے الگ اور ممتاز نظر آتے ہیں جیسے

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

0092 47 6212515

15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT

0044 20 3609 4712

اندھیرا اور روشنی۔ میں نے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ کہتی ہیں پھر میں نے استخارہ کیا۔ خواب میں دیکھا۔ کوئی میرے اندر سے بلند آواز میں کہہ رہا ہے کہ یہی مہدی ہیں، یہی امام مہدی ہیں۔ اس آواز کے سبب سے میں ساری رات ٹھیک سے سوئی نہیں اور اپنے آپ سے کہتی رہی کہ میں بیعت کرتی ہوں اور میری طبیعت میں سکون اور اطمینان پھیل جاتا اور مجھے یہ بھی خوف دامنگیر رہا کہ کہیں بیعت سے پہلے مر نہ جاؤں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کی توفیق دی۔ اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہتی ہوں۔ اور یہ لوگ وہ کرتے بھی ہیں۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی قرآنِ کریم کے احکامات کو سمجھنے کے لئے بڑا ضروری ہے جو ہر بچی کو اگر اردو پڑھنی نہیں آتی تو انگلش میں جو لٹریچر میسر ہے، اُس میں پڑھیں۔ اور جن کو اردو پڑھنی آتی ہے اُس میں پڑھیں، تبھی اپنی اصلاح کر سکتی ہیں۔ کیونکہ قرآنِ کریم کی صحیح تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی ملتی ہے۔

پھر ایک یمن کی نومبائع احمدی ہیں۔ کہتی ہیں میرے والد ایک عالمِ دین تھے۔ وہ مجھے بتایا کرتے تھے کہ امام مہدی کے ظہور کی جملہ علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اگر میری وفات کے بعد امام مہدی ظاہر ہوں تو اُن کی بیعت ضرور کرنا۔ تو مَیں اُن سے پوچھتی کہ وہ کیسے ظاہر ہو گا؟ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وہ ٹی وی کے ذریعہ سے ظاہر ہوں گے اور اُن کو سارا زمانہ دیکھے گا۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میں ایک مرتبہ چینلز بدل کر دیکھ رہی تھی کہ مجھے ایم ٹی اے مل گیا جس کے ذریعہ مجھے امام مہدی کے ظہور کی بشارت ملی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی اور جو میرے والد صاحب نے بتایا تھا وہ پورا ہوا۔ میں نے استخارہ کیا، اللہ تعالیٰ نے سیدھا راستہ دکھایا اور میں نے اور میری والدہ نے بیعت کر لی۔

پھر تنزانیہ کی ایک خاتون ہیں۔ اب افریقہ کو لوگ کہتے ہیں کہ اَن پڑھ لوگ ہیں۔ وہاں کی ایک بڑی عمر کی غیر احمدی عورت ہماری مسجد میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئیں اور نمازِ جمعہ کے بعد معلم صاحب کے گھر چلی گئیں۔ وہاں کمرے میں بٹھایا، وہاں دیوار پر جماعت احمدیہ کا کیلنڈر لگا ہوا تھا۔ ایک بڑی تصویر تھی اُس پر عورت نے پوچھا یہ کس کی تصویر ہے؟ کیلنڈر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور خلفاء کی تصاویر تھیں۔ اُس خاتون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ یہ کون ہیں؟ جب اُن کو بتایا گیا کہ آپ مسیح موعود اور مہدی امامِ وقت ہیں تو اس عورت نے کہا کہ یہ تو وہی بزرگ ہیں جن کو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا کہ مجھے اپنی طرف بلا رہے ہیں۔ اس کے بعد خاتون نے بیعت کر لی۔

پس اگر نیک نیتی سے دعا کی جائے تو صرف یورپ میں ہی نہیں، افریقہ میں بھی اور ایشیا میں بھی اور دُور دراز علاقوں میں بھی اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے۔ جو غیر ہیں اگر اُن کی رہنمائی فرما رہا ہے تو جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر لیا ہوا ہے اُن کی کس قدر رہنمائی فرمائے گا؟ اُن کو کس قدر توجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے راستوں کی طرف رہنمائی فرمائے گا۔ پس اس کے لئے کوشش کی بھی ضرورت ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر ہماری ہر وقت نظر رہنی چاہیئے بجائے اِدھر اُدھر کے چینل دیکھنے کے ایک وقت کم از کم ایسا ضرور رکھیں جب ایم ٹی اے کے خاص پروگرام بھی دیکھا کریں جو آپ کی تربیت کے لئے بہتر ہوں۔ یہ دنیا ہمارے لئے کُل اثاثہ نہیں ہے۔ یہ دنیا ہی ہمارے لئے سب کچھ نہیں ہے، بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اگر مقصد ہو گا تو دلوں کی تسلی ہو گی اور نہ صرف اس دنیا میں اطمینان نصیب ہو گا بلکہ اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کی آغوش میں انسان ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیاوی خواہشات کے بجائے ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تڑپ رکھنے والے ہوں۔ ہمارے گھر بھی جنت کا نمونہ ہوں اور اخروی زندگی میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

اب دعا کر لیں۔ دعا

......☆☆☆......

سوال و جواب

مکرم میر حسین علی صاحب نے 10 مئی 1898ء کو حضور اقدس کی خدمت میں ایک خط میں تحریر کیا کہ:

”میرے ایک مسلمان دوست کے دل میں سوال پیدا ہوا ہے کہ جب کوئی حاکم یا استاد اپنی رعایا یا شاگرد کو کسی قصور کے واسطے سزا دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آئندہ کے واسطے اس کو ہدایت ہو اور اُسے معلوم رہے کہ اگر میں نے اس فعل کا اعادہ کیا تو پھر بھی اسی طرح مستوجب سزا ٹھہروں گا۔ لیکن جس صورت میں کہ ہم جانتے ہیں کہ قیامت کے بعد پھر ہمیں ایسی دنیا میں نہیں بھیجا جائے گا جہاں رہ کر ہم روز قیامت کی اس سزا سے جو ہمیں اس دنیا کے گناہوں کے واسطے دی جائے گی فائدہ اٹھاویں۔ اس واسطے ظاہر ہے کہ قیامت میں جو سزا ہم کو موجودہ گناہوں کے واسطے ملے گی آئندہ کی زندگی کے واسطے باعث عبرت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا معلوم ہونا چاہیئے کہ پھر اُس سزا سے کیا مفاد نکلتا ہے؟

جواب:

حضرت الحاج حکیم مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ نے 26 مئی 1898ء کو اس کا جواب تحریر فرمایا جو ہدیہ قارئین ہے۔

”......اللہ تعالیٰ رب رحمٰن رحیم مالک اور احکم الحاکمین ہے۔ اس کے سارے کام حکمت و رحمت کے بھرے ہوئے ہیں۔ بعض نادان چاہتے ہیں کہ ان تمام حکمتوں کو جو غیر محدود ہیں اپنی محدود عقل میں پھنسا دیں۔ یہ دنیا تمام آئندہ آنے والے امور کے لئے نمونہ موجود ہے۔ یہاں ایک بہشت اور ایک دوزخ موجود ہے اس پر غور کرو۔ موجود چیز سے انکار ہو سکتا ہے؟

ایک شخص نے زنا کیا اور ایسی آتشک میں گرفتار ہوا جو اس کے ساتھ مرتے دم تک موجود ہے۔ یا ایک نادانی سے اپنی آنکھ پھوڑ لی یا اپنے ہاتھ سُکھا دیئے تو اب دیکھو تمام عمر اس دوزخ سے نجات نہیں پاتا۔

اسی طرح الٰہی نعمتوں سے بعض ایسے آسودہ ہیں کہ مرتے دم تک انہیں خورم دخورسند ہیں۔ یہ واقعات ہیں ان کا انکار محال ہے۔

پس معلوم ہوا کہ آئندہ کی ہدایت کا ہونا ہی ضروری نہیں۔ کیونکہ جب اس سزا یاب کا خاتمہ ہی سزا میں ہو گیا تو اب ہدایت یاب ہونا کیا معنے رکھتا ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ سزا کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آئندہ ہدایت یاب ہوا۔ چنانچہ ہر بدی اپنی ذات میں خاصیت رکھتی ہے کہ بدی کرنے والے کو دکھ دے اور نیکی میں خاصہ ہوتا ہے کہ وہ سُکھ دے۔ عام طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں سے نیکیاں بھی ہر روز ہوتی ہیں اور بدیاں بھی اس لئے لوگ سُکھوں اور دکھوں میں مبتلا ہیں۔

جن لوگوں کے لئے جہنم بنا ہے ان کے اعمال کے خواص ایسے ہیں کہ جہنم جاویں۔ یہ نظارہ قدرت پتھر اور درختوں میں دیکھو۔ ان کا بعض حصّہ جلانے اور کاٹ دینے کے قابل ہے بعض حصّہ حفاظت کے لائق ہے۔

چونکہ بہشت طیب اور ہر طرح سے آرام کی جگہ ہے اس لئے ایسے بدکار جن میں بے آرامی کے زہریلے مادہ ہیں بہشت کے قابل نہیں۔ اُنہیں سے جو جہنم جاویں گے بعض ایسے ہوں گے جن کو جہنم کی آگ پاک و صاف کر دے گی اور ان مواد کو جلا دے گی جو بے آرامی کے باعث ہیں اور وہ بہشت میں چلے جائیں گے۔ اس کی مثال بعینہٖ ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایسی زہریں کھا لیں یا ایسے بُرے کام کئے جن کے باعث وہ کوہڑا ہو گیا۔ یعنی جذام میں مبتلا ہو گیا۔ اب اس کوہڑے کو اس وقت تک تندرست اور صحیح لوگوں سے الگ کیا جاوے گا جب تک اس میں جذام کا مادہ موجود ہے۔ جب وہ مادہ کسی تدبیر سے جلابوں یا مصفیات سے دور ہو گیا تو تندرستوں میں شامل کیا جاوے گا اور اگر بالکل سڑ گیا اور نکمّا ہو گیا تو ہمیشہ کے لئے اچھے تندرستوں سے علیحدہ رہے گا۔ آپ اسی مثال پر غور کر کے پھر مجھے اطلاع دیں۔ دوزخ اصلاح کا سامان ہے جیسے جذام خانہ مثلاً۔

والسلام

نور الدین 26 مئی 1898ء“

[الحکم نمبر 14و15۔ جلد 2۔ (6،13 جون 1898ء صفحہ 3)]

......☆☆☆......

بقیہ: رپورٹ دورۂ جاپان از صفحہ نمبر 20

کہا جو معمولی قانونی تقاضے رہ گئے ہیں اُن کے پورا ہونے کے بعد مسجد کی شکل بھی دے دی جائے گی تو اس جماعت کا مزید تعارف بڑھے گا مزید قرآن کریم کی تعلیم کا تعارف کروانے کا موقع ملے گا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش بھی تھی اور آپ نے فرمایا بھی ہے کہ ان لوگوں کا اسلام کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے اس لئے کہ یہ نیک فطرت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ نیک فطرت لگتے ہیں اس لئے اسلام کی طرف رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ اس لئے ان کے لئے اسلام کا تعارف پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس کے لئے آپ نے فرمایا کہ اسلام کے تعارف پر مشتمل جاپانی زبان میں ایک کتاب بھی لکھی جائے۔ تو بہرحال اس کتاب پر بھی کام ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آپ لوگ جو یہاں رہنے والے ہیں اور جن کی اکثریت پاکستانیوں اور پرانے احمدیوں پر مشتمل ہے آپ کو اپنی عملی حالتوں کی طرف نظر کرنی ہو گی کہ اب پہلے سے بڑھ کر لوگ آپ کی طرف دیکھیں گے۔ ہمیں اپنے جائزے لینے ہونگے۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہو گا۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہو گی۔ اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار سے رہنا ہو گا اپنے اخلاق کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے جو جاپانی قوم کے اخلاق سے بہتر ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس اگر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتے ہیں تو عاجزی شرط ہے۔ تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ عہدیدار بھی عاجزی اختیار کریں اپنے دائرے میں اور افرادِ جماعت بھی عاجزی اختیار کریں۔ غصہ کو دبانے والے ہوں۔ یہ ایک مومن کی نشانی ہے۔ اپنے عہدوں کو پورا کریں جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عہدوں کے بارے میں پوچھے گا۔ اور ہم نے اس زمانے میں جو عہدِ بیعت کیا ہے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور اسے پورا کرنے اور نبھانے کی ضرورت ہے اور یہ اس صورت میں ہو گا جب ہم ہر نیک عمل بجا لانے والے ہوں گے۔ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو جماعت کا مقصد بیان فرمایا ہے اُس کے مطابق چلنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
سب سے پہلے اس کی ذمہ داری صدر جماعت اور مشنری انچارج کی ہے کہ وہ ایک باپ کا کردار ادا کرے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ اپنے عہدے کے لحاظ سے بھی، اپنے علم کے لحاظ سے بھی سب سے بڑی ذمہ داری اُسی کی ہے اور وہ اس کے لئے پوچھا جائے گا۔ لاعلمی ہو، بے علمی ہو، کم علمی ہو تو اور بات ہے، لیکن جب سب کچھ ہو اور پھر اُس پر عمل نہ ہو تو زیادہ سوال جواب ہوتے ہیں اور افرادِ جماعت میں سے بھی ہر ایک اپنے جائزے لے۔ پھر ہر جماعتی عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اپنے عہدوں کا حق ادا کر رہا ہے؟ کیا کہیں اس حق کے ادا نہ کرنے سے وہ جماعت میں بے چینی تو پیدا نہیں کر رہا؟ پھر ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہیں، اُن کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک اپنی امانتوں اور عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس حد تک تم نے ادا کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اجلاسوں اور جلسوں کے جو پروگرام ہیں وہ جاپانی زبان میں ہونے چاہئیں۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ صرف عہدیداران کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھے کی ذمہ داری ہے کہ وہ صرف عہدیداروں کی غلطیاں نکالنے پر مصروف نہ ہو جائے بلکہ اپنے جائزے لے کر اپنے آپ کو خدائے واحد و یگانہ کے ساتھ تعلق جوڑنے والا بنائے، خدائے رحمان سے تعلق جوڑ کر عبدِ رحمان بنے۔ اور اس مسجد کا حق ادا کرنے کی تیاری کریں جو انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو ملنے والی ہے۔ اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ دلانے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے، اپنی کوشش سے نہیں ہوتا۔ اُس کے لئے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنے کی بھی ضرورت ہے۔ عاجزی کی بھی ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاحد کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: مسجد بیت الاحد کا رقبہ تقریباً تین ہزار مربع میٹر ہے اور ساٹھ فیصد حصہ مسقّف یعنی چھتا ہوا ہے۔ نماز کا ہال ہے جس میں بیک وقت پانچ سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ رہائشی کوارٹرز اور کمرے ہیں۔ تقریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں اخراجات سمیت اس کی خرید کی گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہرحال جب آپ کو توجہ دلائی گئی کہ نیا مرکز خرید یں تو جماعت جاپان نے، جیسا کہ پہلے میں ذکر کر چکا ہوں، مالی قربانیاں

کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جگہ خرید لی۔ چھوٹی سی جماعت ہے لیکن اس لحاظ سے لوگوں نے اللہ کے فضل سے بڑی قربانی کی ہے، بڑی بڑی رقمیں ادا کی ہیں۔ بچوں نے اپنے جیب خرچ ادا کئے۔ عورتوں نے اپنے زیور ادا کئے اور بعض نے پاکستان میں اپنے گھر بیچ کر رقمیں ادا کیں یا کوئی جائیداد بیچ کر رقم ادا کی۔ بعض نے اپنے قیمتی اور پرانے بزرگوں سے ملے ہوئے عزیز زیور بیچ کر مسجد کے لئے قیمت ادا کی۔ غرض کہ مالی قربانیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانی کرنے کی آپ نے کوشش کی اور پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سب مالی قربانیاں قبول فرمائے اور آپ لوگوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

[حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن 29 نومبر 2013ء کے الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکا ہے۔]

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ دو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

جاپان کے دوسرے بڑے قومی اخبار کے جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں جاپان کے دوسرے سب سے بڑے قومی اخبار Asahi Shimbun کے جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے موجود تھے۔ اس اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد دو کروڑ سے زائد ہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا آپ کو خلیفہ بنے ہوئے دس سال ہوگئے ہیں۔ بڑی مصروف زندگی ہوگی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا، ظاہر ہے بڑی مصروف زندگی ہے۔ دنیا کے دوصد سے زائد ممالک میں جماعت قائم ہے۔ سینکڑوں ہزاروں خطوط روزانہ موصول ہوتے ہیں۔ ان جماعتوں کے پروگرام ہیں۔ منصوبے ہیں اور انتظامی معاملات ہیں ان سب کو دیکھنے اور چلانے کے لئے ایک بڑی مصروف زندگی ہے۔

❁......جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ آپ ایک سال میں، لندن میں، کتنے دن ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو دوروں پر منحصر ہے۔ اگر سال میں زیادہ دورے ہوں تو پھر لندن میں قیام کا عرصہ کم ہو جاتا ہے۔ ورنہ عام طور پر نو دس ماہ تو لندن میں گزرتے ہیں۔ اب امسال تو اس ایک دورہ میں ہی پونے دو ماہ گزر گئے ہیں۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب بھی آپ دورہ پر جاتے ہیں تو کیا میڈیا ٹیم آپ کے ساتھ جاتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا MTA کی ٹیم ساتھ ہوتی ہے۔ ہمارا یہ 24 گھنٹے کا چینل ہے۔ جماعت کا مزاج اور عادت بن چکی ہے کہ وہ ہر جمعہ کا خطبہ سنتے ہیں۔ پھر بعض اور فنکشن اور پروگرام بھی ہوتے ہیں جو Cover کرنے ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جہاں جماعتیں بڑی ہیں اور وہاں MTA کی فعال ٹیمیں ہیں تو ایسے ممالک میں ساتھ سفر کرنے والوں کی تعداد کم ہوتی ہے اور جہاں ایسا نہیں ہے تو وہاں زیادہ عملہ ہوتا ہے۔

❁......جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ 200 سے زائد ممالک میں آپ کے ماننے والے ہیں تو سیاسی یا اقتصادی لحاظ سے سب سے زیادہ مشکلات کا شکار کونسا علاقہ ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہمارا سیاسی لحاظ سے تو کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم سیاسی جماعت نہیں ہیں۔ جہاں تک مذہب کے لحاظ سے تکالیف اور مشکلات کا تعلق ہے اور ہمارے خلاف پرسی کیوشن (Persecution) ہو رہی ہے تو پاکستان ایسا ملک ہے جہاں باقاعدہ قانون بنا کر ہماری مذہبی آزادی سلب کی گئی ہے۔ باقی جو مسلمان ممالک میں ہیں وہاں ہم آزادی سے تبلیغ نہیں کر سکتے اور اپنے عقائد کا اظہار نہیں کر سکتے۔ باقی احمدی ہر ملک میں، اس ملک کی اقتصادی حالت کے لحاظ سے مقابلتاً بہتر حالت میں ہی ہیں۔

❁......جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ خلیفہ کی حیثیت سے آپ کا جاپان کی جماعت کے بارہ میں کیا تأثر ہے؟ حضور انور نے فرمایا جس طرح دنیا کی باقی جماعتیں ہیں اسی طرح جماعت جاپان بھی اخلاص و وفا میں آگے ہے۔ قربانی کرنے والی جماعت ہے، انہوں نے اپنا سینٹر خریدا ہے۔ خلافت سے وفا کا تعلق قائم ہے۔ جس طرح دنیا کی دوسری جماعتوں میں ہے۔

❁......ربوہ کے حوالہ سے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب لوگ ربوہ سے باہر کے ملک میں آجاتے ہیں تو کیا دوبارہ وہاں جاسکتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ربوہ ہو یا پاکستان کا کوئی شہر ہو ہر جگہ تکلیف کا سامنا ہے۔ ربوہ میں بھی تکلیف اور مشکلات کا سامنا ہے۔ یہاں 95 فیصد آبادی احمدیوں کی ہے لیکن ایڈمنسٹریشن حکومت کی ہے اور یہ لوگ جماعت کے خلاف ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض لوگ ایسے ہیں جو سخت حالات کی وجہ سے تکالیف برداشت نہیں کر سکتے وہ ربوہ سے یا ملک کے دوسرے شہروں سے باہر چلے جاتے ہیں اور دوسرے ممالک میں جا کر اسائلم کر لیتے ہیں اور جب ان کو ان ممالک کی شہریت مل جاتی ہے تو پھر موقع کی مناسبت سے چند دنوں کے لئے چلے جاتے ہیں لیکن وہاں جاکر رہتے نہیں کیونکہ وہ وہاں کے سخت مخالفانہ حالات کی وجہ سے ٹارگٹ ہوتے ہیں اس لئے کچھ عرصہ قیام کر کے واپس آجاتے ہیں۔

لیکن جو لوگ مشکلات اور تکالیف برداشت کر سکتے ہیں وہ وہاں ہی رہتے ہیں اور باہر نہیں آتے اور تکالیف برداشت کرتے ہوئے وہاں وقت گزار رہے ہیں۔

❁......ربوہ کی آبادی کے بارہ میں جرنلسٹ نے دریافت کیا۔ تو حضور انور نے فرمایا پچاس ہزار کے قریب ہوگی۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ربوہ کے بارہ میں بتائیں کہ کیا جب وہاں یہ شہر آباد کیا گیا تو یہ ویران اور بے آباد جگہ تھی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: خالی اور متروک جگہ تھی۔ حکومت نے اسے چھوڑا ہوا تھا۔ یہاں پانی نہیں ملتا تھا۔ جماعت کو مرکز تلاش کرنے کے لئے جگہ کی تلاش تھی۔ یہ جگہ دیکھی گئی تو پسند آئی۔ حضرت مصلح موعودؓ اس زمین پر پھر رہے تھے تو ایک موقع پر اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ یہاں پانی ہے۔ چنانچہ وہاں بور (Bore) کیا گیا اور میٹھا پانی نکل آیا۔ اس سے قبل مختلف جگہ بور کئے گئے تھے لیکن کچھ نہ نکلا تھا۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو الہاماً بتایا تھا کہ یہاں پانی ہے۔ اس کے الفاظ اس طرح تھے۔

''جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا۔''
(الفضل 18؍اگست 1949ء صفحہ 5)

❁......جرنلسٹ نے حضور انور سے دریافت کیا کہ کیا آپ بھی ربوہ جاتے رہتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جب سے اپنی موجودہ اس پوزیشن میں ہوں میں ربوہ نہیں جا سکتا۔ ہاں جب اس پوزیشن میں نہیں تھا تو میں ربوہ میں ہی رہتا تھا۔ بڑے سخت حالات میں رہتا تھا۔ مجھے وہاں رہنے کے دوران جیل بھی جانا پڑا۔ اب اس وجہ سے نہیں جاسکتا کہ وہاں قیام کر کے اپنے فرائض منصبی ادا نہیں کرسکتا۔ خطبہ جمعہ نہیں دے سکتا۔ خطاب نہیں کرسکتا اپنے عقائد اور مذہب پر عمل نہیں کرسکتا۔ کام نہیں کرسکتا اور جماعت کی رہنمائی نہیں کرسکتا۔ خلیفہ بت بن کر تو نہیں بیٹھ سکتا اس لئے جب سے اس پوزیشن میں ہوں گزشتہ دس سال سے ربوہ نہیں گیا۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا ربوہ احمدیوں کے لئے مقدس جگہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا! جو مکہ کا مقام ہے وہ دنیا میں اور کسی جگہ کا نہیں ہے۔ مکہ میں خانہ کعبہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا پہلا گھر ہے۔ جس کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے اور اس کا حج کیا جاتا ہے۔ اس لئے مکہ ایک مقدس جگہ ہے اور اس کا مقام کسی بھی دوسری جگہ کو نہیں مل سکتا۔

اسی طرح مدینہ کا بھی اپنا ایک مقام ہے وہاں مسجد نبوی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار مبارک ہے اور یہ مقدس جگہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا قادیان کی ایک اپنی اہمیت اس لئے ہے کہ وہاں مسیح موعود اور مہدی کا نزول ہوا۔ پھر 1947ء میں پارٹیشن کے بعد ہجرت ہوئی اور ربوہ مرکز بنا تو اس کی اپنی ایک یہ اہمیت ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ پس جہاں تک تقدس کا سوال ہے وہ مکہ کا ہی ہے جو ربوہ کو نہ حاصل ہوا اور نہ کبھی حاصل ہوگا۔ مکہ کا اپنا ہی مقام ہے اور مدینہ کا بھی اپنا ہی مقام ہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ ایسے لوگوں کی اکثریت ہوگی جو ربوہ کبھی نہیں گئے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اس وقت خلیفۃ المسیح ربوہ میں موجود نہیں ہیں اس لئے لوگوں کی ربوہ جانے کی طرف زیادہ توجہ نہیں ہے بلکہ لندن آنے کی طرف زیادہ دلچسپی ہے کیونکہ خلیفہ وقت لندن میں موجود ہے۔ باقی لوگ قادیان اس لئے جاتے ہیں کہ وہاں حضرت اقدس مسیح موعود کے بعض مقدس مقامات ہیں اور آپ کا مزار مبارک بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: وہاں پاکستان میں مختلف شہروں میں آباد احمدیوں کو یہ دلچسپی ہوسکتی ہے کہ وہ ربوہ جائیں اور مختلف شہروں سے لوگ کثرت سے ربوہ جاتے بھی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا دنیا میں کروڑہا احمدی ایسے ہیں جو کبھی بھی ربوہ نہیں گئے۔ حضور انور نے فرمایا لندن میں رہنے کی وجہ یہ ہے کہ لندن کی حیثیت ایسی ہے کہ وہ ساری دنیا کا مرکز ہے جہاں سے دنیا کے بہت سے علاقوں میں آیا جایا جاسکتا ہے اور یہاں سے دنیا کے مختلف ممالک میں انتظامی امور کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے اور مختلف ممالک سے وقت کا فرق بھی ایسا ہے کہ کہیں بھی رابطہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

حضور انور نے فرمایا: اگر کبھی ضرورت ہوئی تو جاپان، انڈونیشیا اور آسٹریلیا بھی مرکز بن سکتا ہے۔

❁......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرنلسٹ سے دریافت فرمایا کہ اگر میں جاپان میں مرکز بنانا چاہوں تو کیا جاپان گورنمنٹ مجھے وہ تمام ضروریات اور سہولیات دے دے گی جو مجھے لندن میں مہیا ہیں۔

اس پر جرنلسٹ نے عرض کیا کہ یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم مذہب کے بارہ میں اس طرح کوئی احساس نہیں رکھتے بلکہ اپنی سیاست میں ہی گھرے ہوئے ہیں۔

❁......جرنلسٹ نے عرض کیا کہ حضور جاپان میں پہلی مسجد کے بارہ میں کچھ فرمائیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کل یہاں ایک فنکشن ہے اس میں اظہار خیال کروں گا۔ مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں خدا کی عبادت کی جاتی ہے اور خدا کی مخلوق کی بھلائی کے لئے پلاننگ کی جائے اور ایسے کاموں اور پروگراموں کی منصوبہ بندی کی جائے جن سے مخلوق خدا کا بھلا ہو اور ایسے کام جو انسان کو دکھ دینے والے ہیں اور نقصان پہنچانے والے ہیں ان کی نفی کرنے کی اور ان کو ختم کرنے کی پلاننگ کی جائے۔

❁......جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ اگر پاکستان کی حکومت جماعت کو قبول کرتی ہے اور اس کا رویہ تبدیل ہوتا ہے تو کیا آپ واپس پاکستان چلے جائیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر حالات بالکل درست ہو جائیں تو یہ مرکز وہاں جاسکتا ہے اور یہ ہوسکتا ہے کہ خلیفۂ وقت کچھ عرصہ پاکستان میں رہے اور زیادہ عرصہ دوسرے ملک میں رہے جہاں سے ساری دنیا میں رابطہ اور تعلق آسان ہے۔ بہرحال پاکستان میں مرکز قائم ہو جائے گا۔

❁......جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرے دو بچے ہیں۔ دونوں شادی شدہ ہیں۔ بیٹی کے آگے دو بچے ہیں ایک بیٹا اور بیٹی۔ اور بیٹے کے آگے ایک بیٹا ہے۔ یہ بچے بھی لندن میں ہیں اور اللہ کے فضل سے جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اہلیہ محترمہ بھی اس سفر میں ساتھ ہیں۔

❁......حضور انور نے جرنلسٹ سے دریافت فرمایا کہ ربوہ کے بارہ میں آپ نے بہت سے سوالات کئے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر جرنلسٹ نے جواب دیا جو لوگ اپنے وطن سے دور ہو جاتے ہیں اور وہاں جانا ان کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ میرے ان کے بارہ میں خاص جذبات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ربوہ پاکستان کے بنانے میں احمدیوں کا خون شامل ہے۔ ہمیں اس مٹی سے محبت ہے۔ ہم وہاں سے نکلے ہیں تو مجبوری سے نکلے ہیں۔ جو احمدی وہاں رہتے ہیں تو اس لئے رہتے ہیں کہ ان کو اس مٹی سے محبت ہے۔ وہ مشکلات کے باوجود قربانی کر کے رہتے ہیں۔

انٹرویو کا یہ پروگرام چھ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

بعدازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کے قائدین کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمام قائدین کو داڑھی رکھنی چاہئے۔ جوانی کی عمر بغیر داڑھی کے گزرنی تھی گزر گئی۔ اب داڑھی رکھنی چاہئے۔

قائد عمومی نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری دو مجالس ہیں اور انصار کی تعداد 44 ہے۔ 26 انصار ناگویا میں ہیں اور 18 ٹوکیو میں ہیں۔ صدر انصار اللہ نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ دونوں مجالس کے زعماء تعاون کرتے ہیں اور ہمیں رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔

قائد تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سارے سال کا انصار کا کیا پروگرام بنایا ہوا ہے۔ قائد تعلیم نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''نشان آسمانی'' مطالعہ کے لئے مقرر کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا پہلے اپنی ساری نیشنل عاملہ کو پڑھائیں۔ پھر دونوں مجالس کی عاملہ کو بھی پڑھائیں اور باقی انصار کو بھی پڑھائیں۔

قائد تعلیم نے بتایا کہ ہم نے ماہانہ اجلاس میں یہ رکھا ہوا ہے کہ یہ کتاب وہاں پڑھی جائے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اپنے ماہانہ اجلاس میں تو ایک دو صفحے پڑھ لیں گے۔ سال میں بارہ پندرہ صفحے ہو جائیں گے تو اس طرح کتاب تو ختم نہیں ہو گی۔ اس لئے اسے باقاعدہ اپنے مطالعہ میں رکھیں۔

قائد تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کے لئے کیا ٹارگٹ مقرر کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان کا مزاج دیکھیں کہ کس حد تک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ یہاں کچھ نہ کچھ حد تک خدا کا تصور موجود ہے اور ان لوگوں میں اسلام کے بارہ میں تجسس بڑھ رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی اسلام کی طرف توجہ پیدا ہوئی تھی۔ پھر ہٹ گئی۔ اس کے بعد پھر ہوئی اور پھر ہٹ گئی۔ اس طرح دور آتے رہتے ہیں۔ اب پھر ان لوگوں کی اسلام کی طرف توجہ ہے تو ان کے مزاج کے مطابق لٹریچر تیار کریں اور ان میں تبلیغ کا پروگرام بنائیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار کو توجہ دلائیں کہ اپنے بچوں کی نگرانی رکھیں۔ بچے باقاعدہ نمازیں پڑھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ نماز فجر بھی باقاعدگی سے ادا کریں۔ بعض دفعہ وقت پر ادا نہیں ہوتی تو جب بھی جاگ آتی ہے اسی وقت ادا کریں اور سب دعاؤں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ اپنی اولاد کے لئے دعائیں کریں۔ زور بازو سے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ جو کام ہوں گے وہ دعاؤں کے ساتھ ہی ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جب خدام سے انصار میں جاتے ہیں تو اسی طرح مستعدی سے کام کرنا چاہئے جس طرح خدام میں کرتے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ جب خادم ہوتے ہیں تو بہت مستعد ہوتے ہیں اور جونہی 40 سال سے اوپر انصار میں جاتے ہیں تو سست ہو جاتے ہیں۔ جائزہ لیں کہ ایسا کیوں ہے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت اپنے پروگرام بنائے گی اور انصار اپنے پروگرام بنائیں۔ Active اور مستعد ہوں اور اپنے آپ کو آرگنائز کریں۔

قائد ایثار سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سال کیا کام کیا ہے؟ جس کے جواب میں موصوف نے بتایا کہ یہاں ناگویا کی مسجد میں ہم نے ڈیڑھ ماہ کام کیا اور وقار عمل کیا۔ اسی طرح ٹوکیو میں بھی وقار عمل کیا اور لوکل سطح پر بھی ہم مدد کرتے ہیں۔

صف دوم کے نائب صدر سے حضو رانور نے دریافت فرمایا کہ انصار کے لئے سائیکل سفر کا پروگرام بنایا ہے۔ جس پر نائب صدر نے بتایا کہ ہم نے پیدل سفر کا پروگرام بنایا تھا جس میں سو فیصد انصار شامل ہوئے تھے۔ بعضوں نے پانچ کلومیٹر سفر کیا اور بعضوں نے سات کلومیٹر کا سفر مکمل کیا۔ ہم نے اس پروگرام کا آغاز تہجد کے ساتھ کیا تھا اور ایک علاقہ مخصوص کر کے وہاں یہ پیدل سفر کیا تھا۔

میٹنگ کے آخر پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مجلس عاملہ انصار اللہ کی یہ میٹنگ چھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

....

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور نے صدر لجنہ سے مجلس شوریٰ کی تجویز، اس پر سفارشات اور ان سفارشات پر عملدرآمد کی رپورٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر صدر صاحبہ نے بتایا کہ رپورٹ دس روز قبل بھجوائی جا چکی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے ادھر آنا ہی تھا تو ادھر ہی دے دیتیں۔ رپورٹ کی کاپی حضور انور کی خدمت میں پیش ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رپورٹ کا جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ واقفین نو اور واقفات نو کا سلیبس تو مرکز سے تیار ہوتا ہے اور بنا ہوا ہے۔ آپ واقفات نو کو یہ سلیبس پڑھانے کے سلسلہ میں جماعت کی مدد کریں۔ باقی اس سلیبس کے مطابق عمل کروانا نیشنل سیکرٹری وقف نو کا کام ہے آپ ان کی مدد کریں اور اپنی توجہ نومبایعات، ناصرات اور لجنہ کی تعلیم و تربیت کی طرف دیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: شوریٰ میں جاپانی ممبرات کو جو شکایت پیدا ہوئی تھی وہ کیا تھی۔ اس پر صدر صاحبہ نے بتایا کہ ''تجویز'' میں حضور انور کے خطبہ جمعہ کا حوالہ دے کر لائحہ عمل ترتیب دینے کی بات ہو رہی تھی تو اس پر جاپانی ممبرات گھبرا رہی تھیں کہ خطبہ کا مضمون اور ترجمہ ہمارے ذہن میں نہیں ہے۔ ہماری ایک ممبر کو اردو انگریزی اور جاپانی زبان پر عبور ہے وہ خطبات کے خلاصہ کا ترجمہ کرتی ہیں۔ انہوں نے ترجمہ کیا تھا اور جاپانی ممبرات کو جب سمجھایا گیا تو ان کو سمجھ آ گئی تھی تو اس طرح باہمی مشورہ سے سارا لائحہ عمل طے ہوا تھا۔

حضور انور کی خدمت میں جب ایک سال کے خطبات کے خلاصہ جات کا جاپانی ترجمہ پیش کیا گیا جو اس لجنہ ممبر نے کیا تھا تو اس پر حضور انور نے فرمایا کیا خطبہ کا خلاصہ بھی خود ہی نکالا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ الفضل والا خلاصہ نہ لیا کریں بلکہ مرکز سے انگریزی زبان میں آپ کو جو خلاصہ بھجوایا جاتا ہے اس کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا کریں۔ اپنے مربی صاحب، صدر صاحب سے یہ خلاصہ لے لیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **سیکرٹری تبلیغ** سے بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا آج جو بیعت ہوئی ہے کیا وہ شادی کر کے شامل ہوئی ہے؟ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نئی شامل ہونے والیوں کو سنبھالنا آپ کا کام ہے۔ ان کی تربیت اس طرح کریں کہ اگر رشتے ٹوٹ بھی جائیں تو لڑکیاں قائم رہیں اور جماعت کو نہ چھوڑیں۔

حضور انور نے بعض ممالک کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ کئی جماعتوں میں ایسا ہوا ہے کہ شادیاں کر کے دیگر مذاہب سے جماعت میں شامل ہوئیں۔ بعد میں اختلافات ہو کر خاوندوں سے علیحدگیاں ہوئیں مگر انہوں نے جماعت کو نہیں چھوڑا۔

حضور انور کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ یہاں پر خاوندوں کے مزاج اور گھر کے ماحول سے بدل ہو جاتی ہیں اور پھر دُور ہو جاتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا خاوندوں کی اصلاح کی کوشش کریں اور صدر جماعت کو لکھیں۔ حکمت و دانائی کے ساتھ سمجھائیں۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سال میں کتنے امتحان لیتی ہیں۔ جس پر سیکرٹری تعلیم نے بتایا کہ سہ ماہی میں تقریباً تین ہوتے ہیں۔ نصاب میں جو کتب شامل ہیں اس بارہ میں موصوفہ نے بتایا کہ الوصیت، کشتی نوح اور اسلامی اصول کی فلاسفی رکھی گئی ہیں۔ اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اتنی زیادہ کتابوں کو رکھنے کی بجائے ایک چھوٹی کتاب ''ہماری تعلیم'' کی طرح رکھیں اور اس کے معین صفحات مخصوص کر کے اچھی طرح سمجھائیں اور عمل کروائیں۔ عملی طور پر کام ہونا چاہئے۔ یہی کافی ہے۔

سیکرٹری تربیت نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تربیت کے سیمینارز اور مختلف عناوین پر تربیتی کلاسز کروائی جا رہی ہیں۔ جس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جاپانی ممبرات کی کتنی حاضری ہوتی ہے اور کتنی ہیں جو رابطے میں نہیں ہیں۔ حضور انور نے یہ بھی دریافت فرمایا کہ اجلاسات کس زبان میں ہوتے ہیں۔ اس پر صدر صاحبہ نے جواب دیا کہ چونکہ ٹوکیو میں جاپانی ممبرات کی تعداد زیادہ ہے وہاں جاپانی زبان میں منعقد ہوتے ہیں اور ناگویا میں مضامین کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اجلاسات جاپانی زبان میں کروایا کریں اور جن کو جاپانی زبان نہیں آتی ان کے لئے مضامین اردو میں ترجمہ کر لیا کریں اور اجلاسات جاپانی زبان میں ہی ہوں۔

سیکرٹری نومبایعات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنی نومبائعات ہیں اور آپ کی کارکردگی کی کیا رپورٹ ہے؟ اس پر سیکرٹری نے بتایا کہ نومبایعات کو قاعدہ یسرنا القرآن اور نماز وغیرہ سکھائی جا رہی ہے اور قرآن مجید بھی پڑھایا جا رہا ہے۔ انٹرنیٹ پر کلاس لی جاتی ہے اور دینی معلومات کے سوال و جواب بھی ہوتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو رابطے میں نہیں ہیں ان کو واپس لائیں اور سمجھانے کی کوشش کریں۔ جب ان کو نظام سمجھ آ جائے گا تو شکایت بھی نہیں ہو گی۔ مستقل مزاجی سے سمجھائیں اور رابطہ کرتے رہیں۔ ایک بار منع کریں گی۔ دو بار منع کریں گی۔ دس بار منع کریں گی مگر آپ پیچھا نہ چھوڑیں۔ آخر وہ آپ کی بات سنیں گی آپ کو اس کا ثواب ملے گا۔ گناہ تو نہیں ہو گا۔ جماعت سے اگر دوڑانا ہو تو بہت آسان ہے، لے کر آنا مشکل ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ خود انکار کر دیں کہ ہم سے رابطہ نہ کرو۔

سیکرٹری تعلیم صاحبہ نے عرض کیا کہ ایک جاپانی ممبر، راز داری کے ساتھ ان کے رابطہ میں ہیں۔ مگر کھل کر ملنا نہیں چاہتیں اور سامنے نہیں آنا چاہتیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔ پیار سے آہستہ آہستہ لائیں۔ سامنے نہیں آنا چاہتیں تو آپ نے چھوڑ نہیں دینا۔ ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔

سیکرٹری مال نے استفسار کیا کہ اگر کوئی ممبر یہاں رہے اور چندہ یہاں نہ دے بلکہ پاکستان دینے پر اصرار کرے تو کیا کریں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جس جماعت میں شامل ہیں وہاں چندہ دینا چاہئے۔ اگر نہیں دے رہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ان کو شکایتیں ہیں۔ جہاں کمائی کریں وہیں چندہ دینے کا اصول ہے۔ ایسی ممبرات کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کا کام کوشش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذَکِّــــر کا حکم دیا ہے۔ یعنی نصیحت کرتے رہو۔ آپ ایسی ممبرات سے جو یہاں رہ کر چندہ یہاں نہیں دینا چاہتیں، یہ کہیں کہ خلیفہ وقت سے اجازت لو، ہم تو اجازت نہیں دے سکتے۔

حضور انور نے فرمایا: بہت صبر اور حوصلے سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ نفس کو مارنا بہت مشکل کام ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ جو ممبر چھ ماہ پاکستان اور چھ ماہ بیرون پاکستان رہیں وہ چندہ کی ادائیگی کے بارہ میں کیا کریں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ چھ ماہ پاکستان میں دے دیں اور باقی کا یہاں دے دیں۔ خاوندوں سے ہی خرچ لیتی ہیں۔ ان کی اپنی کمائی تو نہیں ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ سات بجے تک جاری رہی۔

''بیت الاحد'' کا وزٹ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق سات بج کر بیس منٹ پر جماعت جاپان کے نئے سنٹر کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس نئے سنٹر میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور اس عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔

یہ عمارت کنکریٹ کی بنی ہوئی ہے اور صرف 19 سال پرانی ہے اور گیم سینٹر کے طور پر استعمال ہونے کی وجہ سے ساؤنڈ پروف ہے اور قبلہ رخ ہے۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ تقریباً تین ہزار مربع میٹر ہے اور ساٹھ فیصد حصہ مسقّف یعنی چھتا ہوا ہے۔ جو نماز کا ہال ہے اس میں پانچ صد نمازی، نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر رہائشی حصہ بھی ہے اور کچھ کمرے علیحدہ بھی بنے ہوئے ہیں جو بطور دفاتر استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ عمارت قریباً آٹھ لاکھ ڈالر میں خریدی گئی ہے اس عمارت میں بعض تبدیلیوں کے ساتھ باقاعدہ مسجد تعمیر ہو گی۔ اس مسجد کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاحد'' رکھا ہے۔

اس عمارت کے معائنہ کے وقت Mr & Mrs. Tamiya بھی موجود تھے۔ یہ دونوں میاں بیوی آرکیٹیکٹ ہیں اور ان دونوں نے مسجد کی رجسٹریشن کے حوالہ سے غیر معمولی تعاون کیا ہے۔

حضور انور نے مسجد کے نقشہ جات دیکھے اور مسجد کے نقشہ اور Renovation پلان کے بارہ میں گفتگو فرمائی اور موقع پر بعض ہدایات فرمائیں۔

بعد ازاں آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

بعد ازاں مکرم انیس احمد ندیم صاحب مبلغ انچارج جاپان نے حضور انور کی اجازت سے ایک نکاح کا اعلان کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ عمارت کی بالائی منزل پر تشریف لے گئے اور اوپر کے حصہ کا معائنہ فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔

جماعت جاپان نے شام کے کھانے کے لئے باربی کیو کا انتظام کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس میں شمولیت فرمائی اور آخر پر دعا کروائی۔

امریکہ سے مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب اور ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب جاپان آئے ہوئے تھے۔ ان دونوں احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے جماعتی کچن میں تشریف لے گئے اور کارکنان سے گفتگو فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نچلی منزل پر تشریف لے آئے اور یہاں کچھ دیر قیام فرمایا۔ اس دوران نیشنل صدر جاپان و مبلغ انچارج صاحب کو مسجد کے محراب اور دیگر امور کے بارہ میں ہدایات دیں۔

ایک امریکن احمدی دوست اپنے کام کے سلسلہ میں

جاپان شفٹ ہوئے ہیں۔ موصوف نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور لاس اینجلس میں اپنی ملاقات کا ذکر حضور انور سے کیا۔

آج زیر تبلیغ جاپانی خواتین بھی مدعو تھیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان خواتین نے بھی حضور انور کی زیارت کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔ فائزہ انیس صاحبہ نائب صدر لجنہ نے ان کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ Shimosato صاحبہ عربی جانتی ہیں اور Story Teller ہیں۔ نیز تاریخ اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں اور جماعت کے پروگراموں اور سیمینارز وغیرہ میں تعاون کرتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تاریخ اسلام کے بارہ میں جماعت کو لٹریچر کی ضرورت ہے۔ ان سے تعاون لیں۔

ایک Mrs. Hadano صاحبہ تھیں جو ایک NGO کی سربراہ ہیں جو اسائلم سیکرز کو مدد فراہم کرتی ہیں۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الأحد کی خرید کے لئے نمایاں مالی قربانی کی چند درخشندہ مثالیں

جماعت احمدیہ جاپان کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اس نئے سینٹر کی خرید اور یہاں پر ''مسجد بیت الاحد'' کی تکمیل کے لئے غیر معمولی مالی قربانی کی توفیق ملی ہے جس کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں بھی فرمایا ہے۔

بعض احباب نے فوری طور پر پچاس پچاس ہزار ڈالرز سے زائد کے وعدے کئے اور ادائیگی بھی کردی۔

ایک دوست نے پاکستان میں اپنا گھر فروخت کر کے بیس ہزار ڈالرز کی رقم مسجد فنڈ میں ادا کردی۔ صرف اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ایک روز مبلغ سلسلہ اور مسجد فنڈ کے محصل کو اپنے گھر لے گئے اور عرض کیا کہ میرے گھر کا تمام سازو سامان اللہ کے گھر کے لئے پیش ہے آپ چاہیں تو سامان لے جائیں اور چاہیں تو قیمت لگوا کر مجھے بتادیں۔

ایک بے روزگار احمدی نوجوان نے فوری طور پر ڈیڑھ لاکھ یَن کے قریب رقم پیش کردی اور ان کی اہلیہ نے شادی کے زیورات میں سے تین سیٹ مسجد کے لئے پیش کردیئے۔

ایک نوجوان طالب علم جنہیں پارٹ ٹائم جاب کے طور پر ہر ماہ 80 ہزار یَن ملتے ہیں۔ اس میں سے ہر ماہ پچاس ہزار یَن مسجد کے لئے پیش کرنے کی توفیق پارہے ہیں۔

ایک احمدی دوست کو مسجد کی تحریک کی گئی تو انہوں نے کہا کہ ابھی میرے ساتھ گھر چلیں جو کچھ حاضر ہے وہ پیش کردوں گا۔ چنانچہ مسجد فنڈ کے محصل ایک دوست کے ساتھ ان کے گھر گئے تو ان کی اہلیہ نے جو جاپانی احمدی ہیں مختلف ڈبے لاکر ان کے سامنے پیش کردیئے اور اس رقم کی مالیت دس ہزار ڈالرز کے قریب تھی۔

ایک دوست اور ان کی فیملی کا پاکستان جانے کا پروگرام تھا۔ یہ نوجوان بے روزگار ہیں اور گورنمنٹ سے ملنے والی امداد پر گزارہ کرتے ہیں۔ لیکن انہوں نے کئی سال سے پاکستان جانے کے لئے جمع کی گئی رقم اللہ تعالیٰ کے گھر کے لئے پیش کردی۔

ایک اور دوست نے بھی اپنا اور فیملی کا پاکستان جانے کا پروگرام منسوخ کر کے سفر کے لئے رکھی جانے والی دس ہزار ڈالرز کی رقم مسجد کے لئے پیش کردی۔

بچوں اور خواتین نے اپنے عزیز زیورات پیش کر کے مسجد کی تحریک میں حصہ لیا۔

ایک خاتون نے اپنے زیورات میں سے سب سے عزیز زیورات مسجد کے لئے پیش کردیئے جو انہیں اپنی والدہ اور انہیں ان کی والدہ کی طرف سے ملے تھے۔

ایک بیوہ عورت نے زیور کا نیا سیٹ مسجد کے لئے پیش کردیا یہ سیٹ انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی کے لئے خریدا تھا۔

احمدی خواتین نے اپنے زیورات مسجد کے لئے پیش کر کے نہایت اعلیٰ مثال قائم کی۔ ''مسجد بیت الاحد'' جاپان کے لئے اب تک ایک ہزار گرام کے قریب سونا پیش کیا جاچکا ہے۔ بعض خواتین نے تو اپنا سارا زیور قربان کر دیا۔ ایک احمدی بہن نے سونے کی 24 چوڑیاں پیش کر کے مسجد بیت الاحد کی تعمیر میں حصہ لیا۔

بچوں نے اپنے جیب خرچ کے طور پر اکٹھی کی ہوئی رقمیں اللہ تعالیٰ کے گھر کے لئے پیش کر کے اس مبارک تحریک میں حصہ لیا۔ بچوں میں سے ایک بچی نے مختلف کرنسیوں کی صورت میں جمع کی ہوئی رقم قریباً نو ہزار ڈالرز پیش کر کے مسجد کی قربانی میں حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت جاپان نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں غیر معمولی قربانی کی توفیق پائی ہے اور سات لاکھ ڈالرز سے زائد رقم وہ جمع کر چکے ہیں اور ابھی مالی قربانی کا یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے اس کی بہترین جزا ان کو عطا فرمائے۔ آمین

....

09 نومبر بروز ہفتہ 2013ء (حصہ اوّل)

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ہوٹل کے ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق سوا بارہ بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے بتایا: ہماری دو مجالس ہیں ایک ناگویا اور دوسری ٹوکیو چونکہ خدام کی تعداد کم ہے اس لئے مجلس عاملہ میں بھی زیادہ عہدے نہیں ہیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ پندرہ اطفال ہیں۔ جن میں سے نصف جاپانی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان پندرہ کے علاوہ اور بھی ہیں ان کو بھی اپنی تجنید میں شامل کرو۔ **اور ان سب کو وقف نو کا سلیبس پڑھاؤ۔ سب اطفال یہ سلیبس پڑھیں پھر ان کا امتحان بھی ہو۔**

مہتمم مال سے حضور انور نے خدام کے چندہ اور سالانہ بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فی کس آمد کا جائزہ لے کر ہدایت فرمائی کہ بجٹ مزید بڑھانے کی گنجائش موجود ہے۔

اجتماعات کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ جاپان میں تینوں ذیلی تنظیموں کے اجتماع ایک ہی دنوں میں ہوتے ہیں۔ تینوں ذیلی تنظیمیں اپنی علیحدہ علیحدہ جگہ حاصل کرلیتی ہیں۔ اس طرح اجتماعات کے لئے ایک ہی دن رکھا گیا ہے۔

مہتمم تعلیم اور مہتمم تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے اپنا کیا پروگرام بنایا ہے۔ فرمایا مہتمم تعلیم کا کام ہے کہ وہ خدام کے لئے اپنا پلان تیار کرے۔ اطفال کے لئے نہیں۔ مہتمم اطفال کا کام ہے کہ وہ اپنی عاملہ بنائے اور پھر سیکرٹری تعلیم اطفال کے لئے نصاب پڑھانے کا پروگرام بنائے۔

حضور انور نے مہتمم تعلیم کو فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی کتاب اپنے نصاب میں رکھیں اردو اور انگریزی میں ہو۔ جس کا جاپانی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے وہ جاپانی جاننے والوں کے لئے رکھی جا سکتی ہے پھر اس کا امتحان بھی لیں۔ اگر کتاب بڑی ہے تو اس کو مختلف حصوں میں تقسیم کرلیں۔

حضور انور نے مہتمم تعلیم کو فرمایا آپ مہتمم تربیت بھی ہیں۔ پانچوں نماز پڑھتے ہیں؟ نیز فرمایا **ساری عاملہ کا جائزہ لیں جو ممبر عاملہ پانچ نمازیں نہیں پڑھتا اس کو عاملہ سے فارغ کریں۔ عاملہ کے سب ممبرز اور سب خدام پانچوں نمازوں کی ادائیگی کرنے والے ہونے چاہئیں۔** آپ کی اتنی چھوٹی سی جماعت ہے سب سو فیصد نمازیں پڑھنے والے ہونے چاہئیں۔

مہتمم اصلاح وارشاد کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کا پلان بنائیں۔ خدام الاحمدیہ کا تبلیغ کا پلان علیحدہ ہو اور جماعت کا تبلیغ کا پلان علیحدہ ہو۔ خدام اپنے پلان کے مطابق علیحدہ بھی تبلیغ کریں پھر جماعت کے تبلیغی پروگراموں کے تحت بھی تبلیغ کریں اور ان پروگراموں میں شامل ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جس خادم کے چالیس سال پورے ہونے میں دو سال سے کم عرصہ رہتا ہو تو اس کا نام صدر خدام کے لئے پیش نہیں ہوسکتا۔

حضور انور نے فرمایا اپنا کانسٹی ٹیوشن سب پڑھ لیں۔ اس میں سارے سوالات کے جوابات موجود ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ریفریشر کورس کریں اور دستورِ اساسی پڑھائیں۔ عاملہ کو بتائیں کہ ان کے فرائض کیا ہیں ان کی ڈیوٹی اور ذمہ داری کیا ہے۔

مجلس عاملہ کے ایک خادم جامعہ کینیڈا میں جا رہے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کوئی جاپانی احمدی نوجوان بھی دیکھیں جو جامعہ احمدیہ میں پڑھے اور لوکل مبلغ کے طور پر یہاں کام کرے۔

خدام الاحمدیہ کے موجودہ صدر کی دو سال کی ٹرم ختم ہو رہی تھی۔ نئے صدر خدام کا انتخاب ہو چکا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کے دوران ہی نئے صدر خدام الاحمدیہ جاپان احسان رحمت اللہ صاحب کی منظوری عطا فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ یہ مجھے علیحدہ بھی ملیں۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی یہ میٹنگ بارہ بجکر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب مبلغ سلسلہ اور بزرگ جاپانی احمدی دوست مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان دونوں احباب نے مل کر قرآن کریم کے جاپانی ترجمہ کی نظر ثانی مکمل کی ہے۔ انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نظر ثانی کے دوران قریباً ساڑھے چار ہزار آیات کے ترجمہ میں بہتری لائی گئی ہے۔ اس کے لئے فٹ نوٹس کا بھی ترجمہ کیا گیا ہے اور سورتوں کا تعارف بھی دیا گیا ہے۔

حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ بھی پیش کی گئی کہ جاپانیوں نے اس نظر ثانی والے ترجمہ کو دیکھا ہے اور پڑھا بھی ہے ان کا کہنا ہے کہ ترجمہ کا معیار بہت اعلیٰ ہے اور ترجمہ بہت آسان کردیا گیا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اب اس کو جلد شائع کریں۔

اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ دعا کے لئے پیش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اینٹ کو اپنے دست مبارک میں لیا اور اپنی دونوں انگوٹھیاں الیس اللّٰہ بکاف عبدہ اور مولیٰ بس اس اینٹ پر مَس کرتے ہوئے دعا کی اور صدر جماعت و مبلغ انچارج کو ہدایت فرمائی کہ یہ اینٹ اپنی مسجد کی تعمیر کے دوران محراب میں یا کسی اور مناسب جگہ پر لگا دیں۔ ترجمہ کمیٹی کی یہ ملاقات سوا ایک بجے تک جاری رہی۔

بعدازاں مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج جاپان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی اور مختلف کتب اور لٹریچر کے تراجم اور ان کی نظر ثانی اور اشاعت کے حوالہ سے رپورٹ پیش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی اور ہدایات حاصل کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اصولی ہدایت **فرمائی کہ کسی بھی کتاب کی اشاعت فنڈز کی کمی کی وجہ سے ہرگز نہیں رکنی چاہئے۔**

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لٹریچر کی اشاعت کا کریش پروگرام بنائیں۔ جذبہ اور عزم سے کام کریں اور کثرت سے لٹریچر شائع کریں۔ جاپانی زبان میں پہلے ہی بہت کم لٹریچر شائع ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سنگاپور سے بھی اشاعت کا جائزہ لیں۔

حضور انور نے صدر صاحب کو ہدایت فرمائی کہ جاپانیوں کیلئے پہلے ایک دو ورقہ شائع کریں۔ محبت اور امن کا پیغام دیں اور احمدیت کے بارہ میں بتائیں۔ ایک لاکھ شائع کریں اور دیکھیں اس پر کیا خرچ آتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اصل کام تبلیغ کا ہے۔ تبلیغ کے لئے زیادہ سے زیادہ پروگرام بنائیں۔

صدر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ کتاب Pathway to Peace میں سے بعض ایڈریسز کا ترجمہ علیحدہ شائع ہو چکا ہے اور تقسیم بھی ہوا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اس کتاب کا مکمل ترجمہ شائع کریں اور یہ کام جلد ہو۔ اس کی اب ضرورت ہے۔

حضور انور نے کتب کی اشاعت اور اخراجات کے حوالہ سے مختلف انتظامی ہدایات بھی دیں۔

یہ میٹنگ ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازوں کے لئے مخصوص ہال میں تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم مرتاض احمد رضی، صبور احمد، متین احمد، اطہر احمد، غلام احمد، یاسر جنود، عزیزہ امۃ الکافی رملہ، دریہ ظفر، عدینہ ظفر، طاہرہ شوکت، عائشہ شوکت عزیزہ فاخرہ عبداللہ، ثمرین جنود اور فوزیہ جنود اس تقریب میں شامل ہوئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆

100 سال پہلے

1914ء میں رُونما ہونے والے بعض اہم واقعات

(ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا)

2014ء کا آغاز خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہو چکا ہے۔ آج سے سو سال پہلے کے زمانہ کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ **1914**ء کا سال جماعت احمدیہ اور دنیا کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس سال ہونے والے بعض اہم واقعات کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کو بھی ہر فتنہ وفساد سے مامون ومحفوظ رکھے اور دنیا کو ماضی کی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہوئے ان کے اعادہ سے بچائے رکھے۔ آمین

تاریخ احمدیت سے

13/مارچ: خلیفۃ المسیح الاول حضرت حاجی حکیم مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

14/مارچ: حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ بطور خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کے مزار کے پہلو میں تدفین ہوئی۔

اپریل: حضرت چوہدری فتح محمد سیال رضی اللہ عنہ نے ووکنگ سے منتقل ہو کر لندن میں احمدیہ مشن قائم کیا۔

31/مئی: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا عقدِ ثانی حضرت خلیفہ اولؓ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الحیٔ بیگم صاحبہ سے ہوا۔

جون: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کتاب ''تحفۃ الملوک'' تصنیف فرمائی۔

وسط سال 1914ء میں ضلع گورداسپور کے مختلف دیہات کے علاوہ مانگٹ اونچے اور بنگہ میں احمدیہ پرائمری سکول کھولے گئے۔

اگست: پہلی عالمی جنگ عظیم کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئی روس کے آسٹریا اور جرمنی کے روس کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ سے پوری ہوگئی۔

9 نومبر: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک مضمون میں ترکی کے شامل جنگ ہونے کو بے سبب اور بے وجہ قرار دیتے ہوئے تُرک خلافت عثمانیہ کے خاتمہ سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کا پُرزور اعلان فرمایا۔

27/نومبر: مینارۃ المسیح کی تکمیل کی خاطر اس کی تعمیر کے دوسرے دور کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے دست مبارک سے اینٹ رکھ کر کیا۔

تاریخ عالم سے

یکم جنوری: شمالی اور جنوبی نائیجیریا کو انتظامی لحاظ سے یکجا کر کے ایک ملک بنا دیا گیا۔

28 جون: آسٹریا کے شہزادہ اور اس کی بیوی کو قتل کر دیا گیا۔ اگلے روز آسٹریا، ہنگری نے اس کے قتل کا الزام سربیا کی حکومت پہ لگا دیا۔

28 جولائی: آسٹریا ہنگری نے سربیا کے خلاف اعلان جنگ کر کے بلغراد پر بمباری کی۔

29 جولائی: روس نے آسٹریا ہنگری کے خلاف فوجی کارروائی کرنے کا اعلان کر دیا۔

یکم اگست: جرمنی نے روس اور اس کے حامی ملکوں کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔

4 اگست: بیلجیم پر جرمن یلغار ہونے پر برطانیہ نے بھی جنگ کا باقاعدہ اعلان کر دیا اور پہلی جنگ عظیم بھرپور طریق پر شروع ہوگئی۔ ایک اندازہ کے مطابق اس جنگ میں، جو چار سال تک جاری رہی، لگ بھگ ایک کروڑ فوجی اور قریباً ستّر لاکھ سویلین مارے گئے۔

5 اگست: امریکہ میں پہلی الیکٹرک ٹریفک لائٹس Cleveland, Ohio میں نصب کی گئیں۔

اسی سال پہلی مرتبہ سٹین لیس سٹیل (stainless steel) سے بنی اشیاء عام استعمال کے لیے دستیاب ہونا شروع ہوئیں۔

اسی طرح اس سال ایٹمی سائنسدان Ernest Rutherford نے ایٹم کے مرکزہ کے اندر پروٹون (protons) کی موجودگی کا نظریہ پیش کیا۔

15 اگست: پانامہ نہر کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا اور ایک قرآنی پیشگوئی پوری ہوگئی۔

23 اگست: جاپان کا جرمنی کے خلاف اعلانِ جنگ۔

5 ستمبر: پیرس کے نواح میں جرمن اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی جس میں پانچ لاکھ افراد مارے گئے یا شدید زخمی ہوئے۔

7 ستمبر: ترکی کا بیلجیم کے خلاف اعلان جنگ۔

3 اکتوبر: 25,000 کینیڈین فوجی جنگ میں حصہ لینے کے لئے یورپ روانہ ہوگئے۔

5 نومبر: برطانیہ اور فرانس نے ترکی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔

26 نومبر: نوبل انعام یافتہ آسٹرین محقق Karl von Frisch نے شہد کی مکھیوں پر اپنی تحقیق (خصوصاً ان کے مختلف قسم کے رقص اور ان کے مطالب) شائع کر کے بیالوجی کی دنیا میں ہلچل مچا دی۔

24 دسمبر: کرسمس کی وجہ سے برطانیہ اور جرمنی کا عارضی جنگ بندی کا اعلان۔ واضح رہے کہ چین اور امریکہ اس عالمی جنگ میں اس وقت تک غیر جانبدار رہے۔

ماخذ: 1: تاریخ احمدیت، جلد چہارم۔ مطبوعہ 2007ء۔
2: 1914 - Wikipedia, the free enyclopedia بمطابق تاریخ 13/12/2013

☆☆☆

جماعت احمدیہ برازیل کے
بیسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

رپورٹ: وسیم احمد ظفر۔ مبلّغ انچارج برازیل

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا بیسواں جلسہ سالانہ 14-13 اپریل 2013ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

جلسہ سے قبل مختلف طبقہ سے تعلق رکھنے والے مقامی افراد کو دعوت دی گئی۔ اخبارات سے بھی رابطہ کیا اور تفصیلی انٹرویوز دیئے۔ چنانچہ دو مقامی اخباروں "Tribuna de Petropolis" اور "Diario de Petropolis" نے جلسہ سے متعلق رپورٹس بھی شائع کیں۔ ایک اخبار نے جلسہ کے شرکاء کی فوٹو بھی شائع کی۔

افتتاحی اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم گل بخت رضا صاحب نے جلسہ سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباس پیش کئے۔ اس کے بعد لندن سے آئے ہوئے مکرم معمر منیر کھارا صاحب نے تبلیغ کے متعلق تقریر کی۔ بعد ازاں بچوں نے چند نظمیں پڑھیں۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے افراد جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد بیان کیے۔

دعا کے بعد نمازوں اور کھانے کا وقفہ کیا گیا۔

14 اپریل کو اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم و پرتگیزی زبان میں اس کے ترجمہ سے ہوا۔ مکرمہ انیلہ ظفر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ مکرم ندیم احمد طاہر صاحب نے اسلام اور احمدیت کا تعارف پیش کیا۔ مکرمہ طاہرہ ثمینہ صاحبہ نے عورتوں کے حقوق سے متعلق تقریر کی۔

اس اجلاس کے لئے خصوصی موضوع ''بانیان مذاہب کی تکریم'' رکھا گیا تھا۔

کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھنے والے شہر کے معروف پادری Frei Volney Berkenbrock، ایک کیتھولک یونیورسٹی کے پروفیسر Ronaldo جو پادری بھی ہیں، ایک جاپانی کمیونٹی Seicho-No-Ie کے نمائندہ José Carlos اور بعض دیگر مہمانان نے حاضرین کو ایڈریس کیا اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

6 بچوں کے ایک گروپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ''ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللّٰہ'' کورس کی شکل میں پڑھی۔ اس کے بعد مکرم اعجاز احمد ظفر صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔

تقریر کے آخر پر خاکسار نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ضروری تصحیح

الفضل انٹرنیشنل 10/جنوری 2014ء کے صفحہ 8 پر ایک مضمون بعنوان ''زہریلی چھپکلیوں کے لعاب سے شوگر اور بلڈ پریشر کا علاج'' چھپا ہے۔ مضمون کے تیسرے کالم کی سطر نمبر 7 میں درج ایک فقرہ یوں پڑھا جائے: ''واضح رہے کہ سائنسدانوں کے بقول نیم مُردہ ایچ آئی وی وائرس سے ایڈز لاحق نہیں ہوسکتا''۔ قارئین تصحیح کر لیں، جزاکم اللہ۔

جماعت احمدیہ گنی کناکری کے
چھٹے ایک روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد

طاہر محمود عابد۔ مبلغ انچارج، گنی کناکری

خدا تعالیٰ کے فضل سے گنی کناکری کو 5 مئی 2013ء کو اپنے چھٹے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔

11 بجے صبح سیرالیون سے تشریف لائے ہوئے مولانا سعیدالرحمٰن امیر ومشنری انچارج سیرالیون کی زیر صدارت پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد معزز مہمانوں کا تعارف پیش کیا گیا۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب سیرالیون نے افتتاحی تقریر کی۔

اس سیشن میں محترم محمد ماریگا صاحب صدر جماعت کناکری نے ''**احمدیت کا تعارف اور ضرورت**''، مکرم احمد پال کمارا صاحب نے ''**حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم**'' اور خاکسار نے ''**اسلام اور جہاد**'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

پہلے سیشن کے اختتام پر نماز ظہر وعصر کے بعد مہمانان کرام کو کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد دوسرے سیشن کا آغاز خاکسار کے زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم شریف کبا صاحب لوکل مشنری نے ''**صداقت حضرت مسیح موعودؑ**''، اور مکرم محمد صالح جالو صاحب نے ''**خلافت کی اہمیت اور برکات**'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

آخر میں مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ خاکسار اور مکرم صدر صاحب جماعت کناکری نے سوالوں کے جوابات دیے۔

ملک کے نیشنل ریڈیو کے نمائندہ سارا وقت جلسہ میں شامل رہے اور جلسہ کی کوریج کو ریڈیو پر نشر کیا۔ اسی طرح جلسہ کے اختتام پر مکرم امیر صاحب جماعت سیرالیون، صدر صاحب جماعت گنی کناکری اور خاکسار کا انٹرویو لیا جس میں جماعت کا تعارف اور جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے۔

شام پانچ بجے جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جلسہ کے اختتام پر یونیورسٹی کے دو طالبعلم اور ایک اور صاحب بیعت کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جلسہ کی کل حاضری 200 رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کو گنی میں جماعت احمدیہ اسلامیہ کی عظیم الشان کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا دے۔ آمین

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جماعت احمدیہ گیانا کے 32ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

رپورٹ: احسان اللہ مانگٹ۔ مبلغ انچارج گیانا (جنوبی امریکہ)

جماعت احمدیہ گیانا کو اپنے بتیسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد 27,26 اکتوبر 2013ء بروز ہفتہ اور اتوار کرنے کی توفیق ملی۔

افتتاحی اجلاس میں تلاوت قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ اور نظم کے بعد ''قرآن مجید پر ہونے والی تنقید اور اس کے جوابات''، ''واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً'، "Holy Prophet Muhammad (SA) A Prophet for All Times" اور ''حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد'' کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اس اجلاس کے دوران منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بھی پیش کیا گیا۔

اس اجلاس میں ہندو، عیسائی اور مسلم تنظیموں سے تعلق رکھنے والے بعض خصوصی مہمان بھی شامل ہوئے اور حاضرین سے خطاب میں جماعت کی معاشرتی اقدار کی بہتری کے لئے کی جانے والی خدمات اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لئے جماعت احمدیہ کے کردار کی تعریف کی۔

اجلاس اوّل میں شامل خاص مہمان Shiri Samaya Puran Mariamma Temple کے پنڈت Mr. Deodat Tillack نے کہا کہ اگر لوگ اسلام قبول کرتے ہیں تو صرف جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام قبول کریں کیونکہ جماعت احمدیہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کی نہ صرف تبلیغ کرتی ہے بلکہ اس کا ثبوت اپنے عمل سے دیتی ہے۔

مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد صدر اجلاس نے دعا کروائی۔ کھانے کے بعد نمازِ مغرب وعشا ادا کی گئیں جس کے بعد مجلس سوال وجواب کا اہتمام کیا گیا۔

جلسے کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر اور درس قرآن مجید کے بعد ناشتہ اور جلسہ کی تیاری کا وقفہ تھا۔

دس بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد ''عالمی بحران اور امن وسلامتی کا راستہ'' اور ''اکیسویں صدی میں قرآن مجید کی مطابقت'' کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

اس اجلاس میں بعض خصوصی مہمان شامل ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے انداز میں جماعتِ احمدیہ کی خدمات اور امن و آشتی کی تعلیمات سے بھرپور اسلامی تعلیمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور برملا کہا کہ آج ہم سب کو مل کر اس دنیا میں امن اور بھائی چارہ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ان معزز مہمانوں میں سے ایک مکرم منظور نادر صاحب ممبر پارلیمنٹ بھی تھے جو جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اس حوالہ سے اپنے مشاہدات کا ذکر کیا بالخصوص حضور انور کی خاص شفقت کا محبت بھرا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد صدر مجلس نے اختتامی دعا کروائی۔

ظہرانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد شاملین جلسہ واپسی کے سفر پر روانہ ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ کی حاضری دوسو سے زائد تھی۔

ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

جلسہ کی کارروائی سے ایک ہفتہ قبل ایک گھنٹہ TVG Ch. 28 پر ایک ٹیلیویژن پروگرام نشر کیا گیا جس میں تین مبلغین کے علاوہ نیشنل سیکرٹری تبلیغ بھی شامل ہوئے۔ اس پروگرام میں دنیا کے مختلف ممالک میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بارہ میں بات ہوئی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ میں شرکت کے لیے اس پروگرام کے ذریعہ بھی لوگوں کو دعوتِ عام دی گئی۔

25 ،اکتوبر کو جلسہ سالانہ کے بارہ میں نصف گھنٹہ کا ٹیلیویژن پروگرام ریکارڈ کروایا گیا جو کہ 27/ اکتوبر کی صبح نشر ہوا۔ جمعہ کی صبح یعنی جلسہ کے انعقاد سے ایک دن قبل ایک پروگرام جس کا دورانیہ دس منٹ کا تھا NCN Ch. 11 (نیشنل کمیونیکیشن نیٹ ورک) پر براہ راست نشر کیا گیا۔ 17/اکتوبر کو نصف گھنٹہ ریڈیو کے مفت پروگرام کے ذریعہ پورے ملک میں پیغام پہنچانے کا ایک سنہری موقع ملا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے شاملین کو جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جامعۃ المبشرین گھانا کے زیرِ اہتمام آل گھانا

سیدنا مسرور فٹبال ٹورنامنٹ 2013ء کا انعقاد

رپورٹ: نواز احمد، استاد جامعۃ المبشرین گھانا

26/اکتوبر 2013ء بروز ہفتہ جامعۃ المبشرین گھانا کو پہلے 'سیدنا مسرور فٹبال ٹورنامنٹ' کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔ اس ٹورنامنٹ میں جامعۃ المبشرین فٹبال ٹیم سمیت سنٹرل ریجن کی چھ ٹیموں نے حصہ لیا جن میں Swedru، Gomao Circuit، Mankessim، Essarkyir Circuit اور Jamia Ahmadiyya International شامل تھیں۔ کھلاڑیوں میں ایک خاصی تعداد غیر از جماعت اور عیسائی دوستوں کی تھی۔

اس ٹورنامنٹ کے آغاز سے کافی عرصہ قبل طلباء و اساتذہ کے سپرد مختلف شعبہ جات کر کے اس کی باقاعدہ تیاری شروع کردی گئی تھی۔

دس بجے اس ٹورنامنٹ کی باقاعدہ افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین گھانا تھے۔ انہوں نے اپنی مختصر تقریر میں جامعۃ المبشرین کا تعارف بھی پیش کیا۔ بعد ازاں صدر شعبہ کھیل نے ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کو قواعد وضوابط پڑھ کر سنائے جس کے بعد مہمانِ خصوصی نے دعا کروا کر ٹورنامنٹ کا باقاعدہ افتتاح کیا۔

ٹیموں کو دو پولز میں تقسیم کر کے باہم میچز کروائے گئے۔ کوالیفائنگ راؤنڈ میں کل 6 میچز کھیلے گئے اور تمام ٹیموں نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔

شام ساڑھے پانچ بجے اس ٹورنامنٹ کا فائنل میچ Essarkyir اور Mankessim کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا جسے ایک سنسنی خیز مقابلہ کے بعد Essarkyir نے صفر کے مقابلے میں ایک گول سے جیت لیا۔

اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی جناب چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ تھے۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد مہمانِ خصوصی نے اعزاز پانے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب کے بعد دعا کروائی۔

اس موقعہ پر ملک شام سے ہجرت کر کے آنے والے احمدی احباب کو بھی خصوصی طور پر مع فیملی مدعو کیا گیا تھا۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل کے تمام طلباء واساتذہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ مہمانانِ گرامی کی خدمت میں خصوصی لنچ بھی پیش کیا گیا۔

اس ٹورنامنٹ کے انعقاد سے جہاں احمدی نوجوانوں کی تربیت اور ان کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرنے کا موقعہ میسر آیا وہیں غیر از جماعت دوست اور عیسائی نوجوان جماعت احمدیہ سے اور بالخصوص جامعۃ المبشرین سے متعارف ہوئے۔ مہمان کھلاڑی جماعتی انتظام، مہمان نوازی اور اعلیٰ اخلاق کا نیک تاثر لے کر واپس لَوٹے۔

......☆☆☆☆......

مبلغین، اماموں کا پندرہ روزہ ریفریشر کورس

رپورٹ: سید سعید الحسن۔ نائب امیر اول و مبلغ انچارج گیمبیا

یکم نومبر تا 14 نومبر 2013ء کو گیمبیا کے مبلغین و اماموں کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ پہلا ریفریشر کورس تین سال قبل ہوا تھا اور فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر تین سال کے بعد سارے ملک کے مبلغین جن میں لوکل اور سنٹرل شامل ہوں کو بلایا جائے اسی طرح احمدی اماموں کو بھی بلایا جائے۔

ملک کے لوئر ریجن LRR مانسا کونکو کے طاہر احمدیہ سینئر سکینڈری میں ہونے والی اس پندرہ روزہ کلاس میں 44 لوکل مبلغین، 45 امام اور تمام مرکزی مبلغین بشمول جامعہ احمدیہ یوکے اور کینیڈا کے نئے فارغ التحصیل ہونے والے، جو اُن دنوں گیمبیا میں موجود تھے، بھی شامل تھے۔ شاملین کی کُل تعداد 125 تھی۔

کلاس کا بنیادی مقصد مبلغین کے معیار کو بہتر بنانا اور موجودہ حالات کے مطابق صورتحال کے لئے تیار کرنا تھا بالخصوص تدریس القرآن ویسرنا القرآن کا طریق صحیح کرنے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ گیمبیا میں مقامی طریق کار کے مطابق پڑھائی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے جس میں بعض سورتیں رٹوائی جاتی ہیں لیکن قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا ناممکن ہوتا ہے خاص طور پر وہ امام جو نئے نئے جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ وہ بھی جماعت کے مزاج کو سمجھیں۔ اسی طرح لوکل معلمین بھی بہتر رنگ میں جماعت کی خدمت کرسکیں۔

مضامین کے لئے قرآن کریم، یسّرنا القرآن، کلام، فقہ اور نظام جماعت کو لیا گیا۔ مرکزی مبلغین اور سینئر لوکل مبلغین نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ معلمین کی ٹریننگ کے لئے ہر روز انہی میں سے ایک کو تہجد کے لئے امام بنایا جاتا رہا جبکہ نمازوں کے لئے امام الصلوٰۃ کا علیحدہ انتخاب کیا جاتا رہا تاکہ ان کے معیار تلاوت قرآن کا اندازہ ہوسکے اور ان کی غلطیوں کی تصحیح ہوسکے۔ اسی طرح فجر کی نماز کے بعد کسی تربیتی پہلو پر دس منٹ کا درس دیا جاتا رہا۔ ہر روز مغرب کی نماز سے رات نو بجے تک مبلغین کا ایک پینل سوالات کے جواب دیتا۔ رات کھانے کے بعد ایم ٹی اے کا انتظام تھا۔ ناشتہ کے بعد تدریس کا پہلا سیشن یسرنا القرآن کا تھا جو تقریباً دو گھنٹہ کا تھا دوسرا سیشن تصحیح تلفّظ قرآن کا تھا۔ پھر فقہ اور کلام نظام جماعت تھا۔ چونکہ زیادہ زور یسرنا القرآن اور تصحیح تلاوت پر تھا اس لئے عصر تا مغرب بھی یہی دو مضامین پڑھائے جاتے رہے۔ رات کھانے کے بعد انفرادی مطالعہ اور آرام کا وقت تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کلاس بہت کامیاب تھی اور تمام معلمین نے بھرپور حصہ لیا۔ سات دن کے بعد پہلا امتحان لیا گیا اور پھر فائنل امتحان کلاس کے اختتام سے ایک دن قبل لیا گیا۔ اختتامی تقریب کے لئے مکرم امیر صاحب وفد سمیت بانجل سے تشریف لائے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں مبلغین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور پوزیشنز لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔

کلاس کے دوران حضور ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا عجیب نظارہ دیکھا۔ ایک دن مغرب کی نماز کے بعد سوال و جواب کا سیشن جاری تھا اور ایک پینل معلمین کے سوالات کے جواب دے رہا تھا کہ جامعہ احمدیہ یوکے سے نئے فارغ التحصیل مربی سلسلہ مکرم محمد احمد خورشید صاحب اٹھ کر ابھی مسجد سے باہر نکلے ہی تھے کہ گر گئے اور تقریباً بے ہوش ہوگئے لیکن بے ہوش ہونے سے پہلے بتایا کہ کسی چیز نے انہیں مسجد میں ہی پشت پر کاٹ لیا ہے (بعد میں معلوم ہوا کہ یہ ایک خطرناک بھڑ تھی جس کے کاٹنے سے مقامی افراد بھی شدید تکلیف اٹھاتے ہیں) انہیں جلدی سے قریبی سرکاری ہسپتال میں لے گئے۔ ڈاکٹر نے چیک کیا لیکن ہسپتال میں کوئی ضروری دوائی دستیاب نہ تھی چنانچہ دوائیں بازار سے منگوائی گئیں۔ اسی دوران خاکسار نے بعض ہومیو دوائیاں جو زہریلی چیز کے کاٹنے سے تعلق رکھتی ہیں مشن ہاؤس سے منگوا کر دیں ان کے استعمال سے درد تقریباً ختم ہوگئی اور ہوش بھی آ گئی لیکن بلڈ پریشر انتہائی کم تھا جس سے ان کو جسم میں بے چینی شروع ہوگئی اور جسم پر سرخ رنگ کے نشان ظاہر ہونے لگے۔ ڈاکٹر نے دیکھ کر معذوری کا اظہار کردیا کہ انتظار کریں۔ خاکسار نے سوچا کہ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو ڈیڑھ سو کلومیٹر دور دارالحکومت بانجل ہسپتال لے کر جانا پڑے گا۔ مکرم امیر صاحب کو ٹیلیفون پر صورتحال سے آگاہ کیا اور دعا کا بھی کہا اور پھر کہا کہ دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں فیکس کروں۔ اتفاق تھا کہ ٹیلیفون ایکسچینج کی فیکس مشین خراب تھی۔ اسی دوران بڑی مشکل سے حضور کے لو بلڈ پریشر کے لئے نسخے کی دوائیں کاربوویج اور ناجا بھی مل گئیں جن کی ایک خوراک دیدی اور امیر صاحب کو بھی کہا کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے فیکس کردیں۔ انہوں نے تفصیل لی اور فیکس کردی۔ ابھی فیکس کئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کی قبولیت دعا کا عجیب واقعہ رونما ہوا کہ وہ بلڈ پریشر جو 50/30 کے قریب تھا اور نبض ڈاکٹرز کو ڈھونڈے سے نہ ملتی تھی ہسپتال میں لیٹے ہوئے مکرم محمد احمد صاحب کو سردی محسوس ہورہی تھی اور جسم کانپ رہا تھا اس لئے ان کو چادر اوڑھائی ہوئی تھی حالانکہ موسم گرم تھا۔ اچانک سب کچھ ٹھیک ہونا شروع ہوگیا جسم گرم ہونا شروع ہوگیا اور تھوڑی دیر بعد کہا کہ چادر ہٹا دو وہ ٹھیک محسوس کررہے ہیں۔ چہرے کا رنگ واپس آنا شروع ہوگیا نبضیں واپس آگئیں اور جسم کی بے چینی دور ہوگئی۔ دو بارہ ڈاکٹر کو بلایا اور بلڈ پریشر اور نبض چیک کی اور جانے کی اجازت دے دی۔ الحمدللہ یہ سب صرف اور صرف حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھنے کا نتیجہ تھا ورنہ افریقہ کے ایک ایسے کونے میں جہاں صرف ایک ہی ہسپتال ہو اور ایسا ہسپتال جو صرف عمارت ہو، بغیر دوائیوں اور کسی کوالیفائڈ ڈاکٹر کے بغیر ہو اور مریض کی نبضیں ڈوب رہی ہوں اور دوسرا ہسپتال کم وبیش ایک سو پچاس کلومیٹر دور ہو، اللہ تعالیٰ نے یہ نشان دکھایا کہ صرف خط لکھنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی نصرت وتائید شروع ہوجاتی ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم پاپوحسن صاحب آف انڈونیشیا

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 22 جون 2010ء میں ایک انڈونیشین شہید محترم پاپوحسن صاحب کا ذکرخیر ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔

22 جون 2001ء کو جمعہ کا روز تھا کہ دوپہر دو بجے قریباً ایک سو مخالفین کا ہجوم انڈونیشیا میں لامبوک (Lombok) کے شہر سمبی ایلن (Sambi Elen) میں واقع دو احمدیہ مساجد پر حملہ آور ہوا۔ ہجوم کے شرکاء چھُروں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھے۔ انہوں نے دونوں مساجد کو آگ لگا کر خاکستر کر دیا۔ اس کے علاوہ 9/احمدی احباب کے گھر بھی مسمار کردیئے گئے۔

ایک مسجد کی حفاظت کے لئے ایک 65 سالہ احمدی بزرگ مکرم پاپوحسن صاحب آگے آئے تو فسادیوں نے اُن پر حملہ کرکے شدید زخمی کر دیا۔ ان کا سارا جسم لہولہان ہو گیا۔ حملہ کے بعد انہیں سرکاری ہسپتال منتقل کیا گیا۔ ڈاکٹروں نے ان کی جان بچانے کی کوشش کی مگر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے انہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

مکرم پاپوحسن صاحب اپنی جماعت کے سیکرٹری تبلیغ تھے اور ایک نہایت دردمند داعی الی اللہ تھے۔ آپ جب بھی تبلیغ میں مصروف ہوتے تو مخالفین آپ کی داڑھی کو تضحیک کا نشانہ بناتے مگر آپ ان سب باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تبلیغ میں مصروف رہتے۔

اس حملہ کے دوران ان کی اہلیہ محترمہ رقیہ صاحبہ کو بھی اُس وقت قاتلانہ حملہ کا نشانہ بنایا گیا جب وہ اپنے خاوند کو حملہ آوروں سے بچانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ وہ بھی لہولہان ہوگئیں لیکن ہسپتال میں بروقت طبی امداد ملنے سے ان کی جان بچ گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ اس حملہ کا منصوبہ بعض علماء نے بنایا تھا اور سازش میں بعض پولیس افسران بھی شامل تھے۔

مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23 جون 2010ء میں مکرم ماسٹر احمد علی صاحب کے قلم سے محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب بنیادی طور پر بطور ایف اے سی ٹی کرکے 1960ء میں ٹیچر تعینات ہوئے تھے۔ مگر ساتھ ساتھ پرائیویٹ طور پر تیاری کرکے بی اے، پھر ایم اے اور ایم ایڈ کرلیا۔ آپ ایک خاموش طبع، منکسرالمزاج وجود تھے۔ کلاس میں ساری توجہ اپنے سبق کو آسان طریقہ سے طلباء تک پہنچانے میں صَرف ہوتی۔ انگریزی اور اردو دونوں میں بہت خوش نویس تھے۔ اکاؤنٹ کے شعبہ کے بھی ماہر تھے۔ ہائی سکول میں ہر ہیڈماسٹر کے دست راست رہے۔ سکول کے فنڈز اور حسابات پر عبور تھا۔ جب بھی سکول کے آڈٹ کے لئے آفیسرز سکول میں آتے تو آپ کے سامنے تمام حسابات کا نہایت مہارت سے آڈٹ کراتے۔ کلرک صاحبان اور ہیڈماسٹر صاحبان ان کی مہارت کے قائل تھے۔ سٹاف کی سروس بکوں کی تکمیل بھی کلرک صاحبان آپ کی راہنمائی اور مدد کے بغیر نہیں کرسکتے تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قومیائے جانے کے بعد جتنے بھی غیراز جماعت ہیڈماسٹر تعینات ہوئے، سبھی آپ کی صفات حسنہ کے معترف رہے۔ محکمانہ سرکلرز کے جواب کی تیاری میں بھی ہیڈماسٹر صاحبان آپ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

مرحوم اپنی پیشہ ورانہ خوبیوں اور اوصاف کے علاوہ بہت نرم خو اور تمام سٹاف میں ہردلعزیز تھے۔ ہر غریب اور کمزور ٹیچر کے ساتھ دلی ہمدردی اور غمگساری آپ کا شیوہ تھا۔ کوئی ٹیچر بیمار ہوتا تو آپ نہ صرف عیادت کے لئے جاتے بلکہ علاج معالجہ کے لئے انہیں ہسپتال بھی لے جاتے۔ بلکہ درجہ چہارم کے ملازمین کی بھی ہرممکن خیرخواہی اور امداد کیا کرتے۔ چنانچہ ایک کارکن کی بیٹی کی شادی میں تمام اساتذہ سے رقم جمع کرکے بطور سلامی بچی کو بھجوائی۔ اسی طرح سکول کا ایک بیلدار بیمار ہوگیا تو آپ نے تمام اساتذہ سے ایک معقول رقم جمع کرکے اُسے دی۔

محترم بشارت صاحب دوستوں کے بااعتماد اور وفادار دوست تھے۔ 1961ء میں جب مَیں ربوہ کے سکول میں تعینات ہوا تو کچھ عرصہ آپ کے ساتھ مقیم رہا۔ اپنے گاؤں سے نیا نیا باہر نکلا تھا اور کھانا پکانے اور دیگر لوازمات سے لاعلم تھا۔ مگر آپ نے کبھی نہیں کہا کہ تم بھی ہمارے برابر کام کرو بلکہ نہایت خاموشی اور خندہ پیشانی سے میرے حصہ کا کام بھی خود کر دیتے تھے۔ رمضان میں ہمیں دارالنصر سے مسجد مبارک تراویح پڑھنے کے لئے لے جایا کرتے۔ مجھے انگریزی لکھنا پڑھنا انہوں نے سکھایا اور میٹرک کا امتحان پاس کرایا اور ایف اے کے لئے بھی تیاری کرائی بلکہ میرے ساتھ سرگودھا جاکر کمرۂ امتحان میں داخل ہونے تک ضروری سوالات یاد کراتے رہے۔ میرے سارے بچوں کو بورڈ کے امتحان سے پہلے ایک ڈیڑھ مہینہ انگریزی کے پرچہ کی تیاری کرایا کرتے تھے۔

اپنے رشتہ داروں سے بھی صلہ رحمی کیا کرتے۔ کئی رشتہ داروں کو اپنے پاس رکھ کر تعلیم دلوائی اور ربوہ میں اُن کی آبادکاری میں مدد دی۔ بعض کو بیرونِ ملک جانے میں مدد دی۔ ہر ایک کے خیرخواہ اور ہمدرد تھے۔

آپ بچپن سے نماز تہجد کے عادی تھے جو (بشرط صحت) کبھی قضا نہیں کی۔ نماز مسجد میں ادا کرتے۔ محلّہ کی مسجد میں قرآن کریم باترجمہ کی کلاسز بھی سالہا سال لیتے رہے۔ مالی قربانی میں بھی بڑے فراخ دل تھے۔ جب بھی کسی طوعی قربانی کا مطالبہ ہوا، ہمیشہ خندہ پیشانی سے نمایاں حصہ لیا۔

آپ لمبا عرصہ سے شوگر کے مریض تھے۔ انسولین کے انجکشن لگاتے تھے۔ نہایت صبر اور حوصلہ سے اس موذی بیماری کا مقابلہ جاری رکھا مگر گردے کمزور ہوکر ناکارہ ہوچکے تھے۔ بغرض علاج اپنے بیٹے کے پاس لندن بھی گئے مگر 15 نومبر 2009ء کو وفات پاگئے۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں، ایک بیٹا اور اہلیہ شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کے ایک بہترین استاد ہونے کا نہایت محبت سے ذکر فرمایا۔ بوجہ موصی ہونے کے قطعہ موصیان میں تدفین ہوئی۔

مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب

محترم حکیم عبدالعزیز صاحب 1911ء میں پیرکوٹ ثانی ضلع حافظ آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ سکول کی تعلیم تو حاصل نہ کرسکے لیکن قدرتی طور پر ذہین ہونے کی وجہ سے فارسی، عربی اور علم طب کی کچھ کتابیں پڑھ لیں اور قبولِ احمدیت کے بعد تو مطالعہ کے شوق میں ایک بڑی لائبریری اپنے گھر میں بنالی جو آپ کے منجھلے صاحبزادے مکرم حکیم منور احمد صاحب عزیز کے پاس موجود ہے اور انہوں نے ہی ’’بزم عزیز‘‘ تشکیل دی ہے جس کے تحت ہونے والے ایک مشاعرہ کی روداد روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23 جون 2010ء میں (ازقلم مکرم محمد مقصود احمد صاحب) شائع ہوئی ہے۔

محترم حکیم عبدالعزیز صاحب نے 1932ء میں ایک خواب کی بنیاد پر قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ آپ نے 25 سال کی عمر میں تعلیم بالغاں کی سکیم کے تحت پرائمری پاس کی۔ آپ کی شادی پیرکوٹ ثانی میں ہی حضرت میاں کرم دین صاحبؓ کی بیٹی مکرمہ بخت بھری صاحبہ سے ہوئی۔ اس جوڑے کو اللہ تعالیٰ نے 3 بیٹوں اور 2 بیٹیوں سے نوازا۔

قبول احمدیت کے بعد محترم حکیم صاحب ہجرت کرکے نزدیکی گاؤں چک چٹھہ میں آن بسے۔ یہاں آپ پہلے احمدی تھے۔ چنانچہ میاں بیوی گھر پر ہی نماز ادا کیا کرتے تھے۔ آپ کی بڑی شدید خواہش تھی کہ سڑک کے کنارے پر ایک بڑی مسجد تعمیر کی جائے جہاں پر باجماعت نمازیں ادا کی جائیں۔ اس مقصد کے لئے آپ نے برلب سڑک دو مرلہ زمین خرید کر اس کی بنیادیں بھریں اور مسجد کی شکل دے کر نمازوں کی ادائیگی شروع کر دی۔ اس مسجد کی نہ چھت تھی نہ دیواریں۔ اکثر اوقات آپ اذان کہتے اور کسی بچہ کو ساتھ کھڑا کرکے نماز باجماعت ادا کرلیتے تھے۔ ایک بار گاؤں کے ایک چودھری نے مسجد کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا کہ اکیلے نماز پڑھتے ہو، ہمارے ساتھ پڑھ لیا کرو۔ جس پر حکیم صاحب نے فرمایا کہ تم دیکھنا کہ ایک دن اسی اذان پر بہت سارے نمازی آیا کریں گے۔ چنانچہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بات سچ ثابت ہورہی ہے اور اسی جگہ آٹھ مرلے کی عالیشان مسجد تعمیر ہوچکی ہے جس میں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔

محترم حکیم صاحب احمدیت کے حق میں ایک ننگی تلوار اور ایک پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی وفات 1988ء میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ کی اہلیہ محترمہ کی وفات 1994ء میں ہوئی اور وہ بھی بہشتی مقبرہ میں ہی مدفون ہیں۔

محترمہ حلیمہ ناصرہ صاحبہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 25 جون 2010ء میں مکرم منظور احمد شاد صاحب کے قلم سے اُن کی اہلیہ محترمہ حلیمہ ناصرہ صاحبہ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے جو 27 نومبر 2009ء کو وفات پاگئیں۔

مضمون نگار لکھتے ہیں کہ میرے والد حضرت میاں عبدالکریم صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے سفرِ جہلم کے موقع پر دستی بیعت کی توفیق پائی۔ آپؓ کی دونوں بیویاں یکے بعد دیگرے وفات پاگئیں تو میری پرورش میری بھابھی کے سپرد ہوئی اور بعدازاں بھابھی کی بہن مکرمہ حلیمہ ناصرہ صاحبہ سے ہی فروری 1962ء میں میری شادی ہوگئی۔

مکرمہ حلیمہ ناصرہ صاحبہ شادی سے پہلے اپنے گاؤں میں صدر لجنہ تھیں۔ شادی کے بعد کراچی میں 21 سال تک بے شمار بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ پھر جرمنی آکر بھی لجنہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی۔ دو سال صدر لجنہ Mainz بھی رہیں۔ چندہ جات ہمیشہ اوّل وقت میں ادا کرتیں اور مجھے بھی اس کی تاکید کرتیں۔ ذراسی کوئی بات ہوتی تو حضورانور کو دعا کا خط لکھنے کا کہتیں اور صدقہ دیتیں۔ پاکستان میں بعض مستحقین کی باقاعدہ مالی مدد کرتیں۔ تھوڑی تنخواہ میں بھی قناعت سے گزارہ کرتیں بلکہ آڑے وقت کے لئے بھی بچا کر رکھتیں۔ کئی ایسے مواقع آئے کہ عین وقت پر خلافِ توقع گھر سے ہی رقم نکال کردے دی۔

آپ کو سچی خوابیں آتیں جو حیرت انگیز طور پر پوری ہوتیں۔ چنانچہ مکرم پروفیسر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں بہت پہلے ایک خواب دیکھی جو اُن تک پہنچادی گئی۔ چنانچہ نوبیل انعام ملنے کے بعد اُن کے ارشاد پر خواب کے اصل الفاظ لکھ کر انہیں دیئے گئے۔

مرحومہ دعاگو تھیں۔ ایک بار گھر کے سامنے مخالفین نے جلسہ کرنے سے پہلے ایک کیسٹ لگادی جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف بہت گندی زبان استعمال کی گئی تھی۔ آپ نے اسی وقت وضو کرکے نوافل شروع کر دیئے۔ کچھ ہی دیر میں بظاہر کوئی آثار نہ ہونے کے باوجود شدید آندھی اور بارش پر مشتمل طوفان آیا جس سے ٹینٹ قناتیں اکھڑ گئے، بجلی فیل ہوگئی اور جلسہ درہم برہم ہوگیا۔

خاکسار کو اپنڈکس کی تکلیف تھی۔ جب بھی درد ہوتا وہ مصلّے پر کھڑی ہوجاتیں۔ ایک بار آپریشن تھیٹر میں لے گئے تو انہوں نے ہسپتال کے برآمدہ میں ہی چادر ڈال کر نوافل شروع کردئے۔ کچھ ہی دیر میں درد جاتا رہا اور بغیر آپریشن گھر آگئے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28 جون 2010ء کی زینت مکرم مبارک صدیقی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

موسم بھی تابناک ہے ، ظالم ہوا بھی ہے
اہلِ ستم ہیں سامنے اور کربلا بھی ہے
جورو جفا کا شوق ہے شِمر و یزید کو
اہلِ وفا کا شیوۂ صبرو رضا بھی ہے
ہم نے تو ظلم سہہ کے فقط ہونٹ سی لئے
قاتل نہ بھول جائے خدا بولتا بھی ہے
پروردگار ایک تیری ذات ہے وکیل
تُو دیکھتا بھی ہے ہمیں تُو جانتا بھی ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
January 31, 2014 – February 6, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday January 31, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:05	Yassarnal Quran
01:30	Pan African Dinner: A dinner with Huzoor in 2011, celebrating the independence of several African countries.
02:30	Japanese Service
03:30	Tarjamatul Quran Class: Recorded on March 5, 1997.
04:40	Liqa Maal Arab: Session no. 6
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:05	Inauguration Of Baitul Wahid: Address delivered to locals and dignitaries by Huzoor at the inauguration of Baitul Wahid Mosque in Feltham, London.
08:05	Siraiki Service
08:35	Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
10:10	Indonesian Service
11:10	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Quran Sab Se Acha
13:00	Live Friday Sermon
14:15	Yassarnal Quran
14:40	Shotter Shondane
15:50	Islami Mahino Ka Ta'aruf: A series of programmes about Islam's lunar calendar.
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Inauguration of Baitul Wahid [R]
19:20	Real Talk
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon [R]
22:10	Rah-E-Huda

Saturday February 1, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:15	Inauguration of Baitul Wahid
02:15	Friday Sermon: Recorded on January 31, 2014.
03:25	Rah-E-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 7
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
07:00	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 25, 2011.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: A children's programme featuring Islamic stories, teaching various aspects of religious and moral values.
08:45	Question And Answer Session: Recorded on 20 May 1995.
09:45	Indonesian Service
10:45	Friday Sermon: Recorded on January 31, 2014.
12:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:00	Shotter Shondhane
15:05	Spotlight
16:00	Live Rah-E-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:00	World News
18:30	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30	Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-E-Huda
22:30	Story Time
23:15	Friday Sermon [R]

Sunday February 2, 2014

00:25	World News
00:40	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00	Al-Tarteel
01:25	Jalsa Salana Germany Address
02:30	Story Time
03:10	Friday Sermon: Recorded on January 31, 2014.
04:15	Spotlight
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 8
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Huzoor's Mulaqat With Students: Recorded on October 7, 2013 in Sydney, Australia.
08:00	Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
09:00	Question And Answer Session: Recorded on January 8, 1995.
10:05	Indonesian Service
11:10	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on February 10, 2012.
12:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Friday Sermon: Recorded on January 31, 2014.
14:05	Shotter Shondhane
15:10	Huzoor's Mulaqat With Students [R]
16:15	Ashab-e-Ahmad
16:55	Kids Time: A children's program teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
17:25	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Huzoor's Mulaqat With Students [R]
19:35	Real Talk
20:40	Cabot Trail: A documentary about the various attractions of Canada.
21:30	Friday Sermon [R]
22:45	Question And Answer Session [R]

Monday February 3, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:30	Yassarnal Quran
01:00	Huzoor's Mulaqat With Students
02:00	Cabot Trail
02:30	Friday Sermon: Recorded on January 31, 2014.
03:45	Real Talk
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 9
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel
07:00	Huzoor's Tour Of New Zealand: A programme documenting Huzoor's visit to New Zeeland in 2013.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on July 5, 1999.
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on November 15, 2013.
11:25	Jalsa Salana Qadian Speeches
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 11, 2008.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Qadian Speeches
15:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of New Zealand [R]
19:05	Medical Matters: A series of health programmes in Urdu.
19:35	Real Talk
20:35	Rah-e-Huda
22:10	Friday Sermon [R]
23:00	Jalsa Salana Qadian Speeches
23:30	Medical Matters

Tuesday February 4, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:25	Huzoor's Tour Of New Zealand
02:25	Kids Time
03:05	Friday Sermon: Recorded on April 11, 2008.
04:05	Medical Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 10
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Huzoor's Mulaqat With Students: Recorded on October 7, 2013 in Sydney, Australia.
08:00	Noor-e-Mustafwi
08:30	Australian Service
09:00	Question And Answer Session: Recorded on January 8, 1995.
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on January 31, 2014.
12:10	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk
14:00	Shotter Shondhane
15:15	Spanish Service
15:35	The Services Of Jama'at Ahmadiyya
16:00	Press Point
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Huzoor's Mulaqat With Students [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on January 31, 2014.
20:30	Quiz General Knowledge
21:00	Press Point
22:00	Australian Service
22:55	Question And Answer Session [R]

Wednesday February 5, 2014

00:00	World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:20	Huzoor's Mulaqat With Students
02:30	Australian Service
03:00	Press Point
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 11
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 25, 2011 in ladies Jalsa Gah.
07:50	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
08:55	Question And Answer Session: Recorded on July 8, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Swahili Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 11, 2008.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
16:30	Faith Matters
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:30	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30	Real Talk
20:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:00	Kids Time
21:30	Quranic Archeology
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan: Repeat of a live poem request programme.

Thursday February 6, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Germany Address
02:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:00	Signs of the Latter Days
03:30	Quranic Archeology
04:00	Faith Matters
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 12
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran
06:50	Inauguration of Tahir Mosque: An address delivered by Huzoor at the inauguration of Tahir Mosque in Catford, London. Recorded on February 11, 2012.
08:05	Beacon of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
09:10	Tarjamatul Quran Class: Recorded on March 11, 1997.
10:15	Indonesian Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Quran
12:55	Beacon of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on January 31, 2014.
15:05	Hijrat: A series of programmes featuring the problems faced by the 1st generation of immigrants who settled in the west.
15:35	Maseer-E-Shahindgan
16:15	Tarjamatul Quran Class [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir: An interactive Arabic programme.
20:35	Hijrat
21:10	Tarjamatul Quran Class [R]
22:15	Dars-e-Hadith
22:35	Seerat-un-Nabi
23:05	Beacon of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 21 Friday 24 January , 2014 Issue No. 04

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جاپان 2013ء

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔

(خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کے اخلاص و قربانی اور نئے مرکز کی خرید کا تذکرہ اور اہم نصائح)

پاکستان ایسا ملک ہے جہاں باقاعدہ قانون بنا کر ہماری مذہبی آزادی سلب کی گئی ہے۔ باقی جو مسلمان ممالک میں ہیں وہاں ہم آزادی سے تبلیغ نہیں کر سکتے اور اپنے عقائد کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ____

(جاپان کے دوسرے بڑے قومی اخبار کے جرنلسٹ کا حضور انور سے انٹرویو)

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ اور نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور نہایت اہم ہدایات۔ ☆...... بیت الاحد کا وزٹ۔ مسجد بیت الاحد کی خرید کے لئے نمایاں مالی قربانی کی چند درخشندہ مثالیں۔ ☆...... نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جاپان کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ۔ مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے حضور انور کی اہم ہدایات۔ ☆...... تقریب آمین

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

08/نومبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ہوٹل کے ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ آج کا یہ مبارک دن جماعت احمدیہ جاپان کی تاریخ میں ایک تاریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ جاپان کی سرزمین سے دوسری مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں Live نشر ہو رہا تھا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اسی ہوٹل میں ایک بڑا ہال حاصل کیا گیا تھا اور اسی ہال سے یہ خطبہ جمعہ ساری دنیا میں Live نشر ہو رہا تھا۔

پروگرام کے مطابق ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سات سال کے بعد مجھے جماعت احمدیہ جاپان سے یہاں آکر مخاطب ہونے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ جاپان بھی ترقی کی طرف بڑھنے والی اور اس طرف قدم مارنے والی جماعتوں میں سے ہے، اخلاص و وفا اور مالی قربانیوں میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ہے۔

لیکن افرادِ جماعت کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی ان کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ ہم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں، ہماری تعداد میں بھی کچھ اضافہ ہوا ہے، ہماری مالی قربانیاں بھی بڑھی ہیں، ہم نے ایک نئی جگہ خرید لی ہے جو یہاں ضروریات کے لئے کئی سال کے لئے کافی ہے۔ ہم نے ایک نئی جگہ اس لئے خرید لی کہ عبادتوں کے علاوہ ہمارے دوسرے فنکشنز بھی وہاں ہو سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ نیا مرکز جو آپ نے خریدا ہے اور جماعت احمدیہ جاپان نے اس کی خرید کے لئے بڑی مالی قربانیاں بھی دی ہیں اور مالی قربانیوں کا بھی حق ادا کیا ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ حقیقی حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب ہم ان باتوں کو سمجھیں اور اُن پر عمل کریں جو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کرنے کے لئے کہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقتی جذبات کے تحت بعض قربانیاں اور بعض عمل بے شک بعض اوقات نیکیوں کی طرف رغبت دلانے کا باعث بنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر کئے گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے اور اُن کو سمیٹنے والے بھی بن جاتے ہیں لیکن ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے والا کہتے ہیں، ہمارے مقصد حقیقت میں تب حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم مستقل مزاجی سے اپنے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کریں۔ جب ہم جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ارشاد کے حوالہ سے فرمایا: یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لگائی ہے کہ ہم نے اُن مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت نے حاصل کئے۔ یا اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے مسلسل جان، مال اور وقت کی قربانی دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ڈرتے ہوئے ادا کرتے رہے اللہ تعالیٰ کے حضور ڈرتے رہے اور اپنی دعائیں پیش کرتے رہے۔ کسی قربانی پر فخر نہیں کیا بلکہ یہ دعا کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کئے تو ایسے کہ اپنی راتوں کو بھی عبادتوں سے زندہ رکھا اور اپنے دنوں کو بھی باوجود دنیاوی کاروباروں کے اور دَھندوں کے یادِ خدا سے غافل نہیں ہونے دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں اپنی جماعت کے افراد کو اسی طرح ترقی کی منازل طے کرتا دیکھنا چاہتا ہوں جس سے وہ اپنے مقصدِ پیدائش کو حاصل کر کے پھر اس کے مدارج میں ترقی کرتے چلے جائیں ان کے درجے بلند ہوتے چلے جائیں، اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حاصل کرنے والے وہ بنتے چلے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میری جماعت میں ایسے لوگ ہوں جو قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر بطور گواہ ٹھہریں۔ کیا قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کی آخری اور مکمل کتاب ہے اس کی عظمت ہماری گواہی سے ہی ثابت ہوگی؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی، سب سے پیارے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اُن کی عظمت ہمارے کسی عمل کی مرہونِ منت ہے؟ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے عملوں میں ایک انقلاب قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چل کر ظاہر ہو۔ اور اس طرح ظاہر ہو کہ دنیا کہہ سکے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگیوں میں یہ انقلاب قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پر عمل کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چل کر آیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی جو عبادت کرنے کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے سے ہوتی ہے اس کا حق ادا کرنے والے ہیں اور حقوق العباد کی ادائیگی جو ہر قسم کے خلق کی اعلیٰ مثال قائم کرنے سے ہوتی ہے۔ اُس کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس جس طرح کہ مجھے رپورٹ دی گئی ہے اس میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہمارے ایک جاپانی غیر مسلم وکیل دوست نے آپ کی جو نئی جگہ خریدی گئی ہے جس کا نام "مسجد بیت الاحد" رکھا گیا ہے، ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اس کے لئے مختلف مواقع پر جو بھی روکیں پیدا ہوتی رہیں ان میں انہوں نے بے لوث مدد کی اور وہ اس وجہ سے کہ جماعت کے حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے کی گئی مختلف کوششوں جو زلزلوں اور سونامی کے دوران میں کی گئیں اُن کاموں کی اُن کی نظر میں بہت اہمیت تھی۔ اور انہوں نے کہا کہ جماعت کے جاپان پر بہت احسانات ہیں جس کی وجہ سے میں یہ کام بلا معاوضہ کروں گا۔ بہر حال جماعت نے اگر کوئی کام کیا تو کسی احسان کی غرض کے لئے نہیں بلکہ اپنا فرض ادا کیا اور کرنا چاہئے۔ وہ جہاں بھی کسی کو مشکل میں دیکھیں تو انہیں خدمت کا یہ فرض ادا کرنا چاہئے۔ لیکن انہوں نے بہر حال اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا اور جماعت کی اس تھوڑی سی خدمت کو سراہتے ہوئے وہ جماعت کے قریب آئے۔ تو حقوق العباد کی ادائیگی کا یہ کام تو ہم نے کرتے رہنا ہے، چاہے کوئی ہمارے کام آئے یا نہ آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ "مسجد بیت الاحد" جس کو انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں